

اس کا گیان بھی نیتہ ہے۔ پھر کیوں نہیں ہمیں اُس کے درشن ہوتے۔ اس میں کیا راز ہے۔ جو وستو سدا سرو تر براجمان اور نرنگی بھی ہو اور پھر وہ دیا لکھی ہو پھر وہ کیوں نہیں ہمارے سامنے گرگٹ ہو کر ہمارا دکھ دور کرتا؟ اب بھی وہ ہم کو جانتا اور دیکھتا ہے اور اپروکش کہا جاتا ہے یعنی تم بھی اُس کو دیکھتے ہیں مگر پھر بھی چھپا ہوا کیوں ہے کیوں ہم اس کی کھوج کر لے رہے ہیں یہ کیا مسمہ ہے۔ تو ہم تمہیں ایک درشتانت دیتے ہیں کہ ایسا کیوں ہے۔ تم ابھی سمجھ جاؤ گے قیاس کرو کہ رام نے شام کی تقریف تو سن رکھی ہے اُسے آج تک دیکھا نہیں اور وہ اُسے ملنے کے لئے کوشش کر رہا ہے اور شام وہیں اُس کے پاس موجود کھڑا ہے مگر پیمان نہ ہونے سے اُس کے لئے ہر جگہ بھٹک رہا ہے۔ وہ یہ نہیں سمجھتا کہ میرا بیڑا شام ہی میرے سامنے کھڑا ہے بلکہ اُسے کوئی اور شخص سمجھ کر اُس کی آپیکشا کر رہا ہے۔ شام بھی جانتا ہے کہ یہ میری تلاش میں ہے کئی بار وہ اُسے دیکھ کر اُس کے بھولے پن پر مسکرا دیتا ہے۔ اب اگر اس کو کوئی یہ بتا دے کہ یہی وہ شام ہے جس کی تم کو مدت سے تلاش ہے اور اُس کے تمام لکشنوں کو اُس میں گھٹا کر سمجھا دے تو رام بڑا حیران ہو گا کہ شام تو میرے سامنے میری تلاش کے پہلے سے ہی موجود ہے میں ہی اس کو نہیں جانتا تھا کہ یہ میرا بیڑا شام ہے۔ یہ میری ہی بھول تھی۔ یہ تو مجھے سمجھی اوجھل ہوا ہی نہیں تھا۔ یہی حالت یہاں جلیگا شوکی ہو رہی ہے۔ شاستروں میں جو لکشن پر ماتم کے کہے ہیں وہ اس کے پرگیان سروپ آتما میں پورے آتے بھی ہیں پرنتو یہ اس کو کیوں گیان ماتر سمجھ کر اور برہم سروپ نہ جان کر آج تک اس کی کھوج میں بھٹک رہا ہے ضرورت ہے کہ کسی بتلانے اور پیمان کرانے والے کی اور اُس کے واکیوں میں دشواس کرنے کی اور لودہ آج اب اور یہاں ہی حاضر ہے۔ کیوں ہماری بھول نے ہی اس کو کہیں دور بھٹا کر کھاتھا۔ وہ اپروکش ہوتا ہوا بھی ہم سے آج تک چھپا ہی رہا۔

پرگیان ہی پر ماتم سروپ

پرکشن ملے بھگن! یدی پر ماتم ہمارے سمجھ سدا ہی وراجان ہے تو پھر ہمیں اُس کے لکشنوں کو بھلی پر کار بتلا کر اُس کی پیمان کرائے جس سے ہم اُس کو ٹھیک ٹھیک جاننے کے سمرتہ ہو سکیں۔
آتر۔ پیارے پر برہم پر ماتم ہر مسمہ ہمارے اتنیت سمیپ ہمارا ہی انتر آتا ہو کر تمہیں ہر مسمہ جانتا اور دیکھتا ہے اور اب بھی ہمارا ہی بدھی روپی گھٹا میں براجمان ہے اور وہ ہمارا گیان ہی تو ہے۔ تم اس کو پر ماتم نہ سمجھ کر کیوں گیان ماتر ہی جانتے ہو۔ وشواس نہ کرو کہ یہ گیان ہی پر ماتم سروپ ہے اس میں ذرا بھر بھی سنشے نہ کرو۔ یہ گیان سروپ پر ماتم ہمارے سمجھ وراجان سویم جیوتی سروپ ہے۔ وہ تمہیں بھلی پر کار سے جانتا ہے اور تم اسی گیان سروپ کی کرپا سے ہی ہر مسمہ ہر وستو کو جانتے اور پہچانتے ہو۔ اسی سے سب کچھ سوچتے سمجھتے ہو۔ پرنتو دکھ اور کھید اس بات کا ہے کہ تم اس سے دیکھ ہو رہے ہو۔ جیسے کہ رام شام کے سمیپ ہو کر بھی اُس کو شام نہ سمجھ کر کیوں منش ماتر ہی جانتا ہے یہی شام ہے ایسا نہیں جانتا۔ ایسے ہی تم بھی اُس پر ماتم کو نہیں جانتے کیوں گیان ماتر ہی سمجھ کر اُس کی آپیکشا کر رہے ہو یعنی اُس کو چھوڑ رہے ہو۔

پرکشن ملے بھگن! یدی یہ گیان ہی پر برہم پر ماتم ہوتا تو شرتی اس کو ادشہ ہی ایسا وزن کرتی۔ بھلا ہم سے کیوں اُس کو چھپا کر رکھتی اور اس کا کیوں نہ کر م تھا آپا سنا کا نڈ میں ہی وزن کر دیتی۔ کیا کوئی ماتا اپنے پتر کو اتنی دیر بلکتا دیکھ سکتی ہے۔ اس لئے ہمیں تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جس گیان کو آپ پر ماتم روپ بتلا رہے ہو وہ ہرگز ہرگز پر برہم پر ماتم روپ نہیں ہو سکتا؟

پورن ادھیکار کی آوشیکا

اتر۔ پیارے! شاستروں میں پہلے تم سن چکے ہو گے کہ پر ماتمہ کے انیک نام ہیں اور ان میں پر گیان بھی ایک نام ہے۔
 پر گیانم برہم (پر گیان ہی برہم روپ ہے) اور دوسری شرتی میں برہم کے سروپ لکش یوں بتلائے گئے ہیں:-
 سत्यं ज्ञानं मनन्तं ब्रह्म
 ارتھات برہم ستیہ گیان تھا انت سروپ
 ہے۔ پرتو کر م تھا آپا سنا کا ٹڈ میں جگیا سو کی شردھا اور درھتا لانے کے لئے اسے تہ کال ہی برہم سا کشت کار
 نہیں کرایا گیا کیونکہ پورن ادھیکار یوگیتا اور سچی تڑپ کے بنائی دی اس کا آپدیش کر دیا جاتا تو نہ اسے اس کی قدر
 یا آد ہی ہوتا اور پورن ساوہن سمیتی کے بنا ہی اور بنا پریشرم ہی پر اپت ہو جاتے تھے اسے کچھ ویش آندھ بھی نہ اپت
 ہو سکتا۔ اب جبکہ تمہیں اس کے لئے سچی تڑپ اور سا کشت کار کی سچی لگن پیدا ہو چکی ہے اس لئے اس گیان آپدیش دوارا
 اب تم کو اس کے واسطو سروپ کی پہچان کرا دی جاتی ہے۔ اس لئے شرتی پر پورا بھروسہ کرو کہ یہ گیان سروپ ہی
 پر برہم پر ماتمہ ہے۔

پریشن۔ اے جھگون! کیسی وجہ بات ہے کہ میری تجھے بدھی کے اس تجھ گیان کو ہی آپ پر برہم پر ماتمہ بتلا رہے ہیں۔
 کیا کبھی سرو دیا پاک پر ماتمہ تو میری اس چھوٹی سی بدھی میں سما سکتا ہے؟

بدھی گچھا میں پر ماتمہ

اتر۔ پیارے! یاد رکھو کہ انیک ناموں سے نامی انیک نہیں ہو جاتا۔ اسی طرح پر ماتمہ جس کے شرتوں میں انیک
 نام بتلائے گئے ہیں ان میں سے پر گیان بھی اس کا ایک نام ہے۔ "پر گیانم برہم" جیسا کہ پہلے بھی ہم کہہ آئے ہیں۔ اس شرتی
 سے پر گیان سروپ آتا کو ہی برہم بتلایا گیا ہے۔ وشنو اس رکھو کہ یہی پر گیان سروپ اب آپ کو درشن دینے کے لئے
 آپ کی بدھی میں براجمان ہو رہا ہے اور اس سمیہ بھی آپ کی بدھی کو پرکاش کر رہا ہے۔ ایسا ہونے سے وہ جھوٹا نہیں
 ہو گیا اور نہ کہیں باہر سے اندر ہی آ بیٹھا ہے۔ بلکہ جیسے سور یہ پریتھوی سے لاکھوں گنا بڑا ہونے پر بھی انیک جل باتوں
 اٹھوا درپوں میں پڑتی بنوب روپ سے پرگٹ ہو جاتا ہے اتھوا جیسے ہوا کاش رگٹ میں گھٹا کاش روپ سے پرگٹ
 ہونے سے جھوٹا نہیں ہو جاتا ایسے ہی یہ پر ماتمہ دیوہتاری چھوٹی سی بدھی میں پرگٹ ہو کر اس کو پرکاش کرتا ہو کسی پرکا
 سے چھوٹا نہیں ہو گیا کیونکہ ایسا سنجو ہی نہیں بلکہ پہلے کی طرح اب بھی وہ یہاں اور پورن ہی ہے۔ اور اپنی ہماں سروفا
 دراجمان ہے۔

پریشن۔ اے جھگون! بھلا میں کیسے نشی ہو کر یہی پر گیان سروپ ہی پر ماتمہ ہے۔ کیا آپ کو پا کر کے اس
 "پر گیان" میں پر برہم پر ماتمہ کے لکش سدھ کر کے دکھا سکتے ہیں؟

پر گیان ہی پر ماتمہ ہے

اتر۔ پیارے! سچ تم کو آشیر یہ ہو رہا ہوگا کہ پری پورن پر ماتمہ کیسے اس بدھی میں آکر پرگٹ ہو گیا ہے پرتو
 دیکھو کہ جب رام کو شیانم نے سمی لکشوں کا پورن نشی ہو جائے تو جس کو وہ پہلے کیول منشیہ ماتر ہی سمجھتا تھا اب اس
 کو اپنا ارث مترشیانم سمجھ کر پسن ہوتا ہے۔ اسی پرکار تم کو یہ بدھی میں پرگٹ ہوا "پر گیان" کیول گیان ماتر ہی نشیہ

ہو رہا ہے۔ پر ماتم روپ سے بچنے نہیں ہو رہا۔ اب ہم تمہارے دشمنوں کو اس کے لئے پر ماتم کے سبھی لکشنوں کو اسی پر گیان میں سدھ کر کے دکھلاتے ہیں کہ یہی پر گیان سرورپ ہی تمہارا ارشٹ دیو پر ماتم سرورپ ہے۔ ان لکشنوں سے پر ماتم تو کو ٹھیک ٹھیک پہچان کرنے میں اوشیہ ہی سہیل ہو سکتا ہے۔

کرم تھا ماسنا گانڈ میں پر ماتم کو اکھنڈ نراکار۔ نرا اولو تھا اگوچر بتلایا گیا ہے اور اس کو ہی سویم جیوتی بھی کہا گیا ہے۔ اسی سے سرب سرشتی کی آبتی۔ اسی میں استھتی تھا اگوچر بتلایا گیا ہے اور اولو لکشنوں کو پر گیان سرورپ میں لکھا کر دیکھو جس سے تم کو اس کا پون گیان اور نشچ ہو سکے۔ اکھنڈ کا ارتھ ایک اور دوتیہ اور نرا اولو سرب ہے۔ انگوں سے رہت نراکار کا ارتھ آکار یا روپ رہت۔ اگوچر کا بھاو ہے جو من اندریہ آدی دوارا گرہن نہ ہو سکے اور سویم جیوتی تہد کا ارتھ ہے جس کو بنا کسی دوسرے کی مدد کے ہر دستو کا پرکاش یا گیان ہو۔ اتیادی۔ ان لکشنوں والا کیوں پر ماتم تو ہی ہے جس سے سب سرشتی کی آبتی آدی ہوتی ہے۔ یدی وچار کر کے دیکھیں تو یہ نشچ ہو جاوے گا کہ پر ماتم دیو کے یہ سب لکشن پر گیان سرورپ میں پلے کے پلے اترتے ہیں پر ماتم ایک اور دوتیہ ہے اس میں انشکران اور اندریوں اور ویشیوں کے متھیا بھید سے تمہارے بھید سمین نہیں ہوتا۔ وہ ہی بھوت بھوشیت اور ورتان کال تھا دلش بھید سے بھی سرودا ایت اور اسنگ ہونے سے سرب دلش کال اور دستوں میں ایک اور دوتیہ ہی ہے۔ گیان سرورپ آتا کے کوئی بھی اولو (انگ) نہ ہونے سے وہی نرا اولو ہے۔ آکار نہ ہونے سے وہی نرا اولو ہے اور روپ رہت ہے۔ چونکہ وہ من اور اندریوں سے گرہن نہیں ہو سکتا بلکہ وہ خود ہی اس گیان سرورپ کا وشیہ ہوتے ہیں اس لئے وہ پر گیان سرورپ سرودا اگوچر ہے ارتھات اوشیہ ہے۔ گیان سے ہی سب کا پرکاش ہوا کرتا ہے اس گیان کو سور یہ چند تا لا منزل اگنی بجلی آدی پرکاش کرنے میں اسمرتہ ہیں۔ یہ سرشتی منومی ہونی سے اس گیان سرورپ سے ہی پیدا ہوتی ہے اسی گیان میں استھت رہتی ہے اور انت میں اسی میں لین بھی ہوتی ہے۔ ایسے سبھی پر ماتم سرورپ کے لکشن اسی پر گیان سرورپ میں سدھ ہوتے ہیں۔ اب تمہیں اوشیہ ہی یہ نشچ ہو گیا ہو گا کہ یہ تمہارا گیان ہی پر ماتم سرورپ ہے۔ اس میں تم کو کچھ بھی سندھ نہیں کرنا چاہیے۔

گیان ہی سرب شکیان ہے

پرشن ۷۔ بھگون پر ماتم تو سرب شکیان ہے اور سرب جگت کی آبتی استھتی اور سنگھار کر سکتا ہے تو کیا ہمارا یہ ”گیان“ بھی سرب شکیان ہے۔ کیا اس میں بھی کسی کی آبتی آدی کرنے کی شکتی ہے؟

اوتر۔ ہے پیارے! جیسے شاستروں میں تم نے سنا ہے کہ دشمنوں کے سبھی کاریہ کرنے اور سرب جگت کی رچنا آدی کرنے میں ایشور سمرتہ ہے اور سب کچھ اس کی ہی آگیا اور اچھا کے آدھین ہی ہو رہا ہے تو تمہیں یہ دشمن بھی اوشیہ کرنا چاہیے کہ وہ گیان سرورپ ہی پر ماتم ہے جس کے آدھین سب کچھ ہو رہا ہے کیونکہ دشمنوں کیوں دیو کار کے ہی کاریہ ہو رہے ہیں ایک مانسک یا آنترک اور دوسرے باہری۔ جو کہ جو یہ دھاریوں کے ادھیکار سے باہر معلوم ہوتے ہیں مانسک کام تو سبھی جیوتی میں ایسے ہی ہو رہے ہیں جیسے کہ ہمارے منشیہ شری کے اندر ہوا کرتے ہیں اور وہ ہمیں ایسے ادھیکار میں معلوم ہوتے ہیں۔ پرنتو ان میں سے بھی کچھ ایسے کام ہیں جو ہماری سامر تھتہ اتھوا ادھیکار میں ہیں جیسے کہ پراؤں کی کیا۔ رکت سنہار اور بھوجن آدی کا پچنا وغیرہ وغیرہ۔ اور دوسرے مانسک کاریہ پھر دیو کار کے ہیں ایک تو وہ ہیں جن میں ہمارا گیان ان کو اپنے لئے رہت کر لیتا ہے اور ان کو اپنی سمجھ کر ان کو گرہن کرنے کے لئے ہمارا سنگھار اٹھا کرتا ہے

اور دوسرے جن کو ہم اپنے بانی کارک سمجھتے ہیں ان کو گرہن کرنے کی بجائے ہمارا منکپ ان کو تیا گئے یا ان سے دور رہنے کا ہوتا ہے اور ایسے منکپ کے انتر ہی گرہن اٹھوا تیا گ کے لئے ہمارے سرب انگ چٹھا کرتے ہیں جیسے بکری گھاس کو دیکھتے ہی اسے کھانے کے لئے پمورت ہوتی ہے اور سنگھ آدی کر جوڑیوں کو دیکھ کر جھٹ بھاگ کھڑی ہوتی ہے اس لئے وہ سرب کار یہ چاہے وہ گرہن کے لئے ہوں یا تیا گ کے لئے سبھی ہمارے منکپ پور وک ہی ہوتے ہیں ایسے سبھی کار یہ گیان کے ہی آدھین ہیں اور سب گیان کے ادھیکار میں ہیں چاہے وہ کار یہ مانسک ہوں یا باہری شریہ دارا ہونے والے۔ اس سے یہ سمجھو کہ بھگوت گیان ہی سرب کاریوں کو کرنے میں سمر تھ ہے اور وہ سرب کار یہ جو اس منشیہ کے منکپ کے آدھین نہ ہو کر واہین جگت اٹھوا شریہ کے اندر ہو رہے ہیں ان کے لئے بھی بھگوت گیان کی پرنا پہلے و تشیٹ انتشر کن میں نہ ہو کر سیدھی ہی ہرنہ گربھ ارتھات سمنشی انتہ کرن یعنی سمنشی سوکشم شریہ کے انگوں سور یہ اٹھنی جل پر تھوئی آدی میں ہوا کرتی ہے اس پر کار سرب جگت کے کار یہ جو ایشور کرت کہے جاتے ہیں وہ بھی بھگوت گیان کی ہی آگیا اٹھوا پر نا تھا ستا سے ہوتے ہیں۔ دہی گیان سروپ سرب جگت کا پریرک اور انترا می ہے اور سرب کو سمان روپ سے ستا پر دان کر رہا ہے۔

پرشن رہ بھگون! یہ تو نشیہ ہو گیا کہ بھگوت گیان ہی اندر باہر کی سرب سرشی کا کرتا ہے پر تو پھر بھی ایسا پر تیت ہوتا ہے کہ یہ گیان کیول ہمارے ادھیکار کی ہی شار پرک انتر باہر کی کریاؤں کو کر سکتا ہے اس سے باہر کی سرب جگت کی رچنا اس کے پائن آدی کاریوں تھا دیکھ سمندی دوسرے ان کاریوں کو کرنے میں جن میں ہم سویم سمر تھ ہیں ان کو تو گیان کے سوائے کوئی دوسری ستا ہی کر رہی ہے اور وہ ہمارے گیان کے سروپ سے سرد تھا بھن ہی ہے۔ اس لئے یہ گیان سرب جگت کا سرشٹا پالک تھا سنگھارک نہیں ہو سکتا؟

جگت کے سبھی کار یہ مریدا پور وک ہونیسے گیان آدھین ہی ہیں

اتر۔ پیائے۔ ایسا کبھی بھی نہ سمجھو کہ گیان کیول ہمارے منکپت کاریوں کے کرنیکا ہی ادھیکار رکھتا ہے اور ان سے اتی رکت (علاوہ) جگت کے دوسرے کار ج اس کے ادھیکار میں نہیں۔ کیونکہ دولوں پر کار کے کار یہ ایک و شیش نیم اور مریدا کے آدھین ہی ہو رہے ہیں اور نیم آدھین ہونے والے سرب کار ج گیان سے ہی ستا اور پر پرنا پاتے ہیں اور اس کے ادھیکار سے ہی ہو سکتے ہیں کیونکہ بنا گیان کے کسی بدھی پن سے ہونیوالے کار یہ بے ڈھنگے اور مریدا پن ہی ہوا کرتے ہیں دیر تھ تھا پر یو جن شونیہ ہوا کرتے ہیں۔ پر تو سرشی کے سبھی کار یہ اور شریہ کے اندر ہونے والے وہ کار یہ جن میں ہمارے منکپوں کا کوئی سبندھ نہیں سب کے سب مریدا پور وک اور نیم اوسا مہی ہو رہے ہیں اس لئے یہ سرب کار یہ بھگوت گیان سے ہی ہو رہے ہیں۔ دہی بن سب کو ستا سمپرتی دے رہا ہے۔ اس لئے کبھی کار یہ گیان آدھین ہی ہیں۔

پرشن رہ بھگون! مجھے ایسا کچھ کچھ نشیہ تو ادشیہ ہوتا ہے کہ یہ سب بھگوت گیان کی ہی ستا اور پر پرنا سے ہو رہا ہے پر تو یہ ہمارے چھوٹے گیان سے سب کچھ ہونا کیسے سمجھو ہے یہ تو پر ی پورن گیان والے ایشور سے ہی ہو رہا ہو گا جو کہ سب سے بڑا اور ہم سب سے بھن ہے۔

پر گیان کے پرگٹ ہونے کے بھجن بھجن استھان

اُترے۔ پیالے۔ تم ایسا نشیہ مت کرو اور سوتج و چار کر دیکھو تو تمھیں سمجھ آجائے گا کہ گیان تو ایک اور ادوتیہ ہے۔ ایسے سرب کرموں میں جو یا ہریا بھیر ہمارے ادھیکار سے باہر ہوتے معلوم ہوتے ہیں بھگت گیان ان میں پہلے ہرنیہ گرجہ میں پھر ہر دیہ میں پھر ستشک (دلخ) میں اور گیان اندریوں میں پرگٹ ہو کر ستا پر دان کرتا ہے۔ ان اوچھو کی انیکتا میں یہ گیان بھی انیک سا ہو کر بھان ہوتا ہے اور ایسا بھن بھن پر تیت ہونا بھی بھگت گیان کا ہی ایک ولاس اور جینکار ہے۔ یہ سرب اوپا دھیاں ہرنیہ گرجہ سے لیکر گیان اندریوں تک ان شیشوں کے گمان ہی ہیں جو کہ درجہ بدرجہ رکھے گئے ہوں جو کہ شیش محل میں ترتیب وار لگے ہوتے ہیں اور جن کے کارن ایک سے انیک مجھ ہو کر بھان ہوتے ہیں اور ان سب میں ایک ہی بنیاد روپ مجھ انیک ہو کر بھان ہوتا ہے ایسے ہی ان سب ایا دھوں میں ایک ہی پر گیان سرب آتما انیک ہو کر دکھائی دے رہا ہے جیسے کہ ایک ہی دیپک انیک شیشوں میں انیک ہو کر پرگٹ ہو رہا ہو۔ اپنی اچھا سے ہونے والے ویہ کے سبھی کاموں میں پریرنا جھٹ پٹ دماغ میں ہوتی ہے اور شریر میں کئی سنگلب یا پریرنا کے بنا ہونے والے پاچن کر یا اور رکت سچار آدمی میں اسی پر گیان سرب روپ کی پریرنا ہر دیہ پران آدمی یا کو ششم شریر میں ہوا کرتی ہے۔ اور باہری جگت کے کاریوں کے لئے اسی بھگت گیان کی پریرنا ہرنیہ گرجہ اچھا سسٹنٹی سوکشم شریر میں ہوا کرتی ہے، اور بھگت گیان روپ ادھشتان آسب میں ایک ہی رہتا ہے اسی سے سب کے سب شریروں میں اچھا پور وک اچھا ان اچھا پور وک تھاواہیہ جگت میں اپنے آپ ہونے والے سبھی کاموں میں ایک ہی ادھشتان تھاواہیہ پرگٹ ہونے پر بھی بھن بھن ایا دھی ہونے کے کارن ان سب سے بھن بھن کام ہونے سے پریرک روپ ادھشتان تھاواہیہ بھگت گیان سرب روپ میں بھی انیکتا کا بھرم ہوا کرتا ہے اسی لئے اس میں یہی نتیجہ ہوا کہ گیان انیک نہیں ایک اور ادوتیہ ہی ہے وہی بھگت گیان جو ہرنیہ گرجہ میں پرگٹ ہوتا ہوا سرب برہما نڈول کے سبھی کاریوں کا پریرک اور پرکاشک ہے وہی تمہارے سنگلب اور اچھا کے آدھین اچھا بنا اچھا کے ہونے والے سبھی کاریوں میں پریرنا کرنے کے لئے تمہارے ہر دے یا دل میں اور دماغ میں پرگٹ ہو رہا ہے۔ اس سمیہ بھی وہی بھگت گیان آپ کے دماغ میں پرکاش کر رہا ہے اس لئے اس کے ساکشات کار کا اس سمیہ تمہارے لئے سندر او سندر موقع ہے۔ آؤ اس کی ادھشت سندرتا اور ایشور یہ کا انو بھو کرو اور اس گیان کے بھگت سرب روپ ہونے میں کچھ بھی سندرہ مت کرو کیونکہ یہاں آپ کو جو اس کے ساکشات کار کا موقع ملا ہے یہ اس کی گمان کر پا ہے۔ اسی گیان سرب روپ کا ہی کرم اور پاسنا کا نڈ میں سربوگیہ روپ سے شاسترو لہنے ورنہ کیا تھا۔ کیونکہ جاننا ہی تو گیان ہے اور بنا گیان کے جاننا بن نہیں سکتا اور اس گیان میں کسی بھی دستو کے آکار گن یا دوش کا پرگٹ ہو جانا ہی تو جاننا یا گیان ہے اور بنا گیان کے یہ سمجھ ہی نہیں اس لئے یہ سدرہ ہوا کہ "جاننا" تو بھگت گیان روپ پر ماتمہ کا ہی ایک ویشیش جینکار ہے اور اسی و بھوٹی اور جینکار کے کارن ہی اسے سربوگیہ کہا جاتا ہے۔

پریش ۹۔ بھگت! پر برہم پر ماتمہ تو ایک ہی سمیہ میں سرب ویش میں استھت ہوا سب کو جاننا ہے اور یہی اسی سربوگیہ بھی ہے۔ پرنتو ہمارے بدھی میں پرگٹ ہوا ہوا یہ گیان تو ایک سمیہ میں ایک ہی دستو کو جاننا ہے۔ پھر بھلا یہ پر ماتم روپ کیسے ہو سکتا ہے؟

گیان سرب روپ کی سربوگیہ

اُترے۔ پیالے گیان ہونے میں ایک ویشیش نیم یہ بھی ہے کہ بھگت گیان ایک ویشیش ایا دھی سے ایک دستو کو ہی

ایک سمیہ میں ایک ہی استھان پر گرگٹ کرتا ہے۔ پرنو اتنے سے وہ الپگنہ نہیں ہو جاتا۔ جیسے کہ کوئی پورن وودوان پرش ایک سد ہانتہ کے متعلقہ کسی ایک بچی کو ایک کال میں نروین کرتا ہوا شیش سمیہ دیا بیتی آدمی سے اگیا کی اور انجان نہیں ہو جاتا۔ یہی حال اس بھگوت گیان کا بھی ہے۔ ایک دماغ میں ایک دستو کو ایک سمیہ پرگٹ کرنے پر وہ اس کال میں بھی سرب کو جان رہا ہوتا ہے اس سے وہ انجان یا اگیا کی الپگنہ نہیں ہو جاتا۔ یہی حال اس بھگوت گیان کا بھی ہے ایک متشک (دماغ) میں ایک ہی دستو کو ایک سمیہ میں پرگٹ کرنے پر وہ اس کال میں بھی سرب کو جان رہا ہوتا ہے اس سے وہ اگیا کی یا الپگنہ نہیں ہو جاتا۔ یہی وہ اگیا کی الپگنہ ہو گیا ہوتا تو اس دوسرے کال میں کیسے دوسری دستو کو نروین کرتا۔ اس لئے یہ بھگوت گیان سر وگیہ انشور سروب ہے اس بھگوت گیان میں الپگنہ کا بھرم ایسے ہی سمجھو جیسے کہ پورن تو ویتا گوروشیشیہ کو ایک سمیہ میں اتنا ہی اپدیش دیتا ہے کہ جتنے کو وہ اپنے ادھیکار کے انوسار سمجھ کر یاد کر سکتا ہے اور اگر

شیشیہ اس موقع پر سمجھ لے کہ گورو
تکمیل اتنے مارت ہی جانتا ہے ادھک کچھ نہیں جانتا تو۔ اس کی بھول ہوگی کیونکہ گورو تو پورن تہو دیتا ہے اور شیشیہ
کی آوشیکتا اور لوگیتا کے انوسار ہی اس کو شکتا دے رہا ہے۔ یہاں اس سے یہ ثابت ہوا کہ انتہ کرنا اتھو دماغ یا کس
آپادھی میں تھوڑی اور چھوٹی آپادھی میں گیان پرگٹ ہونے سے بھگوت گیان سروب آتا الپگنہ نہیں ہو گیا۔ سر وگیہ سروب ہی ہے۔
پرشن ۱۰۔ بھگوت اپر مارتہ کو شاستروں میں سرب سرشٹا (رچنے والا) تھا پان کر کے والا بتلایا گیا ہے۔ پرت
ہمارے انتہ کرنا میں پرگٹ ہونے والا گیان تو ایسا نہیں بھان ہوتا۔ کیا اس گیان سے بھی سرشٹا کی رچنا آدمی سرب کا رہ
سیدہ ہو سکتے ہیں۔ کرنا کر کے سمجھا کر کہیے!

بھگوت گیان ہی سرب جگت کا کارن ہے!

اثر۔ پیارے جس پر کار پر مارتہ سر وگیہ سروب ہے اور گیان ہی پھیلے پر کرنا میں سر وگیہ سروب سیدہ ہوا
ہے اسی پر کار پر گیان سرب سرشٹا (رچنے والا) تھا سرشٹا بھی ہے کیونکہ بھگوت گیان کے سبندھ میں یہ
بھگوان کا آپدیش یہ ہے کہ اسی گیان سروب میں ہی سرب جگت کے پدارتھوں کی تشکیل (اکار) پیدا ہو سکتی ہیں کیونکہ
سکلیپ کرتے ہی ہر پر کار کی آگرتی گیان میں پرگٹ ہو جاتی ہے اور یہ نیم کسی ایک پر کار کے پدارتھوں کے لئے
ہی لاگو نہیں ہوتا بلکہ سرب پر کار کے پدارتھوں کے لئے یہی ایک نیم ہے اور اسی گیان سروب کے اھر ہی پر تھوڑی
اور آکاش، لوہ اور پر لوگ آدمی سمیہ پدارتھ جھٹ پٹ ہی پیدا ہوتے ہیں اور سرج سے ہو کر دکھائی دیتے ہیں یہی
لئے یہی گیان و لوہ سرب کا سرشٹا بھی ہے۔ اس سد ہانتہ کو سمجھنے کے لئے سوین اوہ ستھاپر درشٹی ڈالو کہ وہاں جیسے
سرب سوین جگت کسی جتیا (نمت کارن) کے بنا ہی اور کسی آپادان کارن کے بنا ہی اپنے ایک گیان سروب میں
بن کھڑا ہوتا ہے۔ اس سے یہ سیدہ ہوا کہ گیان سروب آتا ہی اپنے سروب سے سرب سرشٹا اور سرب شکیتا ہے۔
یہاں تک یہ سیدہ ہو گیا کہ گیان سروب آتا ہی اپنے سروب سے نرا و لو۔ نرا کار۔ سرب شکیتا۔ سر وگیہ سرب
جگت کا پریرک تھا انترامی تھا سرب درشٹا ہے۔ اگر اب بھی کوئی پرش گیان سروب آتہ کہ پر مارتہ سروب
ماننے میں شکا کرے یا ماننے کو تیار نہ ہو تو اس کے گھورا گیان کے سوائے اس ستیہ سد ہانتہ کو نہ ماننے میں اور کیا
ہیتو ہو سکتا ہے ایسے مند بھدی اور ناستک لوگوں کو شرٹی اور وودان سمجھانے میں اس پر کار امرتھ ہیں جیسے لٹو کو کوئی

فلاسفہ کسی فلسفی کے سمجھانے میں اُٹھ رہا ہو۔

پریشان لا جھگوت جس گیان کو آپ برہم روپ سیدھ کرنا چاہتے ہو وہ پر ماتہ کا گن تو مانا جاسکتا ہے مگر یہ سویم پر برہم سروپ ہرگز نہیں ہو سکتا۔ مگر پا کر کے یہ سمجھائیں کہ گن سویم کئی کیسے ہو سکتا ہے۔ یعنی یہ گیان پر برہم پر ماتہ کیسے مانا جاسکتا ہے؟

گیان پر ماتہ کا سروپ ہے گن نہیں

اتر۔ پیالے! یہ بھرائی کیوں تھیں ہی نہیں ہوئی۔ بنا دھار کے سرب سا دھارن کو ایسا ہی بھان ہوتا ہے۔ پر تو برہم دیا میں یہ ثابت ہوا ہے کہ گیان پر برہم سروپ ہی ہے۔ اس کا گن یا ویشیٹن نہیں جیسے کپڑے کا لال رنگ جو اس میں باہر سے آیا ہوا ہے یعنی اس کا سروپ نہیں اس کو دھونے سے اتر سکتا ہے اور یہ کبھی اس رنگ سے کپڑا خالی تھا اس کے سماں یہ گیان پر ماتہ میں باہر سے آیا ہوا نہیں یہ تو اس کا گن سروپ ہے آروپت دھرم نہیں جیسے کہ کپڑے میں لالی اس میں آروپت سروپ ہے۔ کیونکہ کپڑا اپنے سروپ سے سوت اترے اور اس کی رنگت لال وغیرہ اس میں آروپت گن ہے اور ادھشتان تو ست سروپ ہوتا ہے اور گن ادھیت اور آروپت اور آروپت ہی ہوتا ہے۔ ادھشتان تو اس کا دستو سروپ ہوتا ہے اور گن ستھیا اور کلپت۔ اس لئے گن جو کہ ستھیا ہے اس کا دستو سروپ نہیں ہو سکتا اور دستو یا تو ادھشتان یعنی ست ہوگی یا پھر کلپت اور ادھیت۔ گیان ستھیا یا کلپت تو ہے نہیں بلکہ اسی ادھیت جگت کی اتیتی آدک اسی ادھشتان روپ گیان میں سیدھ ہوتے ہیں۔ اور گیان کے بنا وہ سیدھ ہی نہیں ہو سکتے۔ اس لئے یہ گیان ہی برہم کا دستو سروپ ہے اس کا گن نہیں۔ اس کو گن روپ ان لینا کیوں بھرتی مارتے۔ اس لئے یہی جھگوت سیدھ ہانت ہے کہ گیان برہم کا دستو سروپ ہے اس کا گن نہیں۔ اس میں گن روپ ہونے کی بھرائی اس لئے ہو رہی ہے کہ یہ منشیہ اپنے گیان سروپ اور برتی گیان میں بھید کو نہیں سمجھ سکا۔ اور سیدھ گیان سروپ اور برتی گیان کو ایک ہی سمجھ ہوئے ہے اور جس پر کار اس گیان روپ برتی کو اپنا گن سمجھ ہوئے ہے اس پر کار اس گیان سروپ کو پر ماتہ کا بھی گن ہی سمجھتا ہے۔ اور ایسا سمجھنا اس کی بھرائی ہے۔ یہ گیان انتھان میں اس پر کار پر گٹ ہو رہا ہے جیسے کشیشہ میں پر تی بنب (عکس) کو شیشہ کا گن سمجھے اس پر کار انتھ کرن شیشی یا شیشی انتھ کرن (ہرینہ گرہ) میں پر گٹ ہوئے والے گیان کو آگیا کیوں کہ پر ماتہ کا گن سمجھ ہوئے ہیں اگرچہ وہ عکس اپنے بنب (محکوس) روپ ادھشتان کا ہی سروپ آیا دھک روپ شیشہ کا دھرم نہیں۔

برتی گیان اور گیان سروپ میں بھید

دوسرا کارن اس میں یہ بھی ہے ہم بھرائی سے گیان کو اتیتی اور وناش والا مان رہے ہیں اور پر ماتہ کو اجنا اور اوناشی کہا گیا ہے۔ پر تو سا دھارن لوگ یہ نہیں سمجھ پاتے کہ شیشہ بنانے والے کا مکھ شیشہ کے بننے سے نہیں بن جاتا بلکہ پہلے ہی موجود ہوتا ہے اور کیوں شیشہ میں ظاہر ہی ہوا کرتا ہے اور وہ ظاہر ہونے والا مکھ شیشہ کے بنا بھی پہلے شیشہ بنانے والے کی گردن پر موجود ہے اور ایسے ہی شیشہ کے ناش ہو جانے سے نشٹ بھی نہیں ہو جاتا بلکہ وہیں اس شیشہ بنانے والے کی گردن پر پہلے کی طرح موجود رہتا ہے۔ شیشہ نے تو کیوں اس کو پر گٹ ہی کیا ہے بنایا نہیں ایسی پر کار گیان کو پاتا بھی بدھی یا انتھ کرن کے سنکلیوں کی اتیتی یا ناش سے نہ تو بنتا ہے اور نہ ناش کو ہی پر اپیت ہوتا ہے ہاں انتھ کرن

لوہ پٹیشہ کے بن جانے سے پرگٹ ہوتا اور چھپ سا جاتا ہے اسی کا نام برتی گیان ہے۔ جو سدرا بنا رہتا ہے وہ گیان سروپ ہے۔ اگر گیان سروپ آتا سو پستی میں ناش ہو جائے اور سو پستی کے بعد پیدا ہو جائے تو سو پستی کو کون سیدھ کرے اور یہ سو پستی کا گیان اور سکھ سب کے اٹو بھو سیدھ ہی ہے کیونکہ جاگ کر اُس کا ورن ہو تا ہے اور ورن اٹو بھو کی بنا پر ہی ہو رہا ہے۔ بنا اٹو بھو کے ورن ہو نہیں سکتا۔ سو پستی اوستھا میں بدھی ورتی کی پرستی نہ ہونے پر بھی گیان سروپ کا ابھار نہیں کہا جاسکتا اور نہ یہ جاگرت یا سوپن میں پھر نیا ہی آئین ہو تا ہے بدی وہ گیان نشٹ ہو امانا جائے تو گزرے ہوئے حالات کی سمرتی کیسے سمجھو ہو سکتی ہے اور کیسے پھر اُن کا ورن ہو سکتا ہے نشٹ ہو گیا گیان تو آکر بتا نہیں سکتا اور نیا پیدا ہوا پہلے حالات کو جانتا ہی نہیں اس لئے اُن کا ورن نہیں ہونا چاہیے تھا مگر سمرتی پدارتھوں کی ہوتی ہے اور اُن کا ورن بھی ہوتا ہے اس لئے یہ سیدھ ہوا کہ گیان جاگرت سوپن میں پرگٹ تو ہوتا ہے پیدا نہیں ہوتا اور سو پستی میں اس کی اپریتی تو کہی جاتی ہے مگر اس کا ناش نہیں مانا جاسکتا۔ ایسے ہی مرتیو اور مورچھا کال میں بھی نہ تو یہ ناش کو برایت ہوتا ہے اور نہ ہی کسی دوسرے دیہہ کے جنم سے نیا ہی پیدا ہوتا ہے اور بدی مرتیو کال میں اس کا ناش اور بھائی جنم میں اس کا جنم مان لیا جاوے تو پچھلے جنم کے پنیہ پاپ کرم کا پھل نئے پیدا ہوئے دیہہ کو کیوں بھو گئے پڑیں اور پچھلا دیہہ تو رہا نہیں اس لئے وہ کرم نشٹ ہو جانے چاہیے تھے مگر اسی بات نہیں بلکہ سو گنم شریر ہر جنم میں ایک ہی رہتا ہے اسی میں منیہ رہنے والے گیان سروپ کا پرکاش مٹنے سے پچھلے سنسکار اپنا پھل دینے کے یوگہ ہوتے ہیں۔ بدی نئے جنم میں نئے کرم بھل بھوگ مانے جائیں اور پچھلے جنم کے کرموں کا ناش مان لیا جاوے تو بہت بڑا انیائے ہوگا کیونکہ بنا کئے کے کرم بھل کا بھوگ اور کئے کرموں کا ناش سو یکار ہوگا۔ اسی کو اکرت ابھیانم اور کرت ناش دوپدوش شاستروں میں کہا ہے اس لئے مانتا پڑتا ہے کہ گیان سروپ ادھشٹان سد ہی ست سروپ سے موجود ہے اور وہی اپنا آتما یا برہم سروپ ہے۔ اس لئے جن مند بدھی لوگوں نے گیان کی آبتی اور وناش مانی ہے وہ بھرائتی میں ہیں۔ اسی بھرائتی کے کارن وہ گیان سروپ اور برتی گیان کا دو یکہ نہیں کر سکے اور برتی تو آبتی اور وناش شیل ہے اور گیان سروپ ایک اننت اناوی ہے آبتی اور ونا سے رہت ہے۔ یہی پر برہم سروپ ہے کیونکہ پر ماتمہ کے سبھی لکشن اس میں پورے آتے ہیں۔

پرکاش ۱۲۔ ہے بھگوت! پر ماتمہ تو ایک اور ادوتیہ ہی سنا گیا ہے پر نتو گیان تو ہر ایک انتہ کرن میں بھن بھن ہے۔ رام کا گیان شام کے گیان سے سرو تھا بھن ہے اور گیان ہر انتہ کرن میں الگ الگ ہونے سے انیک ہیں اس لئے یہ انیک گیان کیسے ایک پر ماتمہ روپ ہو سکتے ہیں؟

گیان ایک اور ادوتیہ ہے

آتمہ۔ پیارے ذرا غور سے سوچو تو تمھیں گیان بھی ایک ہی سیدھ ہوگا۔ رام کا گیان شام کے گیان سے واستو میں بھن نہیں یہ بھن بھن شریروں اور بدھیوں میں پرگٹ ہونے کے کارن انیک سا بھان ہوتا ہے واستو میں شرتی تے گیان سروپ برہم کو ایک اور ادوتیہ ہی سیدھ کیا ہے جیسے کہ انیک درین ساسے آپتھت ہونے پر ایک ہی دیک انیک روپوں میں پرگٹ ہوتا ہے وہ انیک نہیں ہو جاتا۔ یا سوپن اوستھا میں جیسے ایک سو نادی کا گیان انیک کلپت سوپن پرستوں میں انیک سا دکھائی دیتا ہے۔ گیان سروپ آتمہ میں ہی وشیشتا ہے کہ وہ اپادھی بھید سے انیک دکھائی دیکھتی ایک ادوتیہ اکھنڈ اور دیا یک ہی رہتا ہے۔ ہر ایک اپادھی میں الگ الگ دکھائی دینا تو بھرائتی ماتمہ ہی ہے اور اس پر کار ایک ہوتے ہوئے بھی انیک روپ سے پریتی ہونا یہ گیان سروپ جیوتی کا وچتر چمکار ہے۔ اس پر کار

جو بولکشن پر ماتم سروپ کے دید کے کرم آپاسنا کا نڈس ورن ہوئے ہیں وہ سب کے سب بھگت پر گیان سروپ میں
 اُنہو سے سدھ ہو سکتے ہیں۔ یدی اس سندھ میں بھکتوں کو ادھک و ستار سے دیکھنا چاہیں تو شکر بھاشیہ بہت
 انپشہ دل۔ مانڈو کیہ کاریکا۔ پنجہشی۔ لوگ دانشٹ آدی گرنھوں میں گہری درشتی سے منن کرنے سے دیکھ سکتے ہیں۔
 دیدانت مشاہیر میں پر ماتم دیو کے سرب لکشوں کو گیان سروپ میں ہی بھلی پرکار سے سدھ کیا گیا ہے اُن کے مبادا کیوں کے شرن
 منن ندیاں سے اپروکش ساکشات کار ہو سکتا ہے اور یہی شچہ ہوتا ہے کہ جو پر ماتم دیو پورن شکتی سے ہرنیہ گر بھہ میں وراجا
 ہے وہی اب اس سمیہ تہاے ہر دیہ اور بدھی میں گیان سروپ سے درشن دے رہا ہے۔ یدی آپ کو اس کا نتیجہ نرنتر
 اپروکش درشن بنا رہے تو پھر کوئی بھی پاپ آدی آپ سے نہیں ہو سکتا۔ اس لئے آپ کا یہ کہ تو یہ ہو جاتا ہے کہ آپ اس
 کی پریم پوروک مانک پوجا منن نہ دھیا سن روپ سے کریں پھر تہارا درجہ کسی طرح بھی پریم ہنوں سے کم نہ ہوگا اور
 آتھان کال یعنی جاگرت آدی میں بھی اسی جیوتی میں اپنے من اور اندلیوں کی پرکریا کو ہوتا ہوئے اُنہو کو روگے اور اس
 طرح کبھی بھی پاپ سے لپت نہ ہو سکو گے اور سدھ ہی سندھ آچرن اور شاستری وہاں کرتے ہوئے آندمان رہو گے اور
 سبھاوک ہی پاپوں سے بچے رہو گے۔ جیسے کہ درباری لوگ ہمارا جہ کے دربار میں سدھاسا دھان رہتے ہیں اسی طرح
 تم بھی سدھاشاپ نردوش اور لپ ہو جاؤ گے اور اسی میں تہارا کلیان ہے۔
 پرکشن پڑا کیا کسی شرتی دوارا آپ اس گیان میں برہم کے لکش سدھ کر سکتے ہیں اور ہم کیسے جانیں کہ یہ گیان
 ہی جگت کی اپتی آدی کا کارن پر ماتم روپ ہے؟

”سرب جگت کا مول کارن گیان ہی ہے“

اُتر۔ اب تک اوپر لکھے گئے سارے مضمون میں یہ سدھ کیا گیا کہ یہ پر گیان جس میں جاگرت سوپن سوشتی روپ
 سناسنھیا روپ سے پرثیت ہو رہا ہے وہ پر گیان سروپ ہی برہم ہے اسی سے یہ سب کچھ پیدا ہو کر۔ قائم وہ کہ پھر
 اسی میں ولے کو پراپت ہوتا ہے اور اس میں کی ایک مت متانروں کو دکھا کر مینہ اسی سدھانتائی اور گنجیر بھکتوں سے پتی
 کی جا دے گی اور اُس سے سو تہ ہی باقی سدھانتوں کا کھنڈن ہو جا دے گا۔ تیز ترے شرتی میں کہا گیا ہے کہ:-

यतो वा इमानि भूतानि जायन्ते, येन जातानि विवर्ति
 यं प्रयन्त्यामि संविशन्ति तद्वद्दि जिज्ञासस्व ॥ १. ३-१-

ارتھ۔ ”جس مول تو سے یہ سرب جگت اور پرائی سموہ پیدا ہوئے ہیں جس میں پیدا ہو کر قائم رہتے ہیں اور مینہ جن میں
 ولین ہو جاتے ہیں وہی برہم ہے اُسی کو جاؤ۔ یدی ہم جگت کے بھن بھن پدارتھوں پر دھیان دیں یا پرائیوں کو دیکھیں
 تو کوئی ایک ایسا پرائی یا پدارتھ درشتی کو چر نہیں ہوتا جو سارے جگت کو اتیں کرے اُس کی رکشا اور پالن کرنے اور
 انت میں اُسے اپنے میں لے کر لینے کی شکتی رکھتا ہو۔ کیونکہ سبھی پدارتھ جگت کے ہی انترگت ہیں اور جگت کے پدارتھ
 کبھی جگت کا مول کارن تو نہیں بن سکتے تو وچار کرنا ہوگا کہ ایسا کونسا پدارتھ ہے جس کی طرف شرتی نے اشارہ
 کیا ہے کہ جس سے یہ سب جگت کے پدارتھ پیدا ہو کر قائم رہتے اور پھر ولے ہو جاتے ہیں۔ اب ذرا گنجیر بھکتوں سے
 غور کرنا پڑے گا کہ یہ شرتی میں بتائے گئے سرب لکش کیوں گیان سروپ میں ہی پورے کے پورے آرتے ہیں۔
 یہ آتین ہوتے ہوئے کیا ت ہوتے ہیں تو گیان میں۔ آتین ہو کر بھی گیان میں ہی قائم رہتے ہیں نہیں تو کیسے جانیں گے کہ
 یہ موجود ہیں اور انت میں ولین ہونے پر ان کے ولے ہو جانے کا پرمان اور ایک ماتر شیش و ستو گیان ہی رہا

ہے اسی لئے شرتی نے یہ پر ماترہ کے لکش جس تو میں اشارہ کئے ہیں وہ ہے آپ کا گیان سروپ آتمہ۔ دوسرا کوئی نہیں ہو سکتا۔ گیان ہی ان کو برکاشت کرتا ہے اور سویم پرکاش بھی ہے۔ اسے کوئی دوسرا تو پرکاش نہیں کر سکتا۔ اور پھر یہ تینوں کالوں میں ایک رس اور انت بھی ہے یہی انت ستیہ اور انت روپ گیان ہی برہم ہے دوسرا کوئی نہیں۔ یہی بھوت بھوشنت ورتان کے پرچھید سے رہت ہے کیونکہ شرتی کہتی ہے ॥

پر گیانم برہم ۥ سیتم گیان مننگ برہم - (برہم پر گیان سروپ ہے برہم ستیہ گیان اور انت سروپ ہے) اس لئے یہ گیان ہی ایک ایسا تو ہے جس میں برہم کے سرب لکش پورے کے پورے آتے ہیں اس لئے یہی برہم ہے۔ آؤ ذرا غور سے برہم کے ان لکھنوں کو گیان سروپ میں گھٹا کر دیکھیں۔ یہ ایک ۥ وچتر اور اکھنڈ ستیہ ہے کہ یہ گیان سروپ پورن تنو ہم سب میں ایک رس روپ سے الٹو ستوت ہے اور پھر خوبی یہ کہ سدا اپر کوش بھی ہے۔

यत्साक्षादपरोक्षोद्भवम् ॥ کوئی بھی دیکھتی اپنے میں گیان سروپ کی موجودگی سے انکار نہیں کر سکتا۔ کیونکہ سبھی جیوت منشیہ لپشو کپٹی کیٹ پتنگ سبھی دیہہ دہاری اسی کے موجود ہونے پر ہی جیتے ہیں اپنے ارد گرد سب کو جانتے ہیں اور اسی کی موجودگی سے سب کچھ کرنے میں سمرتھ ہوتے ہیں اور جب یہ گیان ان شر سروں میں اپنا سروپ برنگٹ نہیں کرتا نہ تو یہ کچھ کر ہی سکتا ہے نہ کچھ جانتا بھوگتا اور نہ ہی خود جی سکتا ہے۔ اس کی ستانہ ملتے ہی سرب جگتہ ٹی کر یا سمایت ہو جاتی ہے نہیں نہیں جگتہ بنی نہیں رہ سکتا اور پھر تو یہ شریر مرتکب ہی ہو جاتا ہے۔ جلایا۔ بلایا یا دفن دیا جاتا ہے کسی کام کا نہیں رہتا۔ یہ سب کھیل اسی گیان سروپ کا تھا جس کی موجودگی اور اتیتی میں یہ راجہ ہمارا جہ لوگی جہاتا۔ اودھا فلاسفر سائنسدان بیویاری اور کارواری روپ ہو رہا تھا اسی کی موجودگی سے برہما برہما ہے وشنو وشنو اور وشنو ہے۔ پس یہی گیان ہی پر برہم سروپ سب کی جان پران ہے۔ پرانوں کے پران ہے اور بدھی کی بدھی بلکہ یہی سب میں سب کچھ ہے۔ اسی گیان سروپ کو شرتی "پر گیانم برہم" کہتی ہے یہی یہی پر گیان ہی برہم سروپ ہے۔ **پرکشش ہوا** بھگون آپ نے یہ سیدھا کیا ہے کہ یہ گیان ہی برہم سروپ ہے۔ اگر ایسا ہے تو یہ بتلانے کی کڑیا کریں کہ اس گیان میں جگت کی اتیتی آستھتی اور پرے کیسے ہے مجھے ابھی تک یہ سمجھ نہیں آیا۔

گیان ہی جگت کی اتیتی آدی کا کارن

آتمہ۔ پیارے! یہی اس سدا بانت کو پہلے بھی ہم کہہ آئے ہیں پر تو تمہارے نشیے کی برکت کے لئے پھر اس کو وستا پروردگ اور بھیتوں سے نروپن کیا جاتا ہے۔ دھیان دیکھو! جب ہم کسی دستو کے رہ پیا کرتی کی کلپنا کرتے ہیں تو اس کو اپنے گیان کے اندر ہی آتیں اور استھت ہوا دیکھتے ہیں اور گیان میں اس شکل کے ہے رہے تک وہ دستو اسی روپ میں ہمارے گیان میں بنی رہتی ہے اور اس نام روپا تک شکل کے گیان سروپ میں لے ہوئے ہی یہ دستو بھی ہمارے گیان سروپ میں لے ہو جاتی ہے۔ من اور اندریوں سے جنتن کی تھی بھی دستووں کے لئے یہی ایک نیم ہے کسی وشنیش پرکار کی دستو کے لئے نہیں۔ یہاں تک کہ جو دستو باہری جگت میں ہم کو درشتی گوچر ہوتی ہے یہی اس میں بھی اس کی بناوٹ پر دجا کر کیا جائے تو اسی گیان سروپ کی رچنا شکتی کے انوسار ہمیں ایسی آکرتی بھی پراپت ہو جاتی ہے جو کہ باہری جگت میں استھت ہی نہ ہو۔ درشتانت کے لئے یوں لو کہ ہم نے باہری جگت میں ایسی کوئی دستو آج تک نہیں دیکھی کہ جس کا مستک تو ہاتھی کا ہوا اور باقی دھڑ انسان کا۔ پر نتوج ہم منشیہ کے شریر اور ہاتھی کے سر کو اپنے خیال میں ملا جلا کر کلپنا کرتے ہیں تو اسی رچنا شکتی سے شرتی

گیش جی کی مورتی آپے گیان میں آئیں ہوئی دیکھتے ہیں۔ اسی پر کار جب ہم لکڑی مٹی اینٹ سینٹ اور لوہے آدی کی ایک ویشیش نیم کے اوسار مٹی چلی کلپنا کرتے ہیں تو ہمارے سامنے ایک نیا پدارتھ یعنی مکان بن کھڑا ہو جاتا ہے۔ اس سے یہ سیدھ ہوا کہ بھگوت گیان ہی سرب پر کار کی وستوؤں اور ان کی آکرتیوں اور روپ آدی کا مول کارن ہے جو شکلیں کو رچنا کر کے اس سے نئی نئی سرشتیں پیدا کرتا ہے۔ اپنے میں آتھت رکھتا اور پھر ان کو اپنے میں لے کر لے کر لے کر جیسے ہاتھی کے کلیت سر اور منہ کے کلیت دھڑکے علاوہ گیش جی اور اینٹ لوہے سینٹ سے الگ کوئی مکان نہیں اسی طرح یہ سنسار جو سرب آکرتیوں اور پرستیوں کا سموہ ہے اسی مکان یا سرشتی گیش جی کی مورتی کی طرح سوائے خیالی چوڑے ٹوٹے کچھ بھی نہیں اور یہ خیال اسی گیان سروپ کی رچنا شکتی پر گٹ کرانے کا پیداوار ہے اور اس گیان سے الگ ستا نہیں رکھتا۔ پھر ان کی بنا واپ اور میں جوں جوں ان ہوا ہی پر ثرت ہوتا ہے۔ ان کے لوپ کے سوائے کچھ نہیں دیکھتی۔ کان بند کے سوائے کچھ گرھن نہیں کرتا ناک گندھ اور سریش کے بنا اور رسا بنا اس کے کچھ گرھن نہیں کر سکتی اور ایک وقت ایک ہی وستو میں ایسا کام نہیں کر سکتے پھر خوبی یہ کہ ہم ایک چیز میں ناچوں گوں کو اکٹھا ایک ہی کال میں مان کر بندہ پرش روپ رس اور گندھ سے یوگت سارے جگت کو اکٹھا ہی گرھن ہوا مانتے ہیں جو کہ استھو ہے اور یہی ہمارا سنسار ہے۔ خیال یا من ان اندریوں کے بنا جو کلپنا کرتا ہے اسے اندریوں دوارا سامنے دکھائی دیتا مان کر اسے ست مان رہے ہیں جو کہ ہے ہی نہیں۔ یہ صرف اسی گیان سروپ آتمہ کی وجہ سے کلپنا اور رچنا شکتی ہے جو کہ ان کو ملا جلا بنا بنا یا سنسار لپٹے کر رہی ہے۔ اسی نیم کے اوسار تمام جگت کے پدارتھ کلیت روپ سے بنے قائم ہوتے اور لے ہوتے ہیں مگر ان سب کو اپنے میں سیدھ کر کے دکھانے والا گیان سروپ آتا دیکھ کا ویسا پیدا ہی و دیان ہے اس لئے اسی گیان سے اسی سرب جگت کی آتی آدی ہو رہی ہے وہی پر ہم سروپ ہے اسی کو سرشتی نے پر گیان ہم پر ہم ہر سب کا مول کارن کہا ہے نہ کہ کوئی کلیت پر مشورسی اور دور دیش میں بیٹھا ہوا کیونکہ ایسا مانتے سے ہر پر کار کا بھٹے ہی ہے۔

پرش ہوا بھگوت انونی وستوؤں کی آتی آدی تو بھگوت گیان کے آدھین ہو بھی پر تو ہمارے گیان کے ہٹ چائے پر بھی یہ باہری جگت کے پدارتھ تو بنے ہی رہتے ہیں اس لئے یہ تو گیان کے آدھین نہیں ہو سکتے۔ اس لئے ان واہیہ پدارتھوں کے سموہ کو روپ جگت کا کارن تو گیان کے سوائے کوئی دوسرا ہی ہو سکتا ہے جس کو پر ماتمہ نام سے متا ستروں میں سنتے ہیں؟

باہری اور انتر جگت کی آتی کس سے؟

اثر۔ متھارا ایسا پرش بن تو سکتا ہے پر تو سد ہانت میں کچھ اور ہی بات ہے۔ سد ہانت میں تو سرب اندر اور واہیہ کے پدارتھ منو ماتر ہی سیدھ ہوئے ہیں اور بھگوت گیان سروپ آتمہ کی وجہ سے چھوٹی یا چمکار کے کارن ہی یہ اندر باہر کا بھید درشتی کو چھوڑتا ہے۔ اس سد ہانت کو بھلی پر کار سمجھنے کے لئے ہم تھیں سوین لوک میں لے جاتے ہیں ہم اس سوین سرشتی کے سد ہانت سے اس واہیہ جگت کا سد ہانت بھی اچھی طرح سمجھ جاؤ گے۔ اندر آئے پر جب ہم سوین اوستھیاں پر اپت ہوتے ہیں تو یہاں بھگوت گیان سروپ میں سوین سرشتی پیدا ہوئی ہوئی دیکھتے ہیں اور یہ بھگوت گیان ہی ایک انیہ آبادھی سے سوین پرش کے روپ میں اپنی ہی جا کرت جیسی منو مٹی کو کر فی دھارن کئے ہوئے پر گٹ ہو جاتا ہے اور سوین جگت کی سرب منو مٹی کو کر فی

میں سبندھ یکت بنا رہتا ہے جو کہ اسی ادھشتان رُوپ گیان میں سوپن جگت کے اندر اُپتیتی کو پراپت ہوئے ہوئے ہیں اور یہ سوپن اوستھائی منومئی آکر تیاں گیان سرُوپ سے پرگٹ ہوئے اُس سوپن پرش کے آدھین نہیں ہوتی اُس کے ادھیکار سے باہر اور بھین ہی اُن کی پریتی ہوتی ہے بھیک دیسے ہی یہ باہری جگت ارتھات جاگرت جگت بھی اُسی پرکار اس گیان سرُوپ ادھشتان میں پرگٹ ہوا ہے اور اس جاگرت پرش کی اُپادھی میں پرگٹ ہوئے ہوئے ویشیش ابھیانی کے آدھین نہیں بھان ہوتا۔ یدپی دونوں ہی کیا جاگرت پرش اور کیا جاگرت جگت دونوں ایک ہی بھگوت گیان سے بھین ہیں اُپادھیوں کے دوارا اُس بھگوت اور ادھشتان

ایہا پرتی اور یہ ان دو اُپادھیوں کے رُوپ میں پرگٹ ہوئے ہیں۔ ہر شخص اس بات کو بھانپتا ہے کہ سوپن جگت کیوں منوما تر ہے اور جب سوپن پرش ندر کال میں بن کھڑا ہوتا ہے تو سونے والے پرش کی اپنی سوپن مئی آکر تیتی بھی نت کال پیدا یا پرگٹ ہو جاتی ہے اور اس بھگوت گیان کو سوپن مئی دہیہ کے ساتھ دہی سبندھ پراپت ہوتا ہے جو کہ اب اس جاگرت اوستھائی اسے جاگرت دہیہ سے پراپت ہے۔ اور سوپن دہیہ میں بندھن اور ابھیان ہونے کے کارن سوپن اوستھائی باہری تھا منومئی بھان ہونے والی آکر تپوں میں تھا منومئی پدارتھوں میں بھید سپشت رُوپ سے پریت ہوتا ہے ارتھات سوپن اوستھائی دہیہ دکھائی دینے والے پدارتھ تپتے اور ایشور رچت اور وہاں ہر دے کے انتر منومئی پدارتھ جھوٹے بھان ہوتے ہیں پرنتو کیا سوپن کے منومئی پدارتھ اور کیا دہیہ سچے پریت ہونے والے پدارتھ سبھی کے بھی سوپن رُوپ ہونے سے ایک بھان جھوٹے ہیں پرنتو اُن میں سچے جھوٹے کا بھید کیوں اس بھگوت گیان کا ہی وچتر چتکار ہے جس بھگوت گیان کی وچتر شکتی سے اندر کے منومئی سنسار میں اندر اور دہیہ پدارتھوں کا بھید پریت ہوتا ہے اُسی وچتر شکتی سے اس جاگرت جگت میں بھی اندر باہر کا بھید پریت ہوتا ہے ارتھات باہری جگت تو سچا اور ایشور رچت اور اُسی جگت جو رچت اور جھوٹا پریت ہوتا ہے راتو میں سرب جگت اترا ارتھات جاگرت اور سوپن دونوں جگت منوما تر رُوپ ہی ہیں۔ پرنتو یہ بھید کیوں سوا دھک اور نرا یادھک گیان کے بھین بھین استھان ہونے کے کارن ہی ستیہ اور مٹھا الگ الگ بھان ہوتا ہے کیونکہ جس پرکار نرا یادھک گیان سرُوپ میں یہ جاگرت جگت بن کھڑا ہوا ہے اُسی پرکار جاگرت پرش کے منومئی دہیہ کی بھی رچا ہوتی ہے اور وہی سنگ اور شدھ بھگوت گیان سرُوپ ادھشتان اس کلیت پرش کی آکر تیتی میں پرگٹ ہو کر اُپادھی یکت ہوا ہوا پرچھن سا ہو گیا ہے۔ اس ساری دیا لکھیا سے یہ سدھ ہوا کہ یہ سرب جاگرت اور سوپن جگت سبھی منوما تر ہے اور یہی جپن سرُوپ بھگوت گیان سارے جگت کی اُپتیتی کا ہیتو ہے۔ باہری اور انتر جگت کا بھید اُسی گیان سرُوپ آتمہ کا ہی چتکار ہے جس کو ہم نے سوپن اوستھائی میں بھلی پرکار سے اُن بھوک کے دیکھ لیا ہے۔

سوپن اوستھائی میں سچ کر جب ہم کسی دستو کا من میں جپن کرتے ہیں تو اُس پدارتھ کی آکر تیتی ہمارے گیان میں اُسی وقت پرگٹ ہو جاتی ہے پرنتو وہاں سوپن لوک میں دہیہ (باہری) کہے جانے والے پدارتھوں سے ہماری سوپن میں کلینا کی گئی منومئی دستو سرد تھا بھین اور نرا ہی بھان ہوتی ہیں کیونکہ سوپن پرش کی منومئی دستو تو اُس کے اُسے گیان کے آدھین ہی بھان ہوتی ہیں اور ویشیش سرب سوپن جگت دہیہ اور ستیہ رُوپ بھان ہوتا ہے اور یہ نشیج نہیں ہوتا کہ یہ بھی ہمارے ہیں شکلب سے گیان سرُوپ آتمہ کی شکتی دوارا رچا گیا ہے اگرچہ وہاں سبھی سوپن جگت کیا اندر کیا باہر سب بھگوت گیان میں ہی پریت ہوتا ہے پرنتو ایسے ہی معلوم ہوتا ہے کہ میرے منومئی پدارتھ تو میرے گیان کے آدھین ہیں اور دوسرے سبھی سوپن جگت کے پدارتھ ایشور رچت اور سچے ہیں ارتھات میرے گیان کے آدھین نہیں۔

یہی حال جاگرت جگت اور جاگرت پرش کا ہے۔ جن جن سبھی آکرتیوں میں یہ بھگوت گیان ہی اپنی وحیرت شکنی سے آپ سوئم ہی پر گٹ ہوا ہے وہ سب ہی سوپن و ت ایسی گیان کے آدمین ہیں پر تو ان کا سوتتر ستاد والا ہو کر برتیت ہونا یہ سب اس کا وحیرت جتکار ہے پر تو بھرائتی دش ایسا بودہ نہیں ہو رہا۔ اس لئے اس بھرائتی کا نواہن کرنا آتی آوشیک ہے کیونکہ ایسی بھرائتی کے کارن ہی ٹھیک ٹھیک بودہ ایسے شدہ گیان سروپ کا نہیں ہو رہا جو کہ سرب انتر باہیہ جگت کا ایک ماتر ادھشتان ہے۔ ایسی بھرائتی کے کارن تو ہم شرعی کے ٹھیک ٹھیک ارتھ کو نہیں جان رہے حالانکہ یہ بھید بھرائتی خود بھی ایسی بھگوت گیان کا ہی جتکار ہے جس میں سب کی بدھی جیران ہے۔ اب جب یہ درگھہ نشی ہو گیا کہ سرب سمشٹی جگت اتھو اسوپن جگت منومی آکرتی ماتر ہی ہے جن کا آشریہ اور ادھشتان یہی بھگوت گیان ہے جو کہ منشیہ آدمی کی کلیت آیا دھی روپ میں دکھائی دے رہا ہے اور یہ بھی سیدہ ہو گیا کہ یہی پر برہم پر ماتر روپ بھگوت گیان سرب سرشٹی کا آتھن کرنے والا ہے جو اس سمیہ بہاری منشیہ روپ آکرتی میں پر گٹ ہوا ہوا ہے اور اس سے یہ بھی مدہ ہوا کہ یہی بھگوت گیان سرب سرشٹی کا اپنے ہی شکل سے پیدا کرنے والا ہے اور وہی سب کا مول کارن ہے اور اس سے بہاری ہی منشیہ کی آکرتی میں پر گٹ ہوا ہوا ہے پر تو ہے وہ سرب سرشٹی کا ایک ماتر سرشٹا۔ دوسرا کوئی سرشٹا اس انتر واہیہ جگت کا نہیں۔ اس لئے وہ گیان سروپ ہی برہم ہے۔

پرشن ۱۱۔ پر بھو! آپ نے سوپن سرشٹی کے سمان جاگرت سنسار کو بھی بھگوت گیان سے آتھن ہوا ہوا بتایا اور دونوں کو ہی منومی شکل پر ماتر بھرایا۔ کرپا کر کے اب میرا یہ منشیہ بھی نورت کریں کہ سرب سرشٹی ہی دی منومی ہے تو دواہیہ کھان پان آدمی سے جس پر کار ہماری بھوک اور پیاسی دور ہوتی ہے تو پھر اسی طرح ان سوپن کے بھگوں کھان پان سے ہم اٹھ کر کیوں بھوکے اور پیاسے ہی اپنے کو پاتے ہیں اس میں کیا کارن ہے۔ کھول کر سمجھائیں!

بھگوت گیان کی وحیرت شکنیاں

آتر۔ پالے! اس بھید کو سمجھنے کے لئے تمہیں بھگوت گیان کی کئی ایک وحیرت شکنیوں کے سمجھنے کی آوشیک ہے۔ جن کو سمجھ لینے سے اندر باہر کے پدارتھوں اور ان کے بھن بھن پر بھاؤں اور ان کی بھن بھن و شیشٹاؤں کا بھید جانا جاسکے۔ ذرا دھیان دیکر سنو!

برہم و دیانے آچار یوں نے گیان سروپ آتر کی و بھن شکنیاں بتلائی ہیں جو کہ لال کی دمکوں کے سمان اس سے سمیہ سمیہ پر پر گٹ ہوا آکرتی ہیں۔ پہلی آورن شکنی ہے جو کہ ادھشتان روپ و ستو کو ڈھانپتی ہے دوسری چٹا شکنی ہے جو کہ بھن بھن پدارتھوں کو اس میں پر گٹ کیا کرتا ہے اور تھکی کا پورا پورا اٹھو ہمیں سوچتی کال میں ہوتا ہے۔ اس سمیہ سرب منوراج ارتھات مانسک ہر تیاں اور ان کا کار یہ روپ سنسار اپنے بیج روپ سے اودیا میں لین ہوا ہوتا ہے۔ اسی اودیا میں سروپ کو ڈھانپ دینے اور سب برتیوں آدمی کو نے کر دینے کی شکنی کا نام ہی آوشٹا شکنی ہے اور چٹا شکنی کے پر گٹ ہونے پر جاگرت یا سوپن اس تھا میں شکل ہوتے ہی بھن بھن پدارتھوں کی برتی ہونے لگتی ہے۔ یہ چٹا شکنی پھر دو پر کار کی ہے ایک کلپنا شکنی دوسری وکشیپ شکنی۔ کلپنا شکنی دوا سرب آکرتیاں گیان کے آدھین منوراج ماتر ہی بنتی دکھائی دیتی ہیں اور یہ آوشیک نہیں کہ ان کے پر بھاؤ تھا و شیشٹا میں بھی ساتھ ہی پر گٹ ہوں اور وکشیپ شکنی کے آنے پر تو یہ کام بھی پورا ہو جاتا ہے ارتھات ان میں اپنا پورا پر بھاؤ دکھائی پوری ہو گیا آجاتی ہے۔ کارن کار یہ بھاؤ اور چھوٹا بڑا اچھا ادا آدمی سیدہ ہوتا اسی وکشیپ شکنی کے برت سے ہوتا ہے اور یہ شکل کے بدلتے

کے ساتھ نہیں بدلتی اور ایسا بھان ہوتا ہے کہ یہ نتیہ اور سچ روپ سے اسحق ہے۔ اب تم جان گئے ہو گے کہ منو سے سوین جگت کے پدارتھ کیوں کلپنا شکتی سے رجحان میں ان میں ابھی وکشیپ شکتی نے اپنا وہ کام نہیں کیا جو کہ جاگرت کے پدارتھوں کو اسیدھ ہوا کرتا ہے۔ اسی کارن سے سوین میں بھوجن کھالینے سے بھی ہم جاگنے پر اپنے کو بھوکا پیاسا ہی اڑھو کر رہتے ہیں اور سوین میں بھوجن کرنے پر اس کال میں ترپتی ایسے ہی بھان ہوتی ہے جیسے کہ جاگرت میں بھوجن کرتے ہوئے ہوا کرتی ہے پر نتو جاگ کر سوین سرشتی سے نکلے ہی اپنے کو پہلے کی طرح بھوکا ہی اڑھو کرتے ہیں کیونکہ ان سوین کے کھائے گئے پدارتھوں کا پر بھاد وہاں منکلیپ مان رہی ہوتا ہے اور جاگرت میں کھانے پر سچا بھان ہوتا ہے اور جاگرت میں بدی منوراج ماتر کا کھانا کھایا جاوے منکلیپ میں کھانا تو بھان ہوتا ہے پر نتو ترپتی کا بھان تو کجھت ماتر بھی نہیں ہوتا ہاں یہی ترپتی کی بھی کلپنا منوراج میں ساتھ ہی ساتھ کر لیتے تو وہ بھی پر تیت ہو جاتی۔ اس سدہا رت کو اڑھلی پر کار کھنے کیلئے لوں جاؤ کہ منکلیپ کرتے وقت تو کیوں کلپنا شکتی ہی کام کرتی ہے اور ہمارے گیان میں کلپت اکا روالی دستور اکھڑی ہوتی ہے اور وکشیپ شکتی اس میں اپنا پر بھاد نہیں دکھائی اور کھات اس میں کوئی ادھک پر یوژن و ردھی نہیں کرتی اور یہ وکشیپ شکتی کرنا ہے رہت ہی رہتی ہے اور منکلیپ دستور سنکار روپ سے کیوں پر گٹ تو ہوتی ہے پر تو پرکش واپر اس کار و شکی کو چہ نہیں ہوتا۔ جیسے کہ صاف کپڑے میں ٹھیکے والے کیوں چنہ تو بنا دیتے ہیں اور پھر ان میں زنگدار دھاکا پیچھے گھروں میں لڑھکیاں بھر کر پتی ہیں۔ کلپنا شکتی تو ٹھیکہ چھاپنے ماتر کا کام کرتی ہے اور وکشیپ شکتی ان میں زنگدار دھاکا بھرنے کا۔ سوین جگت میں پہلے کلپنا شکتی پر گٹ ہوتی ہے پیچھے منکلیپ درڑھ ہونے پر وکشیپ شکتی کا پر بھاد پتہ لگتا ہے اور تب یہ جانا جاتا ہے کہ فلاں پدارتھ پر گٹ ہو گیا اس لئے سوین کال میں سوین جگت کے پدارتھ جاگرت جگت کے پدارتھوں کے سامان آتین ہوئے ہوئے سے بھان ہوتے ہیں کیونکہ وہاں وکشیپ شکتی کے کام کا کچھ بھرم ساتھ ہی ہوا ہے اور منوراج اتر میں کیوں منکلیپ پتر ہوتے سے یہ وشیتا بھان نہیں ہوتی۔ اس لئے ان شکتیوں کے بھید بھرم سے کچھ پدارتھ تو کیوں منوراج اتر کھات آکھے ہوئے سنکار والے **संसार** پر تیت ہوئے ہیں۔ کچھ وہاں میں آتے ہوئے پرکش بھان ہو جاتے ہیں۔ بدی منوراج تھا سوین دونوں کے پدارتھ کیوں منوراج ہی ہوتے ہیں اور دونوں اتہ کرنا کی برتی میں ہی دکھائی دیتے ہیں۔ اندر اور باہر کا داستوک بھید وہاں کچھ بھی نہیں پر نتو وہاں سوین میں ایسا بھان ہوتا ہے کہ کلپنا روپ پدارتھ تو میرے منوگت ہیں اور سامنے دکھائی دیتے ہوئے پدارتھ باہر اور سچے ہیں۔ پر نتو ہیں وہ سب کے سب کلپت اور منوراج ہی یہ سب کے سب سوین روپ سے منو سے اڑھوئے ہی ہیں ان کے سروپ میں کوئی بھید نہیں اور یہ سب بھید بھراتی بھگوت گیان کی وجہ تر شکتیوں کے کارن ہی ہے۔ باہری جاگرت جگت میں بھی ہی نیم کام کر رہا ہے سرشتی کے رتاوی کال سے یہاں بھی پہلے کلپنا شکتی پر گٹ ہو کر سوکشم بن بھوت تن ماتر روپ سے اس میں پر گٹ ہو جاتے ہیں جیسا کہ منو می سنکار روپ اگر تیاں ہوتی ہیں۔ اس کے پیچھے وکشیپ شکتی کے کارن ان میں ستیہ روپنا کی بھراتی ہو کر ان کی ستیہ روپ سے پر تیت ہوئے لگتی ہے اور جیسے سوچ میں بھی گیان دیو سوین پرش کے روپ میں پر گٹ ہوا تھا اسی پر کاسہ جاگرت پرش روپ بھی منکلیپ رجحان پر گٹ ہو گیا اور کھات فی بھگوت گیان جاگرت منشیہ کے آکار سے اہم لایندو روپ ابا دھی سے پر گٹ ہوا اس لئے سوین میں سوین سنار پرکش بھان ہوتا ہے اور وہاں کا منوراج کا جگت جاگ کے کیوں برتی کے اندر اور منو می پر تیت ہوتا ہے۔ اور سوین سرشتی کے سامان پرکش بھان نہیں ہوتا اس لئے اندر باہر کا بھید دکھائی دیتا ہے۔ اگرچہ وہ دونوں ہی منو می ہیں۔ ان دونوں میں انتر واپر کا بھید داستوک نہیں۔ یہی اوستھا جاگرت جگت اور سوین جگت کی ہے دونوں ہی کلپنا

ماتر ہیں پھر بھی اندر باہر کا بھید اور سوچ چھوٹا اور جاگرت جگت سچا بھان ہوتا ہے پر نتو داستوں دونوں ہی منو ماتر ہونے سے متصیا ہی ہیں ان میں کوئی پشمار کتھ بھید نہیں۔ سرب جگت ماتر کیا جاگرت کیا سوچ اور کیا منوراج آدی اسی بھگوت گیان کی وچتر شکنتوں کا واس اور چٹکار ماتر ہیں۔

پریشان بھگون ایہ تو میں نے سمجھ لیا کہ جاگرت اور سوچ کے سچے جھوٹے تھا اندر باہر پریت ہونے میں بھگوت گیان کی بھن بھن کلنا اور دکتشپ شکنتا ہی ہوتی ہیں اور انہی سے یہ انادی کال سے سرشتی کا پرواہ چلا آ رہا ہے پر نتو کیا یہ پرواہ سدا ایسا ہی چلتا رہے گا یا کبھی اس میں کچھ پریرتن بھی ہوگا اب مجھے یہ بتلانے کی کرپا کریں۔

سرشتی اور پرلے کا حکم

اتر۔ پیار سے! اب اس سدا ہانت کو تو تم سمجھ گئے کہ یہ سب بھگوت گیان کی اننت شکنتوں کے کارن یہ جگت کیول پریتی ماتر اپنے ادھشتان سرورپ برہم میں سمٹیا ہو کر پریت ہو رہا ہے پر نتو ایسا سلسلہ سدا نہیں ہے گا پھر اس کی پرلے اور پرلے کے بعد پھر یہ سرشتی تب تک ہی چلتی رہے گی جب تک کہ ادھشتان سرورپ کا گیان کسی کو نہیں ہوتا یہ گیان کا کار یہ سرشتی اور پرلے بھان ہوتے ہی رہیں گے۔ ہاں سنو کہ اس کی پرلے کب ہوتی ہے جب سمٹھی جیوں کے اس کلپ میں پھل دینے والے کرم آورن شکنتی کے پرکٹ ہونے پر نشچیت سمیہ پرکٹ جیوں کے اسی سمیہ سرب درشتی گوحر اور پروکش و ستودوں کی آکر تی اسی گیان سرورپ ادھشتان میں ہیں ہو جاوے گی اور واہیہ کا سرب درشتی گوحر جگت اور شبیہ ہو جاوے گا۔ اسی اوستھا کو ہا پرلے کہا گیا ہے۔ اس سمیہ آورن شکنتی کے کارن اس استھول سوکشم جگت کی دشا وہی ہوگی جو کہ سوکشی کال میں جاگرت سوچ میں سنار کی ہوا کرتی ہے۔ سرب واہیتھا اتر جگت جیسے سوکشی میں نہیں رہتا ایک بھگوت گیان ہی اس آورن شکنتی روپ کا لی چادر میں کب جگت کو ایسا لپیٹ لیتے ہیں جیسے نرودکار روپ سے براجتے ہیں کہ اس سمیہ ان من بدھی آدی کے نہ رہنے سے اس اوستھا کا گیان اس کال میں نہیں ہوتا کہ یہ سب کہہ چلے گئے پر نتو اس سے اتھقان ہونے پر اس کی سمرتی استہ ماتر ہوتی ہے کہ کیا بے خبر سو یا کہ کچھ بھی ہوش نہ رہی۔ اسی پرکار اس سرب سنار کا بوہار پرلے کال میں بند ہو جاتا ہے اور اسی سرشتی کے انجہ میں پھر اپنی سرشتی کا گیان پرکٹ ہو جاتا ہے اور یہ سرشتی اور پرلے کا پرواہ انادی کال سے چلا آیا ہے اور چلتا ہے گا۔ اور جب ٹھیک ٹھیک اپنے سرورپ برہم آتم تو کا بودھ ہو گا تو یہ بھرم بھی ایسے دودھ ہو جاوے گا جیسے رچکا گنا ہوتے ہی سرب بھرم دودھ ہو جاتا ہے۔ اب اس لیکھ سے تم کو یہ سبٹ ہو گیا ہو گا کہ یہ بھگوت گیان جو اس سمیہ جاگرت پریش روپ ایا دھی میں پرکٹ ہوا ہوا ہے اس میں یہ سرب شکنتاں موجود ہیں جو کہ اس موجودہ دیکھ کی آبتی سے پہلے اس کے توپ میں موجود تھیں اور چونکہ شکنتاں شکنتی والے سے جدا کوئی ہستی نہیں رکھتیں جیسے کہ دودھ کی سفیدی دودھ سرورپ ہی ہے اسی طرح داستوں میں ہی نرگن سرورپ ہے۔ اسی نر ایا دھک سرورپ کی بھن بھن شکنتوں کو ہم نے سین اوستھا میں پورن روپ سے اوجھو کیا ہے۔ اس لیے ایسا اور طہ نشیہ کہو کہ جو بھگوت گیان سرشتی کے پورواہنے و آستو سرورپ سے موجود تھا اب بھی وہی اپنے داستو روپ سے موجود ہے اور نہی سرورپ سے اسی کو انکار روپ سے مانڈ و تھیرتی اسے اس پرکار ورن کرتی ہے۔

ارتھ - یہ اونکار (برہم سرورپ آتما) ہی یہ سب کچھ ہے اس کا دیا گھیان یہ ہے کہ بھوت بھوشیت اور درشان
سب کچھ اونکار ہی ہے اور کھڑت کار یہ جگت بھی اونکار روپ برہم ہے اور ترکال انیت کارن بھگت بھی
برہم سرورپ اونکار ہی ہے۔ اونکار کو ہی انکے دوسرے منتر میں برہم روپ اور پھر اسی کو آتما روپ کہا ہے۔
۱॥ भवमात्माब्रह्म ॥ सर्वं हो सुदृष्ट ॥ ارتھ یہ سب کچھ برہم ہی ہے۔ یہ آتما ہی برہم ہے۔ یہاں تک تم کو
گیان سرورپ برہم کی وجہں شکیتاں تھیں اس کی برود کار تا اور آتم روپ تا کہی جس سے یہ سدھ ہو گیا کہ وہ بھگوت گیان
ہی ایک ادوتیہ توتیہ ہے۔

پرشن - یہ بھگوت گیان آپ کی امرت روپ بانی سے ایسے پریت ہوتا ہے کہ یہ ہمان شکتی والا پر مانتا مجھ میں ہی دیمان
ہے۔ پھر بھی ایسا سدھیم ہو جاتا ہے کہ اس جیوا پادھی میں آیا ہوا بھگوت گیان ید ہی برہم سرورپ ہی ہے تو اس درن
کال میں کیوں اپنی شکیتوں کا پر بھا وہیں دکھاتا۔ مجھے تو ایسا ہی پریت ہوتا ہے کہ وہ برہم توتیہ اس آتما سے بھن دستو
ہی ہو گا۔

جیو کا واسلو سرورپ

اتر - پیارے! جس کارن سے انا دی کال سے یہ اگیان بہت درٹھ اور گھٹا ہوا ہے اس کارن سے ایسا
بھرم بھجے ہو جانا سمجھاؤں کہ ہے۔ ایسا سمجھو کہ یدنی گیان سرورپ آتما جگت کی انیتی کال سے پورو کال کے سمان اب
بھی پورن شکیتاں ہی ہے پھر بھی منشی آدمی کی آیا دھی لئے ہوئے یہ اپنے تجھ شکلیت سے ان شکیتوں کو پرگٹ نہیں کر سکتا
آیا دھی اس منشی دیہہ کی بہت چھوٹی اور بچھن ہے اس لئے اس میں پوری پوری شکیتوں کا پورا پورا درن نہیں ہو پاتا جیا
کہ بجلی کے الٹکتی والے بلب سے اس ہمان شکتی والی ویا پک بجلی کا پورا پورا درن نہیں ہو سکتا۔ یدنی اس چھوٹے بلب میں بھی
پرگٹ ہوئیوں بجلی ایم اور انت ہی ہے ہی کارن ہے کہ جب اس میں پوری پوری شکیتوں کا سا کھات درن نہیں ہو جاتا تو
ایسا بھرم ہونے لگتا ہے کہ یہ تجھ اور بیل ہے اور یہ درن اس پر کار کا ہے کہ جب بھی کوئی سرشکیتان ہمارے پرارتھا
پر دھیان نہ دیکر اپنی پورن شکتی کو پرگٹ نہ کرے اور ہم ایسا سمجھ لیں کہ وہ شکتی ہیں اور بیل ہے اتھوا اشان کرتے سمیہ
کوئی چکرورنی ہمارا جہ کمر میں کیوں ایک دستہ ہی پہنے اور ہم ایسا سمجھ لیں کہ وہ آنا ورتہ (غیب) ہے۔ اُسے ایسا
لینچے کرنا ہمارا بھرم اتر ہی ہے کہ وہ بھگوت گیان منشیہ دیکھ میں آیا ہوا اچھ اور شکتی ہیں ہی ہے اور اپنی جگت رچا آدمی
کی ساحر تھیدہ کھوسٹیا ہے۔

پرشن - بھگوت! یہ تو میری یدھی میں آگیا کہ بھگوت گیان ہی برہم سرورپ ہے اور سرور شکیتان بھی۔ برنوتوں
نے شانستروں دوارا ایسا سنا ہے کہ یہ آتما تو ایک اوم ادوتیہ ہے پھر یہ بھی میں دیکھتا ہوں کہ ہر ایک کا گیان بھن
بھن ہے اور پھر میرا گھٹ بھن ہی گیان پہٹا سمجھ ہی گیان سے ولکشن ہے۔ روپ کے گیان سے شبد کا گیان بھن ہے۔
رام کا گیان شام کے گیان سے بھن ہے۔ پھر یہ بھن بھن گیان ادوتیہ برہم کیسے ہو سکتا ہے؟

”گیان سرورپ برہم ایک اور ادوتیہ ہے“

اتر - پیارے! تیرا یہ پرشن بھی اس گیان سرورپ آتما کے واسلو سرورپ کو تھا اس کے لکشنوں کو نہ جاننے کے
کارن ہی ہے۔ اب یوں سمجھو کہ برہم و دیا میں بھگوت گیان سرورپ کو ایک اوم ادوتیہ ہی سدھ کیا گیا ہے۔ کیونکہ

”یہ گھٹ ہے“ یہ پٹ ہے“ یہ بھید گھٹ پٹ آدمی دشیوں کے بھید کے کارن ہی ہے۔ گیان سروپ ان میں ایک اور تہیہ ایجن ہے۔ ارتھات گئیہ پدارتھ تو انیک ہو سکے ہیں پر نتو گیان انیک نہیں ہو سکتا۔ اُن پدارتھ کی انیکتے ساتھ پرکاش پرکاشیہ بھو روپ سبندھ ہونے سے گیان سروپ بھی انیک سا بھان ہوتا ہے۔ جب ”گھٹ“ کے نام اور روپ سے اُس گیان کا کلیتہً تا داتم سبندھ ہوتا ہے تب وہ ”گھٹ کا گیان“ کہلاتا ہے اور جب پٹ کے نام اور روپ کے ساتھ اُس کا کلیتہً تا داتم سبندھ ہوتا ہے تو ”پٹ گیان“ کہلاتا ہے جیسے آکاش جب گھٹ میں گرگٹ ہوتا ہے تو گھٹا کاش کہا جاتا ہے اور جب پٹ (مکان) کی آبادھی سے گرگٹ ہوتا ہے تو گھٹا کاش کہلاتا ہے۔ اسی پرکاشن بھنم آبادھیاں وہ گھٹ پٹ آدمی پدارتھ ہی ہیں جن سے وہ گیان کلیتہً تا داتم سبندھ والا ہو رہا ہے اور گیان سروپ آتا تو ایک اور ادوتیہ ہی ہے اور ایک رس اور تریہ کار ہے اُس میں انیک پدارتھوں کے پریت ہو جانے سے اُس سے اُن کا واسطو سبندھ نہیں ہوا اور نہ واسطو میں انیک ہی ہوا ہے۔ اسی پرکار روپ گیان اور پٹ گیان آدمی کا بھید بھی واسطو نہیں اُن کے پرکاشن ہونے میں چکشو شر و تر آدمی سادھن تھا نمٹ روپ میں جو کہ بھن بھن ہیں پھر بھی اُن کی آدمی پیلے کی طرح یہاں بھی روپ گیان اور پٹ گیان اتیادی سمجھ کر گیان سروپ میں انیکت کا بھرم کرتا ہے جیسے ایک ہی بجلی کے پرکاش کو دکھانے والے نیلے پیلے آدمی بھن بھن نیمپ یا بلبلے ہوتے ہیں پر نتو اُن میں بجلی ایک ہی رہتی ہے۔ پھر یہ انکیانی ایسا بھی سمجھنے لگتا ہے کہ یدی گیان ایک ہی ہوتا تو ایک ہی اندریہ کے دو ادا سرب پدارتھوں کا گیان سبندھ سرش آدمی کا ہو جاتا۔ ارتھات چکشو میں گرگٹ ہوتا ہو گیان روپ کو دیکھتے ہوئے سبندھ کو بھی سن لیتا اور سبندھ سرش ادا رس اور گندھ کا بھی گیان ہو جاتا۔ پر نتو ایسا ہوتا نہیں اور یہ ہمارے اُن بھوکے وروہ بھی ہے۔ اسی پرکار سرب اندریوں تھا اُن کے دشیوں کے لئے بھی نیم ہے۔ اس سے یہ سبندھ ہوا کہ اندریہ اتھو دشیہ کی آبادھی کے نمٹ سے گیان کی انیکت کا بھرم ہو جاتا سبھاوک ہے۔ پر نتو جس پرکار پیلے کہہ آئے ہیں کہ دشیوں کے بھید سے گیان کے بھید کی بھرائتی ہوئی ہے ایسے ہی اندریوں کے بھید سے بھی گیان کی انیکت کا بھرم ہو جانا سو بھاوک ہے کوئی اسچریہ نہیں سدھانت تو یہ ہے کہ گیان ایک اور ادوتیہ ہے۔ جس میں اندریہ سے اس کا کلیتہً سبندھ ہوتا ہے ارتھات جو اندریہ منوبرتی دوارا اُس آتم سروپ گیان سے ستا سمجھتی پر اپت کرتا ہے اُسی کے دوارا اُس کے ہی دشیہ سبندھ سرش اتھو گندھ آدمی کا گیان ہوتا ہے دوسرے کسی دشیہ کا نہیں اس لئے روپ گرہن کرنے والا چکشو اندریہ منوبرتی دوارا جب گیان سروپ سے ستا گرہن کرتا ہے تو وہ کیول روپ کو ہی گرگٹ کرتا ہے ہی حال ہی باقی اندریہ کا ہے۔ اس لئے اندریہ بھید سے گیان سروپ آتا میں بھید اتنا ایک بھاری بھول ہے جیسے اچانک بچ بھول سے ہی ایک ہی بجلی کی سبندھ جوتی کو بھن بھن رنگ والے شیشوں سے نکلنے پر الگ الگ رنگوں کو گرہن کرتا ہے۔ مگر بجلی ایک ہی رہتی ہے۔ اُس میں کچھ تاثر بھی بھید نہیں۔ پرش نٹا بھگون بھن بھن اندریوں کے بھن بھن بولہ ہونے پر آتا کس پرکار ایک اور ادوتیہ ہی رہتا ہے یہ بچھ ذرا کھول کر بھلنے کی کر پا کریں۔

سویم پرکاش آتما!

آتم۔ پیارے۔ بوں بوں وچار کر کے دیکھو تمہیں یہ سبٹ ہوتا جاوے گا کہ ہر اندریہ کا اپنا اپنا بولہ ہا ہے اور ایک اندریہ دوسرے اندریہ کا بولہ ہا نہیں کر سکتا۔ یہ تو تم خود بھی سمجھ رہے ہو۔ جیسے نیر اندریہ کا یہ سبھا ہے کہ اُس کے دوارا رنگ اور شکل اٹھے پرگٹ ہوتے ہیں اور شر و تر اندریہ دوارا کیول سبندھ ہی گرہن ہوا کرتا ہے۔

پرنو رنگ یا شکل پرگٹ نہیں ہوتے جس کا رنگ سے نیر کا لے یا گورے رنگ اور گل چیلے اور لمبو ترے آکار کو پرگٹ کرنے والا ایک ہی اندر یہ ہے اور اس کے لئے گونا گویا ایک ہی ہے اس لئے وہ ان سب کو ایک ہی کال میں گ رہن کر سکتا ہے۔ اس میں بھی گیان سروپ آتا رہی ہے جو شر و تر آدی کو ستا پدوان کرتا ہے اور وہاں وہ شد کو شت ہے۔ اسی پرکار باقی سب اندریوں میں بھی سمجھنا چاہیے۔ ہاں یہ بھی اوشیہ دھیان رکھنا چاہیے کہ جیسے نیر کسی درپہ آدی کو دیکھتی ہے تو درپہ اور اس کے روپ اور آکار کو پرگٹ کرتی ہوئی بھی سور یہ کے پرکارن سمیت ہی اس کے رنگ آکار آدی کو پرگٹ کرتی ہے اور ہی کارن ہے کہ نیر۔ رنگین پدارتھ اور درپہ تینوں کے موجود ہونے پر بھی سور یہ آدی کے پرکاش کے پناہ چکھوٹنسی کو بھی نہیں دیکھ سکتی۔ اسی پرکار اور گنچھ و جار کر کے دیکھیں تو جلد ہی یہ سمجھ آ سکتا ہے کہ گیان سروپ آتم پرکاش کے نہ ملنے پر یہ نیر اندر یہ نہ تو سورج کے پرکاش کو اور نہ ہی روپ والے پدارتھ نہ رنگ نہ شکل اور نہ ہی شیشے کو ہی دیکھ سکتی ہے جیسے کہ مردہ شر میں سوکھم شریر (جو کہ آتم کے پرکاش کرنے میں سادھن ہے) کے نہ رہنے پر شریر پران من اندر یہ آدی کا کوئی کارن نہیں ہو سکتا۔ یہ نیم سمجھی پران من شریر اندر یہ آدی کے لئے سمان ہے۔ ان سب کو گمان سروپ پرکاش کی برابر سمجھنا (ضرورت) ہے۔ سو نیم ان میں کوئی پرکاش نہیں سب ہی اس گیان سروپ کی ستا اوچیتا کو پا کر ہی اپنا اپنا ہوا کر کے میں ہر تھکے ہوئے ہیں پرنو ستا سمان روپ سے ملنے پر بھی کاریہ ان سب کا الگ الگ ہوتا ہے اور اپنے اپنے ہی اوشیہ کو پرگٹ کرنے میں ہیتو بنے ہیں۔ ایک اندر یہ دوسری اندر یہ کا کاریہ نہیں کر سکتا۔ یہی کسی اندر یہ کو دوسرا کوئی کاریہ کر بھی سدا مکتیہ پر اپت ہوتی ہوتی تو اسے بھی گ رہن کر سکتا جیسے کہ نیر اندر یہ روپ اور آکار تو گنو کو گ رہن کرتا ہے۔ جہو اچکھنے اور ڈولنے کا دونوں کام کرتی ہے۔ کیونکہ ان کے لئے ایسا ہی نشت ہو چکا ہے اس سارے کتھن کاریہ ہی سارے کہ جس اندر یہ کا جو جو کام ہے وہ اپنا اپنا کام بھگت گیان کی ستا کو پا کر ہی کر سکتا ہے اور واسو پرکاش تو کیول ایک گیان سروپ آتم کا ہی ہے۔ ان میں اپنا پرکاش کوئی نہیں۔ پرنو ان کی رچنا اس پرکاری کی گئی ہے کہ وہ اپنے اوشیہ کو ہی گ رہن کیا کرتے ہیں دوسرے کو نہیں۔ اس سدھانت کو ہم سوین درشتانت سے بھلی پرکار سمجھ سکتے ہیں۔ وہاں ایک ہی گیان سروپ ادھشٹان میں ہر ایک اندر یہ اور اوشیہ ایک ہی کال میں بن سا جاتا ہے اور دونوں کو ستار دینے والا ایک ہی گیان سروپ آتم ہی ہوتا ہے اس لئے یہ سمان کال میں آتین ہونے والے اندر یہ اور وشتے کیسے پرکاشک اور پرکاشیہ بن سکتے ہیں کیونکہ اوشیہ کو پرکاش کرنے والا اندر یہ تھا اس کا گوک اس کی آہتی سے پہلے ہونا چاہیے تھا اور یہاں تو دونوں کی آہتی ایک ہی کال میں ہوتی ہے اس سے ہی سیدھ ہو کہ سوین پرینچ اندریوں سمیت کیول گیان سروپ سے ہی پرکاشت ہوتا ہے پرنو وہاں بھی ہی بھرم ہوتا ہے کہ روپ کو نیر نے اور شد آدی کو شر و تر نے پرکاشت کیا اور ایسا پریت ہو جانا بھی بھگت گیان کا ہی ایک ولاس اور چنگار ہے۔

پیارے دودونوں تھا آچار یوں کا کیتھن ہے کہ وچار سے ہی یہ اوجھو ہو سکتا ہے کہ سوین جگت کی پریتی بنا اندریوں کی سہا تیا کے ہی بھگت گیان سروپ میں ہو رہی ہے کیونکہ یہی اندریاں اور ان کے گوک پہلے و دیان ہوں اور اس کے پسچات ان کے اوشیہ اندریوں کے سامنے آسکتے ہوں تب ہی وہ ان کو جان سکیں اور یہ پہلے سیدھ ہو چکا ہے کہ سوین کال میں اندریاں۔ گوک اور ان کے اوگرک دیوتا (ہر اندر یہ کو سہا تیا دینے والا الگ الگ دیوتا ہوتا ہے) سم کال میں ہی آتین ہوتے ہیں اس کارن سے وہ ان وشیوں کو گ رہن کر کے میں کارن نہیں بن سکتے تو بھی سوین اوستھ میں بھرم ایسا ہی ہوتا ہے کہ وہاں اندریاں پہلے موجود ہو کر اپنے آگے آئیوالے وشیوں کو گ رہن کرنے میں ہیتو ہیں اور

یہ بتلایا جا چکا ہے کہ ایسی پریتی بھرم مارتا ہے اسی کارن سے درہند آر نیک شرقتی آتما کی سو پرکاشتا کا پرکشش درن جنھوتی برہمن کے اندر کرتی ہے اور اُسے نرم لب اور نرمکین (کسی آشریہ کے بنا اور دوسرے کی اپیکشا سے رہت) بتلاتی ہے۔

न तत्र सूर्यो भाति न चन्द्र तारकं ॥ (मु० ३-२-२-१०)

"तस्य सासा सर्वमिदं विभाति नेमा विद्युतो भाति

कुतोऽय मग्निः तमेव भान्त मनु भाति सर्वम् (मु. २-२-१०)

न तद्भासयते सूर्यो न शशाङ्गो न पावकः ।

यदगत्वा न निवर्तन्तन्ते तद्भाम परथमम् ॥ (भ:गो १५-६)

ارتھ۔ "وہاں نہ سور یہ پرکاش کرتا ہے نہ چندرمانہ تارے" نہ یہ بجلیاں ہی پرکاش کر سکتی ہیں۔ اُس کے پرکاش سے ہی یہ سب پرکاشت ہوتا ہے اس کے بھاسان یعنی پرکاشت ہونے پر ہی یہ سب جاتا ہے۔

۲۔ اُس پریم پد یعنی سروپ بھوت گیان تو کو نہ سور یہ پرکاشتا ہے نہ چندرمانہ اگنی جس پد کو پراپت ہو گیا وہ پھر نہیں ہوتا وہ میرا پریم پد ہے گیان سروپ آتما کو ہندرا اوتھنا (سون) میں اندریوں کی اپیکشا نہیں اسی پرکار وہ جاگرتے کال میں بھی اندریوں کی اپیکشا نہیں رکھتا اور جیسے سون میں اندریوں کی اپیکشا (ضرورت) کا بھرم ہوا تھا ویسے ہی جاگرتے میں بھی وہ اندریوں کی کچن مارتا بھی اپیکشا نہیں رکھتا اور بھیک اسی پرکار یہ بھرم ہوا کرتا ہے کہ پہلے اندریاں موجود ہوں پھر اُن کے سامنے وشیہ موجود ہوں تو پھر اُن کا گیان ہو سکتا ہے اسی بھرم کے کارن یہ آتما اندریوں کی اپیکشا والا پریتیت ہوتا ہے اور ایسا پریتیت ہونا کسی بھگوت گیان کی وچتر و بھوتی یا چتکار ہے جو کہ اتیت آشریہ سے ہے۔

جیسے کہ اوپر دکھلایا گیا کہ وہ گیان سروپ آتما جاگرت یا سون میں وشیوں کا پرکاش کرنے میں اندریوں کی اپیکشا رکھتا پرنتو بھرم سے وہ اندریوں کی اپیکشا والا ہی پریتیت ہوتا ہے اسی پرکار یہ بھی بھرم ہوتا ہے کہ وہ اندریوں کے کیول آدھین ہی نہیں بلکہ الپ شکتیمان بھی ہے اور ایسا نشچ کیول دپریت گیان کے کارن ہی ہو رہا ہے جو کہ شاستر پرمان سے ویردھ ہے۔

نوشن ۲۱ بھگون! آپ نے پہلے گیان کو سو پرکاش اور ادوتیہ درن کیا تھا۔ اسی کی سو پرکاشتا تو سمجھ میں آگئی ہے پرنتوتیہ ہر ویکتی اور ہر اندر یہ میں الگ الگ پریتیت ہونے والا گیان کیسے ایک ہو سکتا ہے۔ کرپاکر کے اسے ذرا کھول کر سمجھائیے! ۱

گیان پرکاش روپ سے سب میں ایک ہی ہے

آتر۔ پیارے! جیسے آتما کے سو پرکاش ہونے پر بھی اُس میں اندر یہ آدی کی اپیکشا کا بھی بھرم ہوا کرتا ہے ایسے ہی یہ بھرم بھی ہوا کرتا ہے کہ چکیتو کا گیان اور ہے اور شر و تر کا گیان اور ہے۔ ارتھات گیان انیک ہیں یعنی بھن بھن ہیں۔ ذرا وچار درشتی سے دیکھیں تو یہ سہ ہوتا ہے کہ آتما شر و تر آدی اندریوں کی اپیکشا نہیں رکھتا ہے اور اس کارن سے وہ انیک روپ بھی نہیں۔ اپنی وکشن شکتی سے جیسے وہ اندریوں کا محتاج (اپیکشا والا) بھان ہوا تھا اسی پرکار اسی شکتی کے کارن ایک گیان میں انیکتا کا بھی بھرم ہو رہا ہے۔ اب یوں سمجھو کہ رام کا گیان شام کے گیان سے بھن نہیں پرنتو سب سادھارن ہی سمجھتے ہیں کہ ایک ویکتی کا گیان دوسرے کے گیان سے بھن ہے کیونکہ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ رام کو جن وسو توں کا گیان ہے شام اُن کو نہیں جانتا اور شام کی جانی ہوئی وسو توں سے رام بے خبر ہے اسی طرح ہر ایک ویکتی کا الگ الگ گیان ہی ہے پرنتو تیاں راہسیہ یہ ہے کہ گیان سروپ آتما تو سب کا پرکاش ہو کر ودیان ہے

سادھ اور سنگ ہی رہتا ہے کسی کے گن دوش کو بھی بھی اپنے میں گہن نہیں کرتا اس لئے دید بھگوان اس آتما کو سدا ہی سنگ اور نریپ ہی بتلاتا ہے۔ "انگویم پرتشا" (یہ آتم پرش تین دیہہ اور تینوں اوسمقاؤں سے سدا سنگ ہی ہے) اس طرح یہ شریتی بھگوت گیان کے شدھ سروپ کا ڈھنڈورا دیتی ہے تاکہ جگیا سو کو سروپ کا بودھ ہو سکے۔

اس سائے بھگوت سے یہ سدھ کرنے کا تین کیا گیا کہ ہم یہ بات بھلی پرکار سے سمجھ جاویں کہ پدارتھوں کے گیان ہوتے سمیہ انتہ کرن ہی برتی روپ سے اُن وستوؤں کے آکار ہوا کرتا ہے اور بھگوت گیان پرکاشن اتر کرتا ہوا نرود کار ہی رہتا ہے۔ آتما کے پرکاشن میں انتہ کرن کے پر نیام روپ پدارتھوں کا گیان ہوا کرتا ہے۔ اس میں اودیچی پرش دو اراجوٹنکا کی سنبھا ونا بھتی اُس کو میاں پرکرن میں لا کر اُن کا سادہان کر دیا گیا۔ ویدانت گرنھوں میں ایسی اور کچھ ٹیکٹیاں بھی لگی ہیں جن کو ایسی شنکاؤں کے سادہان کی اچھا ہو وہ گوروکھ سے اپنند برہم سوز گیتا آدی گرنھوں کے سوادھیائے سے لاجھ اٹھا سکتا ہے۔ بیان تو گرنھ کے چھوٹے ہونے کے کارن اتی شکشپ سے ہی اُن کا ودن کیا گیا۔ ساد روپ اس کا یہ ہے کہ بھن بھن دیش کال وشیہ تھا اندر یہ اشکران آدی کے سجد سے پدارتھوں کا بھن بھن گیان ہونے پر بھی واسنوں میں بھگوت گیان آتا تو حوں کا تیل ہی بنا رہتا ہے۔ مینک اور دکا بری نہیں ہو جاتا اس پرکار جب درتمان کال میں گیان سروپ آتا ایک ہی رہا تو بچے ہی وہ بھوت اور بھاوی سمیہ بھی ایک ہی رہے گا۔ سب ویکیتوں کا آتما سدا سے ہی ایک ہے اور ایک ہی رہے گا۔

پرشن ۲۷ بھگوان! یدی یہ بھگوت گیان سروپ آتما سرب کال میں ایک ہے تو ایسے سرو وایکس ہی ودیان (موجود) رہنا چاہئے پرنتو یہ تو کھنر ناش کو پراپت ہوتا دیکھا جاتا ہے اور وشیٹ کر کے یہ سوشیتی میں تو رہتا ہی نہیں ایسا ہمارا یہ روز بروز کا اوبھو ہے اس لئے کرپا کر کے پھر سمجھائیے کہ یہ نتیہ ہی ناش کو پراپت ہونیوالا گیان کیسے اواناشی اور اوتیہ کہا گیا ہے؟

گیان اواناشی اور نتیہ

اتر۔ پیالے! چھپے بھی ہم یہ سدھ کر آئے ہیں کہ سرو وایکس ہر اشکرانوں میں پرگٹ ہونیوالا بھگوت گیان ایک ہی ہے اسی کارنی ویدی میں اسے ستیہ نتیہ ورن کیا گیا ہے۔ یدی متہارے گھن اوانساریہ مان بھی لیا جائے کہ گیان ناش کو پراپت ہو جاتا ہے تو اُس کے ناش کا پرکاشک یا ساشتی کوئی دوسرا گیان ہو گیا کوئی انا تم جڑتو۔ اور یہ سب جانتے ہی ہیں کہ پرکاش کرنا اور جانتا تو کیوں جپن سروپ آتما ارتھات گیان سروپ کا ہی دھرم ہے۔ جڑو ستیا انا متا میں کسی کو پرکاش کرنے یا جاننے کی شکی نہیں ہوتی۔ یدی یہ کہا جاوے کہ ایسے ناش کا آب ہی پرکاشک ہے تو ایسا سمجھ نہیں کیونکہ ناش ہو کر اپنے کو سویم ہی بعد میں ورن کرے یہ سرو تھا اوبھو کے ورتھ ہے کیونکہ سویم رہا ہی نہیں وہ اپنے کو کیسے جانے گا اور یہاں "بد تو ویا گھات دوش" व्याघात दोष پراپت ہوتا ہے اور یدی ایک گیان کے ناش کو دوسرا اور دوسرے کے ناش کو تیسرا جانے تو ایسے प्रनवस्था اور اوستھا دوش پراپت ہو گا ارتھات پھر تو یہ سلسلہ ہی سمایت نہ ہو گا اور یدی پہلے کے ناش کو دوسرا گیان جانے اور دوسرے کے ناش کو پہلا گیان جانے تو ایوانیہ شکر دوش پراپت ہو گا۔ اور یدی پہلے گیان کے ناش کو دوسرا اور دوسرے کے ناش کو تیسرا اور تیسرے گیان کے ناش کو پہلا جانے تو یہاں بھی نشٹ ہوا ہوانہ تو دوسرے کو جان سکتا ہے اور یدی ایسا جانتا مان بھی لیا جاوے تو چکر کیا دوش پراپت ہو گا۔ اس سے یہی سدھ ہوا ایک ہی گیان اکھنڈ اور اواناشی روپ سے ودیان رہتا ہے اور سب کو سدا پرکاش کرتا ہے اور پریاتی تھا اواناشی ہونے سے سدا ایک ہی بنا رہتا ہے اس لئے وہی نتیہ برہم سروپ ہے ہمیں جو محور چھا سو شیتی یا مرن میں اس کے

مانش کا بھرم ہوا تھا وہ بھرم ایسا ہی ہے جیسے کے درپن کے ڈھانپ دینے سے یا اٹھا لینے سے شبیشہ میں پر تپتی بنب نہ پر تپت ہوئے سے سورکھ کو بھرم ہو جاتا ہے کہ بنب ہی نہیں رہا۔ یہ تپتی بنب کا ناش نہیں ہوا۔ وہ سرودا کال موجود ہی ہے پر بنب تو پہلے بھی پر تپتی ماتر ہی تھا ایشیشہ کے نہ رہنے سے اس کی پر تپتی بھی نہیں رہی۔ اس کی پر تپتی درپن کے آجائے سے ہوئی اور درپن کے چلے جانے سے پر تپتی نہیں رہی۔ ایسے ہی یہاں شریر کے ایک فریم یا چوکھٹے میں انتہ کرن روپی شیشہ لگا ہوا ہے اور اس شیشے میں آتما کا آجھاس یعنی چرا بھاس انتہ کرن کے برتی گھمان کی صورت میں ظاہر ہو رہا ہے۔ جو کہ اپنے بنب روپ سائی سے بھن کچھ سقا نہیں رکھتا۔ مرنیو کال میں اس شریر روپی ٹرائے چوکھٹے سے دوسرے نئے شریر کے چوکھٹے میں انتہ کرن کاشیشہ کرمن کی تبدیلی کے کارن بدل دیا جاتا ہے یا کوشپتی اور مورچھا میں اگیان کی چاند سے ڈھانپ دیا جاتا ہے اور منہ بدھی پرش یہ سمجھتے ہیں کہ آتما گیان سرورپ کا ناش ہو گیا و اسد میں گیان سرورپ آتما سرودا ہی ایک رس و دیان ہے اس لئے گیان سرورپ کا ناش ماننا ان انجان بچوں جیسی بھول ہے جو کہ بچہ شیشے کے اٹھ جانے سے اپنے ہی بنب روپ مٹک کا ناش ان کو کہا کرتا ہے کہ کاکا کھو گیا“ یہ پی سویم کا (دبچہ) وہاں اپتھت ہے جو کہ پر بنب روپ کلیت بچے کے کھو جانے کو کہہ کر رہا ہے اسی کا نام اگیان ہے۔“

دوسری بختی اس گیان سرورپ کے ادناشی ہونے کی یہ ہے کہ یہ گیان بھن بھن تتوؤں سے بخت نہیں کر جن کے کچھ جانے سے یہ بھی نشٹ ہو جائے کیونکہ یہ گیان سرورپ آتما کسی دوسرے تتوؤں سے ملا ہوا ہوتا وہ تتو گیان سے بھن اگیان روپ ہی ہو سکتے تھے۔ اسی حالت میں گیان ایک بھاگ میں اور دوسرے بھاگ میں اگیان ہونے سے ایک کا دستو کا گیان ہونے سے تسمیہ وہ اگیان کے کارن اگیات بھی رہتی پر نتو ایسا الزبھو در دھ ہے اور یہ سب جانتے ہی ہیں کہ ایک ہی پرش کو۔ ایک ہی دستو ایک کال میں گیات اور اگیات دونوں روپ کی نہیں ہو سکتی۔ اس لئے سیدھ ہوا کہ گیان میں کسی دوسری دستو (اگیان) کا میل یا سیندھ بھی نہیں بن سکتا۔ اور یہی وہ انیک پر کار کے گیلوں کا مجموعہ ہوتا تو ایک ہی دستو کے بائے میں انیک پر کار کا انشچٹ گیان ہوا کرتا۔ اسی لئے یہ گیان نرا ویو اور ادیتہ اکھنڈ سرورپ ہی ہے اور اکھنڈ ادیتہ ہونے سے یہ پورن ارتھات سب میں اوت پروت ہے۔ تبھی یہ گیان ادناشی بھی ہے کیونکہ اس کا ناش کرنے والا کوئی ہے ہی نہیں کیونکہ سب کا ادھشٹان کیوں ہی ہے۔ اپنے ناش کو کوئی نہیں چاہتا یہ یہ سب کو سیدھ ہی ہے اس لئے یہ ادیتہ اکھنڈ اور ادناشی ہی ہے اس میں بخت بھی سند یہ نہیں۔

بھگوت گیان سرورپ کے ادناشی ہونے میں تیسری بختی یہ ہے کہ سر بھگت کیوں منو ماتر ہی ہے اسی لئے کلیت ہے اور کوئی کلیت دستو کسی ادھشٹان روپ ستا کے بنارہ نہیں سکتی اور یہ اتم سرورپ گیان ہی اس سارے منو ماتر کلیت بھگت کا ادھشٹان ہے اور نیا ہے تھا ویدانت شاستر میں۔ یہ سیدھ ہو چکا ہے کہ وکار ماتر منومی دستو میں ہی ناش کو پراپت ہوا کرتی ہیں۔ ادھشٹان بھی ناش کو پراپت نہیں ہوتا۔ اس لئے یہ گیان سرورپ آتما جو کہ سب کا ادھشٹان ہے کبھی نشٹ نہیں ہو سکتا۔ اسی ہی انیک بختیاں آتما کے ادناشی ہونے کے بائے میں سسکرت کے ویدانت گرنھوں میں ہی لکھی ہیں جن کو ان کے دیکھنے کی اچھا ہو گو روٹھک سے یوگیتا پراپت کر کے دیکھ سکتا ہے۔

پرکشن ۲۳۔ بھگوت! مجھے یہ تو شچہ ہو گیا کہ بھگوت گیان ادناشی سرورپ ہے پر نتو اسے آپ جو ہر دے کل میں ساکشات کرانا چاہتے ہیں کیا وہ ہر دے میں پوشٹ ہونے سے پرچھن تو نہیں ہو جاتا اور جو دستو پرچھن ہوتی ہے وہ اسی پر کار ہوا کرتی ہے جیسے کہ ہاتھ پاؤں والا چرا یہ شریر جو کہ گھر میں پر دیش کر سکتا ہے اور اس گھر سے بھن بھی ہے۔ پھر اسی ہر دے آکاس میں سائی ہوئی پرچھن دستو جس نے اس ہر دے میں پر دیش کیا ہے کیسے پر برہم پر ماتر روپ سکتی ہے؟

گیان سروپ نہ اولو اور اکھنڈ لورن سروپ

اگر پہلے یاد می توئے اس گیان سروپ کو ایک اواناشی اور اسنگ روپ سے نشیچہ کیا ہے تو اس پرش کے اتر کو سمجھنے میں بھی تجھے کوئی دیری نہیں لگے گی اور نہ ہی کوئی کھٹائی آئے گی۔ بھگت اس آتما کی اکھنڈ تا اور نرا دیو روپ تا کو سمجھنے کے لئے ایک اتی سرل بختی دی جاتی ہے جسے تم شیخھر ہی سمجھ جاؤ گے۔ کیونکہ بھگوت گیان کسی بھی نیر آدی اندریہ کا وشیہ نہیں اور نہ ہی من بدھی کا ہی وشیہ ہے کیونکہ نیر کسی روپ والے اور شر و تر آدی کسی شد واکے۔ ناسکا لاناک، گندھ والے پدارتھ کو ہی گرہن کرتی ہے ایسے ہی ہر اندریہ اپنے سجائی وشیہ کو ہی گرہن کر سکتا ہے اور من بدھی تو سکھ دکھ کو یا کسی اندریہ دوا اگرہن کیے پدارتھ کے سنسکار کو ہی لیا کرتا ہے جس سے وہ پھر منکھپ وکھپ کرتا رہتا ہے اور بھگوت گیان ان شد پرش روپ اس گندھ آدی گنوں سے رہت ہے اور من کے دھرم سکھ دکھ آدی وکاروں سے بھی رہت ہے۔ یہ نہ ہی کسی دیش کال آدی میں پرچھن ہی ہے اور نہ ظاہر ہے کہ پرچھن و ستوی کھنڈ ہو سکتی ہے اس لئے گیان سروپ آتما پرچھن نہ ہونے سے اکھنڈ ہی ہے اور من بدھی بھی تو کسی اندریہ گراہیہ و ستو کے سنسکاروں کو ہی گرہن کیا کرتے ہیں اس لئے گیان سروپ آتما من بدھی کا بھی وشیہ نہیں۔ ہاں بدھی یا مستشک (دماغ) میں یہ آتما اپنا پرکاش سامانیہ روپ سے ڈالتا ہے اور وہ سوچھ ہونے سے اس کے سروپ کو پرگٹ کرنے میں سہانیک سے ہو جاتے ہیں۔ جیسے کہ درپن پرکاش کو پرگٹ کرنے میں سہانیک ہوتا ہے۔ وہاں وہ سامانیہ سروپ آتما وشیش روپ سے کیول بھاست ہوتا ہے اس طرح وہ اس کا وشیہ نہیں ہو جاتا اور نہ اس ہوتو سے پرچھن ہی ہو جاتا ہے۔ اس سے یہ سیدھ ہوا کہ بھگوت گیان کسی بھی روپ رنگ یا کار والا نہیں بلکہ واستو میں نرا کار اور نرولہ ہی ہے اور ساکار ساو بھ ساکار سا دیو وستو کا ہی کسی دوسرے میں واستو پر ویش بن سکتا ہے

اس لئے یہ آتما نہ تو واستو میں کسی پید پر وشٹ ہی ہوا ہے اور نہ ہی پرچھن ہو سکتا ہے۔ اور سرب دیانی اور لورن ہونے سے بھی یہ کسی میں پر ویش کرے (اس سارے پر کرک کا ساری ہی ہے کہ شاستروں میں بھگوت گیان کو اکاٹھ بھکتیوں سے پر اتم روپ سدھ کیا گیا ہے۔ ان میں سے چند ایک بھکتیوں کا بیان سنکشیپ سے درن ہوا ہے جو کہ کیول سنکیت (شاہ) مائے ہے۔ اس لئے برہم سروپ ہونے میں کسی کو سند یہ نہیں رہنا چاہیے۔ یہ گیان سروپ آتما آپ کے بھیتر برہم دیان ہے اس کا ساکشات کارما دھی میں چیت کے ساہت ہونے پر بھلی پرکار سے کر سکتے ہیں اس لئے آپ کو وشیش پرش پرکے اس کا اپر وکش ساکشا تھار ادشیہ کرنا چاہیے۔ اور اسکی وچتر شکتیوں کا آئندہ پر اپت کرنا چاہیے۔ اسی میں میں آہنگ بدھی کر کے آہنگہ اپانا کرنی چاہیے جو پرش شر دھاکے اھاو کے کارن اس بھگوت گیان کو برہم سروپ ماننے میں انکاری ہو آئے آپ نا مستک سمجھو اور اس کی بات پر ہرگز لعین نہ کرو۔ بلکہ شک وغیرہ کو چھوڑ کر اسی گیان سروپ آتما کو برہم سروپ جان کر اپنا سروپ نیچے نکر کے آئند مان رلو۔

پرش ۲۲۔ بھگوت! آپ کی کیا ہے یہ تو میں سمجھ گیا کہ ہمارے اندر برا جمان بھگوت گیان ہی ہمارا آپاسیہ برہم ہے۔ اس کی ہی میں ابھید روپ سے آپا رنا کرنی چاہیے۔ پر تو آپ نے یہ نہیں بتلایا کہ یہ باہر دکھلائی دے رہا جو دکھ سکھ سے بھگت ہے اس کا واستو سروپ کیا ہے اور اس سے چھٹکارا کیسے مل سکتا ہے؟

یہ سرب جگت نشی ہے برہم روپ ہے

اُمتر "سرو" اوم برہم۔ پائے اترے اس پرش کے اتریں ہم مجھے اس کا سروپ یا اس جگت چھوٹے
 کا اُپائے کہنے سے پہلے مجھے یہ نشی کر دینا چاہتے ہیں کہ اب تک جو کچھ مجھ کو بتلایا گیا یہ تو غمان کی پہلی سیر طھی ہے
 کیوں اتنے اتر ہی جان بیٹے سے اُس برہم کا اندر باہر درشن نہیں ہو سکتا۔ اس لئے جگت کے سروپ کو بھی
 جانتا ضروری ہے۔ لوستو! اب تک تم کو یہ بتلایا گیا ہے کہ بھگت گیان ہی برہم سروپ ہے اب تم کو
 یہ سمجھنا چاہیے کہ وہی گیان سروپ برہم ہی جگت کے روپ میں بھان پور ہا ہے۔ اُس کے ایک ایک ذرہ میں
 بھگت گیان ایسے سایا ہوا ہے جیسے کہ برف میں جل یا کھلونوں میں کھانڈ۔ داستویں یہ سرب برہم سروپ
 ہی ہے۔ اس کے علاوہ اور کچھ بھی موجود نہیں "سروم کھلو دنگ برہم"۔ "برہم ایوا دنگ سروم" دیہ نشی کر کے
 سب برہم ہی ہے۔ برہم ہی یہ سب کچھ ہے (یہ شرتیاں اس سرب جگت کو برہم سروپ ہی بتلاتی ہیں۔ جیسے کہ پہلے
 سیدھ کر آئے ہیں کہ بھگت گیان ہی برہم سروپ ہے کیونکہ شرتی کی گھوٹ نایا ڈھنڈورا ایسے ہی ہے پر گیکام برہم
 ॥ प्रज्ञानं ब्रह्म ॥ (ع۔ ۲-۳) یعنی جو کچھ ہم کو درشنی کوچ پور ہا ہے وہ سب نام روپ منویا تر یا سنکپ اخر کلیا روپ ہونے سے اس
 اہنشتان سروپ برہم میں ادھست ہی تو ہے اُس کے بنا کچھ ہی ستا نہیں رکھتا جیسے بھوٹ کے نام اور روپ یورن میں کیوں کلیا مائر
 ہونے سے وہ سورن سے بھی ستا نہیں رکھتے۔ بلکہ اترنگ جل کے سوائے ستا ہی نہیں رکھتے اور اس لئے وہ جل مائر ہی ہیں۔ اسی پرکار یہ سمست
 جگت بھی بھگت گیان سروپ برہم سے بھی نہیں رکھتا اسی کا ترنگ مائر ہونے سے اسی کا سروپ ہے جو کرش برہم سروپ برہم
 کے وشیش ہستیوں اور وچتر جتکاروں سے پورن روپ سے جانکاری پراپت کر لیتا ہے وہ ہی شرتی و آجیوں کے ٹھیک ٹھیک
 اترتھ کو سمجھ سکتا ہے کہ یہی بھگت گیان سرب کا آتما اور ادھشتان روپ ہونے سے ہر سیدھ دیو۔ دانو۔ منش۔ پشو۔ پشی۔ آدی سرب جیوں
 کو سدا ہی پراپت تو ہے پر تو یہی تھو ویتا ہارش اس گیان سروپ برہم کا لہو کر سکتا ہے اور جڑ درگ میں بھی اُسی کو اسی بھاننتی
 پرے روپ سے اُٹھو کر کے سدا ہی اپنے آپ کا سب میں درشن کرنے سے گندمان رہتا ہے۔
 دھیان دیکھو کہ جب ہم کسی وستو کا سنکپ کرتے ہیں تو اس کی مورتی اپنے گیان سروپ میں پرگٹ روپ سے
 دیکھتے ہیں وہ مورتی مان پدارتھ ہمارے گیان سے باہر کوئی ستا نہیں رکھتی ایسے ہی جگت کا کوئی بھی پدارتھ اپنے
 سنکپ سے باہر کوئی استیتو نہیں رکھتا اور نہ ہی کہیں باہر دکھائی دے سکتا ہے۔ کیوں اُس کے باہر تو نیکی بھرائتی
 ہی ہو اُگرتی ہے اور سنکپ کی ستا گیان سروپ ادھشتان سے بھی کچھ سیدھ نہیں ہوتی اس سے یہی سیدھ ہوا کہ
 بھگت گیان ہی جگت روپ ہو کر دکھائی دے رہا ہے اپنی کچھ سو تر اور بھی ستا نہیں رکھتا۔ اس لئے ایک ادتیہ گیان
 سروپ کہ ہی اندر باہر ویا یک جاننے سے ہی اس بھرم روپ جگت سے چھٹکارا ہو سکتا ہے اور کوئی اُپائے نہیں۔
 پرش ۲۵ بھگون! یہ کیسے سمجھ لیا جاوے کہ یہ درشمان جگت ہمارے سنکپ سے باہر کچھ بھی نہیں۔ مجھے
 تو ایسا بھان ہوتا ہے کہ یہ جگت کے پدارتھ باہر ستھ روپ سے ودیمان (موجود) ہیں اور سنکپ اٹھتے ہی ہمیں
 ان کا گیان ہونے لگتا ہے ایسا نہیں چچتا کہ باہر کوئی بھی ستیتھ پدارتھ موجود ہی نہیں۔ کر پا کر کے مجھے پھر کئی
 دے کر سمجھا دیں کہ کیسے یہ سارا جگت سنکپ مائر ہے؟

یہ جگت کا نام روپ سوپن کے سمان ہے

اُتر۔ پیارے! دیکھو۔ جب ہم سو جاتے ہیں تو وہاں سوپن اوستھائیں اس بھگت گمان کی سرشت کیتوت تھا
و بھوتیوں کا پورن روپ سے اُلو بھو کرتے ہیں۔ اُس سمیہ ایسا بھان ہوتا ہے کہ بھوئی سورگ پاتال۔ آکاش۔ لوک
پر لوک۔ سور یہ چندر آدی سبھی پدارتھ اپنے اپنے آکار اور سروپ کے گمان سرورپ میں پرگٹ ہو گئے ہیں اور وہاں سوپن
کا سرپ جگت یہاں کے جاگرت جگت کے سمان ہی ہمارے سامنے ودیمان ہوا دکھائی دے جاتا ہے اور یہ تو سبھی
جانتے ہی ہیں کہ سوپن میں ہمارے گمان سرورپ سے بھن کچھ بھی موجود نہیں پھر بھی سوپن اوستھائیں پرگٹ ہو کر گمان
سروپ کی وہ بھن شکیتوں کے کارن وہ سوپن کے متھیا پدارتھ بھی ستیہ سے ہو کر ہی بھان ہوتے ہیں اور سچ میں یہ
جاننا لکھن ہو جاتا ہے کہ کیوں گمان سرورپ آتا ہی بھن بھن پدارتھوں کے آکار میں پرگٹ ہوا ہوا ہے۔ برہم ودیا
کے آچار یہ یہ کہتے ہیں کہ بھگت گمان کی ہی سنکلیپ نام کی شکتی جب پرگٹ ہوتی ہے تو اس سمیہ من کی ترنگیں اور منوراج
اُٹھتے ہیں اور یہ سب جانتے ہی ہیں کہ سادھارن پرشوں کے ہر گھس میں جنکو کہہ یا سنا دوا را ایک گرا پراپت نہیں ہوتی
سنکلیپ وکلیپ اور منوراج اُٹھا ہی کرتے ہیں اور واستو میں یہ سب بھگت گمان کی ترنگوں کا ہی دستار ہے جب
یہ ترنگیں نہیں اُٹھتی تو اُس سے شانت اوستھیا ہوتی ہے اور ترنگوں کے اُٹھتے سمیہ سنکلیپ وکلیپ ایک بعد دیگر
بن بن کر آیا کرتے ہیں اور گمان سرورپ آتا ان ترنگوں کے روپ میں درشن دے رہا ہوتا ہے۔ اتم ویتا ہمارش
یہ بتلاتے ہیں کہ سوپن اوستھائیں جو منوراج درٹھ ہوتے جاتے ہیں وہ دھارستیہ ہو کر بھان ہوتے ہیں اُس
پر کار ہم سوپن کے پدارتھوں کو اُس کال میں سچا سمجھ لگتے ہیں اور کبھی بھی تو جاگرت اوستھائیں بھی جب ہم کسی کلیت
پدارتھ کا پتہ نہ چھین کرے ہیں وہ بھی وہاں سچا ہو کر ہی بھان ہونے لگتا ہے۔ یا گل بھی منوراج کی پرہتا ہے
جن ترنگوں میں بہہ جاتا ہے وہ اُسے سچا ہی سمجھتا ہے اور کوئی سچے اور درٹھ برہم والا پر ہی جب اپنے پرہیم کا پتہ
کرتا ہے اس کو ستیہ روپ ہو کر ہی وہ دستو بھان ہونے لگتی ہے اور اُسے وہ اپنے سنکھ ہی دیکھتا ہے۔ بھگوان کے
ساکار آپا سب کبھی بھی اسی رہتی ہے اُس کا ساکشات اُلو بھو کرتے ہیں۔ یہ اُلو بھو سیدھ سدھانت ہے۔ سارا نش یہ سچ
کہ سنکلیپوں کا اُٹھنا ہی منوراج ہے اور منوراج کا درٹھ ہونا ہی اُن پدارتھوں کا اُلو بھو میں آنا ہے اس لئے یہ جاگرت
جگت بھی اپنے ہی سنگلیوں کی درٹھتا کے کارن نظر آ رہا ہے واستو میں شدھ گمان سرورپ کے سولے کوئی بھھی
پدارتھ اندر یا باہر موجود نہیں یہ اُس گمان سرورپ کی ہی وچتر و بھوتی ہے اور اُسی کا چمکار ہے کہ اندر باہر کا بھید
ستیہ ہو کر دکھائی دیتا ہے۔

پرشن ۲۶۔ بھگوان! یہ تو سمجھ لیا کہ ہمارے ہی سنکلیپ درٹھ ہو ہو کر ہمیں باہر پرہیت ہو رہے ہیں اور
اچھا پترا اپنا بیگانہ آدی جو سرشتی ہماری ہی کلپنا ہے پر تو یہ بھوتی آکاشی سوچ چاند ستارے ندی نالے سمندر آدی
تو ہمارے سنکلیپ رچت نہیں اور نہ ہی اب بھی ہم اپنے سنکلیپ سے اخصی رچ سکے ہیں اس لئے یہ تو ہماری کلپنا نہ ہونے
سے ستیہ ہی مانے جاسکتے ہیں!

اندر اور باہر کا جگت ایک سنکلیپا تر ہی ہے

اُتر۔ پیارے! برہم ویتا آچار یوں نے اس سب جگت کو سنکلیپ رچت ہی سدھ کیا ہے اب اس سدھانت

کو سمجھنے کے لئے اُن کی کھیتی کو دھیان پُوروں میں لیتا۔

سُشٹی کی اُپنیتی سے پُورو ایک برہم ہی اپنی ہا میں برامان تھا۔ اور سوائے گیان سُرُوپ ستیہ برہم کے کچھ بھی دیا
(موجود) نہ تھا۔ ॥ एकमेवाद्वितीयम् ॥ (छां. उ. १-२-१) सदेव सोम्येदमग्रं ऽसीत् ॥

اس سُشٹی کی اُپنیتی سے پہلے ایک ادویتہ ست و ستوی موجود تھی (جب اُس میں سنکلیپ کی ترنگیں اکٹھیں اور اکاش دیو
جیل پر چھوٹی آدی پدارتھ اولوکر پر لوک کا سنکلیپ اٹھا تو درڑھ ہونے کے بجائے وہی ستیہ سا ہو کر درُشٹی گوچر ہونے لگا۔
اس پر کار ایک بھگوت گیان ہی سنار کے روپ میں پرگٹ ہوا اور منوئی پدارتھ اور دُکش جگت بن کر بھگوت گیان
کے ترنگ روپ سے پرگٹ ہو گیا جس پر کار سُشٹی کے آرتھ میں آدی سنکلیپ سے یہ سرب بھوت کرم سے پرگٹ ہوئے اسی
پر کار اُسی جتن دیو میں منشیہ آدی کی آکرتی بھی منوراج سے پرگٹ ہو گئی اور وہی نر یا دھلک گیان سُرُوپ آتا جگت
کی ادبھت اور اننت رجتا کے اندر منشیہ آدی کے روپ میں پرگٹ ہو کر بھگوت گیان میں پرگٹ ہو گیا جس کو جود دیہہ
دہاری کہا جاتا ہے وہی شکنتیاں سوین کال میں پُوری کی پُوری پرگٹ ہو کر تھی کیرنہ سوین آدھتھا میں جب ہم پہنچتے ہیں
تو اس گیان سُرُوپ میں ایک دُشیش ترنگ اس پر کار کا بھی اٹھتا ہے جس پر کار سُشٹی کے آدی برہم سُرُوپ سے
اٹھا تھا اور یہ بھی پنج بھو لوں کی رجتا کرنے کے بجائے ٹھیک ہماری جاگرت کی آکرتی کے سان آکرتی کن آدی سہت دیہہ
کا بھی آہنگ ہم روپ سے کلپنا کرتا ہے اور اُسی منشیہ روپ آیا دھی میں پرگٹ ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ جاگرت میں آدی
سنکلیپ سے پرگٹ ہوا تھا اور ویسا ہی سرب کار یہ سوین آدی کا کرتا ہے جیسا کہ اب جاگرت میں ہو رہا ہے اس لئے
باہر بھتیر سب گیان سُرُوپ کی ہی سنکلیپ مئی رجتا ہے۔ بھید کچھ بھی نہیں۔

پرکتن ۲ بھگوت : یہ سوین جگت تو جاگنے پر نہیں رہتا اور جاگرت جگت سونے سے پہلے اور جاگنے کے بجائے ہی
رہتا ہے اور یہ تو ہمارے جنم سے پہلے بھی تھا اور جیسے بھی رہے گا پھر یہ جاگرت جگت سوین و ت سٹھیا کی ہے ہونکتا ہے؟

جاگرت جگت بھی ایک دیرگھ سوین ہے

اُتر۔ پیارے بیترے اس سند دیہہ کی پُورتی کے لئے بہن اور کھیتی دی جاتی ہے جس سے تجھے اس واسطو سدا
کا ٹھیک ٹھیک گیان ہو سکے۔ برہم دیا کے آچار یوں کا یہ کہتے ہیں کہ جو سبندھ سوین پرش کا جاگرت پرش سے
ہے ویسا ہی سبندھ اس جاگرت پرش کا آدی پرش سے ہے جو کہ جگت کا اپنے سنکلیپ سے سرشٹا ہے۔ اور جو سبندھ
جاگرت پرش سے سوین پرش کو ہے وہی سبندھ اُس سُشٹی کرتا ایشور سے اس جاگرت جگت کا بھی ہے ارتھات
جس پر کار یہ سوین جگت اس جاگرت پرش کا ہی قبول سنکلیپ اتر ہے اسی پر کار یہ جاگرت جگت بھی جتنیہ سُرُوپ ایشور
کا ہی سنکلیپ اتر ہے اور یہ سب جانتے ہی ہیں کہ جاگرت پرش سے سوین پرش کچھ بھن ستا نہیں رکھتا اسی پر کار جاگرت
پرش بھی آدی جتنیہ ایشور سے بھن کچھ سوتنتر شد نہیں رکھتا بلکہ اُس سے انھیں ہی ہے کیونکہ جو سوین جگت سوین پرش سے
سوین کال میں دیکھا تھا اس کا درن جاگرت ارتھا میں وہی جاگرت پرش کیا کرتا ہے اس سے یہ سبندھ ہوا کہ اُس سوین
پرش کا سوین جگت اس جاگرت پرش اور جاگرت جگت سے الگ ستا نہیں رکھتا اور اس سے یہ بھی سٹٹ ہے
کہ سوین جگت اور جاگرت جگت ایک ہی پرش کا سنکلیپ روپ ہے اُن کی بھن بھن سٹھیا آ پلو ہیوں کے بھید اور
سٹھیا دھرموں کے کارن ہی اس میں کچھ جھوٹے کا بھید درڑھ ہو کر دکھائی دیا کرتا ہے۔ واسطو میں دونوں ہی لوک
ہی گیان سُرُوپ کی ترنگیں ہیں۔ یہی سوین جگت اور جاگرت جگت قبول سنکلیپ اتر ارتھات منو اتر ہی ہے پر تو سوین جگت

بھگوت گیان کی دوسری آیا وہی میں اسوقت ہے اور جاگرت جگت اس کے پرہم منکلیپ روپ آیا دھمی میں اسوقت ہے اور
 واستو میں ایک ہی چرتن کا منکلیپ مائتر ہے اس لئے جب پریش پیل جاکرت روپ آیا دھمی
 سے دوسری سوین روپ آیا دھمی میں جاتا ہے تو سوین پریش تو نیا پیدا ہوتا ہے اور سوین اسوقت سے باہر آتے ہی وہ منکلیپ
 رچت سوین جگت تو نشٹ ہو جاتا ہے اور پیل جاکرت جگت کی آیا دھمی سامنے موجود دکھائی دیتی ہے اور اسے جاکرت اسوقت
 کہتے ہیں چونکہ یہ پیل آیا دھمی کا جاکرت جگت پرلے کال تک رہنے والا ہونے سے بدلنا نہیں اس لئے جگیا سو کو بھرم ہوتا ہے
 کہ سوین پریش کو منکلیپ مائتر ہے اور جاکرت جگت ستیہ اور واستوک بھان ہوتا ہے ید پی ان دونوں میں بھید کیوں آیا دھمی
 مائتر کا ہی ہے نہیں تو ایک ہی پریش کے سوین تھا جاکرت جگت منکلیپ مائتر ہونے سے بھتیا ہی ہے۔ بھگوت گیان کے اس
 چمکا را اور رسیہ کو سمجھنے کے لئے سوین میں سوینا نتر کی کلپنا کرو۔ یہ سوینا نتر آتم سرور بھگوت گیان کی تیسری آیا دھمی
 کو کلپنا کر کے رچا گیا ہے کیونکہ سوین اسوقت کا جگت دوسری آیا دھمی سے رچا گیا تھا اور یہ سٹھ ہی ہے کہ جب یہ پریش
 سوینا نتر سے جاگے گا تو وہ دوسری آیا دھمی والے سوین جگت میں آئے گا اور تیسری آیا دھمی والا سوینا نتر جگت اچھا و
 کو پراپت ہو جائے گا کیونکہ اس کی آئینی کا نمت تیسرے درجہ کا منکلیپ بدل گیا ہے اب پھر وہی دوسرے درجہ
 کا منکلیپ سوین پریش پیلے کی طرح ستیہ ہو کر پریت ہو گا کیونکہ وہ ابھی تک اپنی اسوقت سے ہٹ کر پیل جاکرت اسوقت کو
 پراپت نہیں ہوا۔ اس لئے سوینا نتر کی اپکیشا سوین ستایت ہی پریت ہو گا اور جاکرت اسوقت کے آجانے پر سوین اور
 سوینا نتر سمان روپ سے بھتیا بھان ہوں گے جیسا کہ ابھی بتلایا گیا ہے کہ سوین سوینا نتر کی اپکیشا ستیہ پریت ہوتا ہے
 اور جاکرت کے آجانے پر سوین اور سوینا نتر دونوں ایک سمان بھتیا دھمی کی طرح ہوتے ہیں اسوقت معمول جاکرت ہی سیدھ ہوتے
 ہیں اس لئے جو سبندھ سوینا نتر کو سوین اسوقت سے ہے وہی سبندھ سوین اسوقت کو جاکرت اسوقت سے ہے کیونکہ دیر گھ
 کال سے جلا ہوا سوین پریش جسے جاکرت پریش کہا جاتا ہے اور جو پرلے کال تک چلتا رہے گا مرن کال تک سچا دکھائی دیتا ہے
 اور اس سے اگلے جنم میں پھر نیا پریت ہونے لگیگا۔

دمرتو کے انتر میں یہاں پر آچار یوں کا یہ یقین ہے کہ جو جگت ہم آو بھر دیکھتے رہے وہ مرتو کال میں رات میں دیکھے
 ہوئے سوین یا منوراج کے سمان بھانے لگتا ہے پرنتو جیسے سوین سے ہی جاکرت میں آجاتے ہیں اسی پرکار مرتو بھی ایک ندر
 کے سمان ہے جس سے جاگ کر پرلوک روپی جاکرت میں آجاتے ہیں اور وہاں کے نرک سورگ آدمی پرلوک سمبندھ سرب ہوا
 ہم کو سچا بھان ہونے لگتا ہے پرنتو جیسے سوین سے اٹھ کر جاکرت جگت چر کال تک رہنے والا بھان ہوتا ہے اسی پرکار
 پرلوک بھی ہم کو ایسا ہی بھان ہونے لگتا ہے کہ اس جاکرت جگت سے بہت ادھک کال تک رہنے والا اور سچا بھان
 ہے اور اس جگت کی اپکیشا ستیہ اور ادھک سمجھنے اس کی اپکیشا سے یہ جاکرت جگت ہم کو کیوں کلپنا مائتر ہی اوجھو
 لگتا ہے اور جس پرکار جاکرت سے سوین اور سوین سے پھر جاکرت اور بار بار یہی چکر چلتا ہے اور چون بھر چلتا رہتا ہے اکی
 پرکار پورن بودھ (توسا کشات کال) روپ واستو جاکرت اسوقت سرب سانشات کار پریت یہ لوک پرلوک
 میں آنا جانا اسوقت آو گون چکر چلتا ہی رہتا ہے ہی پرکار یہ جو ان سب منومئی سرشٹوں میں بھرن کر رہتا ہے
 کنتو پیلے منکلیپ سے رچت سرشٹ اپنے ہی دوسرے منکلیپ رچت سرشٹ سے ادھک ستیہ اور سمجھ بھان ہوتی ہے اور پیلے
 کی اپکیشا دوسری منکلیپ رچت سرشٹ الپ کالین اور بھتیا پریت ہوتی ہے۔ واستو میں دونوں لوک اور پرلوک
 سو مائتر اور کلپنا روپ ہی ہیں جو کہ ایک ہی بھگوت گیان کی انیک ترنگیں ہیں اور اس میں کلیت ہی ہیں اور یہ تو سمجھی
 جانتے ہی ہیں کہ کلیت واستو ادھشٹان سے بھن ستا نہیں دھتی اور وہ ادھشٹان سربو بھگوت گیان ستیہ اور سرب

اتم سروپ ہے اس لئے یہ سرب جگت لوک پر لوک اس ادھشتان سے بہن کچھ ستانہیں رکھتا۔ پر لوک میں بھی اس منوی ستر کے انیک دیجے ہیں جیسے پتر لوک ستر لوک۔ بھور لوک۔ مہر لوک برہم لوک اتادای۔ نیچے کا ہر لوک دو سکے کی اپیکشا سے ویسے ہی الپ ستا والا ہے جیسے کہ سوپن جگت جاگرت جگت کی اپیکشا سے اتھو جاگرت جگت پر لوک کی اپیکشا سے الپا لین تھا انتیہ ہے۔

(اشچریہ وارما) برہم ودیا کے آچاریوں کا اس ساری دیا کھیا سے یہ پر یوجن ہے کہ جب یہ گیان دیو ایک پرکار کی کلپنا کو بدلتا ہے تو دوسری کلپنا کرتا چلا جاتا ہے اور اشچریہ یہ ہے کہ ہر آدمی سنکلیپ دوارا جگت کو ستیہ اور دو سکے سنکلیپ دوارا جگت کو متھیا الوبھو کیا کرتا ہے و استو میں پہلے اور پچھے کلپنا کے لئے بھی جگت کے پدارتھ سنکلیپ ماتر ہونے سے بھرم روپ ہی ہیں و استو اور ستیہ نہیں اور اس تو کا و استو بودھ تب ہوتا ہے کہ جب بھی سنکلیپوں کو وچار اور ابھاس سے روکا جاوے اس سمیہ سنکلیپوں کے نہ رہنے سے جتن ماتر ایک اور ادویتیہ ہی الوبھو ہوتا ہے اور اسی کے سوائے کچھ بھی موجود نہیں ہوتا۔ اسی اوستھا کو تریا کہا جاتا ہے اس سمیہ آتما کا درطھ اپر توش ساکشات کار ہوتا ہے اور سدھ بھوجاتا ہے کہ جو بھی انا تم پدارتھ ہیں سب کے سب سنکلیپ ماتر یا بھرانتی ماتر میں شیبہ محرم اور شکام کرم آپاسنا اور بھگتی۔ دھیان سمدھی آدی کرنے کا کیول ایک ماتر ہی پر یوجن ہے کہ اُن سے ایک ادویتیہ برہم سروپ کے ساکشات کار میں پراپت نہیں ہوتی تو سمجھ لینا چاہیے کہ یا تو کئی مانک دوش یا پر تی بندھ و دیان ہے یا پھر سادھن اور گیان اور طرہ اور ادھورا ہے۔

پریش ۲۸ بھگوت! ایسا تو مجھے آپ کی کرپا سے سمجھ میں آگیا کہ بھی انا تم پدارتھ سنکلیپ ماتر اور بھرانتی سے ہی سہے پریت ہوئے ہیں اور اُن کا ادھشتان ایک بھگوت گیان سروپ برہم ہی ہے اُس کے ساکشات کار کے لئے سنا ہی اور ابھاس کی آدھشتا ہے پھر بھی ایسا پریت ہوتا ہے کہ اس جگت کو کلپنا کرنے والا سرشٹا یا ایشور اس جگت سے ایسے ہی بہن ہے جیسے کہ گھٹ کی آفتی سے کہا اُس سے بہن ہی ہوتا ہے اور وہی ہمارا آپاسیہ دیو ہو سکتا ہے۔ کرپا کر کے میس کر کو یہ سمجھائیے کہ کیسے میرا آتما یعنی بھگوت گیان اس جگت کا سرشٹا ہو سکتا ہے؟

گیان سروپ برہم ہی اس جگت کا بہن منت اُپادان کارن ہے

اُتر۔ پیارے۔ جب یہ سدھ ہو گیا۔ سوپن جگت۔ جاگرت جگت اور پر لوک سمیہ کا مول اُپادان کارن ایک بھگوت گیان کا ہی سنکلیپ ماتر ہے جو کہ اُس کی دُجھوتی۔ دمک یا جتکار ماتر ہے جیسے کہ لال کی دمک لال روپ ہی ہوتی ہے اسی پرکار یہ سنکلیپ بھی بھگوت گیان سے بہن کچھ اپنی ستانہیں رکھتا۔ اس بھگوت گیان کی کئی پرکار کی نشتیاں نام روپ سے پدارتھوں کے بہن بہن آکار میں پر گٹ ہوا کرتی ہے اس لئے ایک ماتر ادھشتان روپ ایک سچا بندہ برہم روپ آتما ہی جو دیان ہے۔ وہی سب جیسکاروں اور شکتیوں کا ایک ماتر منت تھا اُپادان کارن ہوتا ہوا بھی ایک روپ سے دکھائی دے رہا ہے ویسے ہی ہر ایک نام روپ ہوالا پدارتھ جو دکھائی دیتا ہے اس کی برتتی پر مار تھ درشتی سے کلپنا ماتر ہی ہے اور یہ سرب کو سدھ ہی ہے کہ کلپت پدارتھ اپنے ادھشتان سے بہن نہ ہونے سے بھگوت گیان سروپ ہی ہوتا ہے اس بھید یا رہیہ کو جگیا سو سوپن سے جاگرت میں آنے پر ہی ٹھیک الوبھو کیا کرتا ہے کیونکہ سوپن اوستھا میں بندہ کے پر بھاؤ سے اگیان کی پریتا ہوتی ہے اس کارن سے سوپن کے سرب نام روپ کو دہاں گیان سروپ نشی نہیں کر سکتا بلکہ اُس کے برخلاف (وپریت) یہ بھوٹا سوپن جگت بھی جاگرت سماں ہی ستیہ ہو کر پریت

ہوتا ہے۔ پھر بھی سوین سے جاگنے پر یہ درڑھ لٹچے ہو جاتا ہے کہ سرب سوین پر بیچ ماتری منو سے اور سٹپ ماتری تھا اور
 واستو میں سوائے گیان سروپ آتما کے کوئی دستو بھی ستیہ روپ سے دیان (موجود) نہ تھی۔ یہ بھگوت گیان سروپ کا
 اتینت استیہ روپ دلاس ہی ہے کہ جو استیہ کو بھی ستیہ پریت کرار ہا ہے۔ اس سے بھی بڑھ کر استیہ یہ ہے کہ
 سویم ہی بھگوت گیان ہر کرئی اور ہر ایک و بھوئی یا دلاس میں پرگٹ ہوتا ہے پر تو بھرائی سے ایسا بھت ہوتا ہے کہ
 مرتکا میں ہی گھٹ آدی اتین ہوئے اور کچھ کال رہ کر ستیہ پریت بھی ہوئے اور انت میں اسی میں دین ہو گئے۔ یہی
 ان سرب واستو میں ایک مرتکا ہی اپنی نئی نئی و بھوئی اور آ کرئی میں ہرئی واستو میں پرگٹ ہو رہی ہے ایسے ہی
 ایک ست سروپ بھگوت گیان ہی جگت روپ سے پرگٹ ہو کر

اسی میں استیت ہوتا ہوا اپنے اسی میں دین ہو رہا ہے ایسا پریت ہو رہا ہے۔ یہی وہ گیان سروپ تو ہی اسی ہی نئی
 و بھوئی میں آتا ہوا بھی سویم آدی اھیہ اور انت میں ایک اس ادو تھیہ سروپ سے سدا دیان ہے اور یہ بھی ایسا چیز
 بھول ہی ہے کہ وہ مرتکا میں گھٹ کو سوت میں دست کو اور رنگ میں چیز کو نیا اتین ہوا ہے اسکا جارا ہے اور یہ پریت
 ہوتا ہے کہ مرتکا سے بھی کچھ و لکش دستو گھٹ نام کی بن گئی

بھن کوئی چیز روپ پدارتھ بن گیا اور سوت میں کپڑا کچھ اور بن گیا اور جس کارن سے سادھارن بدھی پریش کو گھٹ
 کی اپنی میں کھار دستری اپنی میں جلا سے اور چیز کی اپنی میں چیز کار کہ او شیک پریت ہوئی اور کچھ بھی ایسے ہی سمجھ لیا کہ جگت کے پدارتھوں
 کی پریتی اور ایتتی (روے) دونوں ہی ایتتی والے ہیں اور ان کے لئے او شیک ہی کسی بھی سرشت کا بھی ہونا
 آو شیک ہے۔ اوتھا ان کو اتین اور ولے کرنے والا کوئی سروگیہ سروشیکٹان بھن اینور او شیک ہی ہونا چاہئے

اس لئے اس پریش نے جگت سے بھی کسی جگت رچتا اینور کی بھی اپنے پریم روپ بھگوت گیان سے بھی کلیا کرئی اور اس سروگیہ
 سروشیکٹان پر ہوتا کہیں دوسری جگت سے باہر بھن ستا والا جان کر جس کو اپنا آپا سید دیو اسٹپ روپ سمجھا اور یہ سرب
 بھرائی بھی بھگوت پر گیان کا ہی دلکش دلاس یا چٹکار ہے جسے ہر کوئی نہیں سمجھ سکتا۔ دواؤں کا یہ بھن ہے کہ اگر کوئی

سمرٹ سویم ہی اپنی ہارائی کے سمجھ پوشاک بدل کر اس کا سیوک بکر اکھڑا ہو تو واستو میں دھسمرٹ ہی رہتا ہے اور اس
 کے سمرٹ سروپ یعنی اپنے نجی سروپ میں کچھ بھی فرق نہیں پڑتا اور وہ سویم ہی سیوک اور سوامی (مالک) بن کر جلائی کے
 کے سامنے اپنے حقیقت ہوتا ہے اور اس کے سروپ میں کوئی تبدیلی نہیں آتی۔ پرنتو جنہوں نے اسے سمرٹ روپ سے نہ پہچان کر گئے
 سمرٹ کا سیوک سمجھا یا اس کا سندیسہ لانے والا ہر کارہ سمجھا وہ ان کی اپنی ہی بھول تھی پرنتو اس کو بھی پر کا یہ ہے پہچانے والی

جہارائی نے تو اسے سیوک روپ میں آئے پر بھی اپنی اندر کی نگاہ سے اسے اپنا پتی دیو ہی سمجھا تھا اور اس کا اچھت اور شکار بھی
 کیا تھا اور گھاس پر بٹھا یا تھا۔ اسی پر کار جو اس پریم سروپ بھگوت گیان کے واستو سروپ کو نہیں پہچانتے اور اس کے
 کر پڑا اور دلاس کو نہیں سمجھتے وہ چاہے کتنے بھی اچھے کوئی کے فلاسفر (دانشک) اور دواؤں ہی کیوں نہ ہوں چاہے لوگ

انھیں کتنا بھی بدھیان کیوں نہ بتلائی دی وہ اس کے واستو سروپ سے پریت (دافق) نہیں تو وہ سدا ہی اس سرشتی
 کو سرشتا روپ چپن سے بھی جھکرائیں میں دوا ہی کرتے رہتے ہیں پرنتو تو دیشی تو اس دانا بدھی ہی (جہارائی کی بھائی
 اس کو ٹھیک ٹھیک پہچان کر اس کا ہر واستو میں اور شکار اور سنان ہی کرتے ہیں اور اس کی اچھت چپن روپ سمجھا رکھتے
 پوجا اور ادا کرتے ہیں۔

یہ بھید بھرائی روپ بھول بڑے بڑے سمر دایوں کے آچار یوں کو بھی ہوئی جنہوں نے اپنے کو بھگوان کا مروت اور

شدیش لانے والا بتایا اور اینور کا مروت ہونے کا ابھیمان کیا اور اس سدھانت کو منوانے کے لئے اپنے ور دھویوں پر

تلوار بھی چلائی اور اس بھید سہ ہانت کو نہ مانے والوں کو ناستک اور کافر آدمی بھی کہا۔ اُن کی ہتیا کرنا ایسا دھرم سمجھا بلکہ ایسا کرنا جہان بنیہ بتایا۔ انھوں نے اس اپنے سد ہانت کو ہر جگہ پھیلانے کا تین کیا کیونکہ اُن کی لڑائی میں سرشتی پر اتنا سے بھن سنا رکھتی ہے اس لئے اس کا آدراستکار کرنا اجبت نہیں۔ یدنی وید سد ہانت کو نہ جاننے کے کارن وہ سویم ہی گھور گیان میں تھا بھید بھا میں پھنسنے پڑے تھے اور اُن کو بھگوت کا چتکار روپ اس سنار میں بھید اپن ہو کر اُن کی درشتی سے پر ماتما سویم ہی واسستوں اور جمل اور پروہ میں معلوم ہوا اور انھوں نے جو متقا جگت کے روپ میں اسی پر ماتما کو ایادھی دہان کیا جو نہ سمجھا بلکہ اُس سے بھن سنا والا مان لیا۔ کچھ بھی ہو۔ ہم اس وجہ کو ادھک و ستار نہیں دینا چاہتے کیونکہ مت متا نزل کے بخش پائی اور متا ندھ لوگ یہاں پر واد اور جھگڑے پر آتے ہیں یدنی یہ کیول بھرم اور کش بات ہی ہے اور یہ سب لیلہ اور اُن کے دوت ہے کا ا بھیاں سب ہی بھگوت گیان کے چتکار و بھوتیاں اور ولاس میں یا یوں سمجھو کہ اُس کے کو تکا اور لیلہ میں جس کو تنو سا کشات کا رکھے بنا کوئی بھی جان نہیں سکتا اور نہ ہی اُس کا زون ہی کر سکتا ہے۔

(واستو سد ہانت) برہم و ویا کے آچار یہ اس سد ہانت کو ماننے ہیں کہ واستو میں بھگوت گیان سر روپ برہم کے بنانہ تو کوئی سرشتی کی ہی سستا ہے اور نہ اُس سے بھن کوئی سرشتا ہی ہے کیونکہ جب کوئی بھن سرشتی ہو تو سرشتا روپ برہم اُس سے بھن رہنے والا ہو بلکہ ایک شدھ تو ہی اپنی ہما میں نہ روکار روپ سے ورا جمان ہے اور اُس کی و بھوتی یا ولاس شے بدلنے سے سرشتی اور سرشتا کو بھن بھن تھار تھہ تنو لیشے کر لینا ہی واستو میں ناستکتا ہے۔ درشتانت میں جیسے دیوت لپٹا تھا اور پھر وہ کھڑا ہو گیا تو وہ اپنے سر روپ سے بھن کچھ ہو نہیں گیا۔ کیول یہ اُس کا ولاس۔ جہا اور و بھوتی ہی ہے کہ دوسرے روپ میں بریت ہو رہا ہے اور اپنی اصلی حالت میں بھی موجود ہے اُس کے ایسا کرنے سے کوئی نئی وستونہ تو بن گئی اور نہ ہی کھوئی گئی اور نہ اُس کا دوسرا کوئی رجیتا یا بنانے والا ہی ہے۔ سرشتی اور برے دونوں برہم کے ہی سر روپ کی و بھوتیاں ہیں۔ اس کی ہر ایک و بھوتی ایک کے پیچھے دوسری نئے نئے روپ میں پر گٹ ہوتی ہوئی بھی ہر حالت میں ادھشتان سر روپ آتا نہ روکار ہی رہتا ہے۔ واستو میں نہ کچھ پیدا ہی ہوتا ہے اور نہ ناش ہی ہوا کرتا ہے اور جب کچھ واستو میں اپن یا ناش ہی نہ ہو تو اتنی کھتا اور اور ناش کرنا کیسے مانا جاوے دی برہم بھگوت گیان سر روپ سردا اپنی ہما میں ایک رس نہ روکار روپ سے و دیان ہے۔ اس لئے یہ سب اتنی اور پر لے تیرے آتا روپ بھگوت گیان کی ہی و بھوتیاں اور ولاس میں اور واستو میں تیرے سر روپ سے جدا کچھ بھی نہیں!

پر سن ۲۹ بھگوت یہ کیسے مان لیا جاوے کہ کوئی بھی وستو اپن یا ناش نہیں ہوتی۔ ہمیں تو سنار کی بھی وستو میں اتنی اور وناش والی ہی درشتی میں آتی ہیں۔ کر یا کر کے پھر یہ کہ بھائیے کیسے ایک ہی برہم نہ روکار روپ سے سویم و دیان رہتا ہوا اپنی پر کرتی سے بھی کچھ اپن یا ناش نہیں کرتا؟

آتما روپ برہم سد ان روکار ہی رہتا ہے اور ہمیں جگت آدمی واستو میں کچھ نہیں جاتا

اتر۔ پیاسے! یدی شر دھا پورک اس تنو کا اور گھیرتا سے تم دچا کر تو تھیں جلدی ہی نشیے ہو جائے گا کہ ہر ایک وستو اس آتم روپ سے بھن نہ ہونے سے نہ روکار اور ایک رس ہی ہے اور وہ نہ روکار اور ایک رس آتما ادھشتان رہا ہی ہے اُس میں کیول دکھائی دینے اتر متھیا کر تری روپ و کار ہوتے ہیں اور یہ سب کو پر تکتش ہے کہ جل گرم ہو کر بھا (ہوا) کی شکل میں بدل جاتا ہے اور وہ ہوا پھر جل کی شکل میں ظاہر ہوتی ہے ارتھات آکین اور ہائیڈروجن کے ملاپ سے جل بن جاتا ہے اس کا الو بھو عرق نکالنے والے میٹر سے پیش روپ میں ہوا کرتا ہے۔ اس میں سند یہ نہیں کہو

دایو روپ سے موجود تھا وہی جل روپ میں پرگٹ ہو گیا پر تو مند بدھی پرش یہ سمجھے لگتا ہے کہ دایو نشٹ ہو گئی اور جل نے روپ سے پرگٹ ہو گیا۔ یہ نیم کیول جل اور دایو تک ہی سمیت نہیں بلکہ چاروں ہما بھوت ہی پر تھوی سے دایو تک ای پرکار آپس میں بدلتے ہی رہتے ہیں اس لئے نیاے شاستر نے پر تھوی سے لے کر اکاش تک سبھی بھوتوں کا مول کارن پر کرتی گوہی مان لیا ہے اور بھوتوں سے یہ سدھ کیا ہے کہ مول پر کرتی ہی ان سبھی بھوتوں کے روپ میں پرگٹ ہوتی ہے اور جگت کے سبھی پدارتھ انہی بھوتوں سے ہی بنے ہیں اور پھر یہ سب بھوتک پدارتھ اپنے اس کھائی دینے والے باہری روپ کو پر کرتی ہیں ہی کچھ پتے ہیں اس طرح اس سارے سسار میں پر یو رتن ہوتا رہتا ہے اس لئے سسار کا پر کرتی نوپ اور پر کرتی کا سسار روپ دھار کرتے رہنے سے اس میں ذرا سی بھی کوئی وستوناش کو پر پیت نہیں ہوتی۔ صرف اگر تیاں ہی بدلتی رہتی ہے۔ بدلتی نیا تک کیول یہاں تک ہی پہنچتے ہیں کتنو اس نام روپ سے سرب جگت کے ادھار کو انھوں نے جڑ پر کرتی روپ مان لیا ہے۔ ان کے سدھانت میں اس سسار کا ادھشٹان چتین روپ آتا نہیں۔ اور ان کا آتما کو اپنے پنج سروپ سے جگت کا ادھشٹان نہ ماننا یہ بھی اسی چتین آتما ہی کی وچتر و بھوتی کے ہی کارن ہے کیونکہ واستوس چتین روپ ادھشٹان میں یہ شکلب ہی ترنگ کی بھانتی ہر اکاریں بدلتا ہے اور یہ وچتر بات ہے کہ وہ چتین جب اپنے شکلب روپ کی شکلی کا اثر ہلے کر بھوتک پدارتھوں کے اکاریں پرگٹ ہوتا ہے تو اس واسطے میں یہ آتما اپنی آدوں روپ شکلی سے آپ ہی آدوڑٹ ہوئے کے سان ہوا کرتا ہے اور واستو سروپ میں پریت نہیں ہوتا بلکہ وہ اگیان روپ آدوں جڑ ہونے سے وہ ادھشٹان روپ چتین آتما بھی جڑ کے سان بھان ہوتا ہے اور جب وہ آتما کی مایا شکلی بھن بھن شکلوں یعنی برتی گیان کے روپ میں بدلتی ہے تو وہ اپنے ادھشٹان کو بجائے ڈھکنے کے اس کو پرگٹ کرنے والی بن جاتی ہے اور اس شکلی کا ادھ بھو میں سوپن واسطے میں ہوا کرتا ہے کیونکہ یہ تو سب جاتے ہی ہیں کہ سوپن واسطے میں کیول منوس کی آکرتیاں ہی ہوتی ہیں اور ان سرب کا ادھشٹان گیان سروپ آتما ہی ہے پر تو جہاں تک تو یہ تخیاں سروپ آتما کیول اکاش سے پر تھوی آدی بھوتوں کے روپ میں پرگٹ ہوا کرتا ہے تو اس واسطے میں اُپادھی جڑ ہونے کے کارن اپنے واسطے سروپ سے پرگٹ نہ ہو کر بھوتک جگت کے جڑ نام روپ میں پرگٹ ہوا کرتا ہے اور چتیتہ سروپ سے پرگٹ نہیں ہوتا۔ جھسا سا رہتا ہے اور جب وہ آگے وستار کو پا کر بران دھاری حیووں کے روپ میں پرگٹ ہوتا ہے تو اس میں بھگوت گیان حیوئوں کی حیوتی روپ میں پرگٹ ہوا کرتا ہے اور اپنی سویم پرکاش روپ مہا میں پرگٹ ہونے لگتا ہے اور یہ ایسا پریت ہونا اسی بھگوت گیان کے واس روپ وچتر یہی ہیں جہاں نیاے شاستر کے دوان ابھی نہیں پہنچ سکے۔ اس لئے نہ تو گیان سروپ آتما سے بھن کوئی جڑ پر کرتی ہی رہتا ہے اور نہ اس کے کاریہ روپ جگت کی۔ اسی ہینو سے یہ سارے کا سارا پر کرتی و کرتی روپ دکارن کاریہ روپ جگت آتما سے بھن ستا والا نہیں ہے کیول ایک گیان سروپ یا برہم سروپ آتما ہی اپنی مہا میں آپ دراجان ہے اور اس میں شکلب روپ ترنگ ہر کرتی میں دکھائی دیتا ہوا ہے۔ واستو گیان سروپ کا ہی سویم ادھو کر رہا ہوتا ہے۔

پرش بھگوت ایہ تو میں نے سمجھ لیا کہ یہ بھگوت گیان ہی اپنی جہاں میں آپ اسھت رہتا ہوا ایک جڑ پدارتھوں کے اکاریں پرگٹ ہوتا ہے پر تو یہ سب آپن ہوئے بھوتک پدارتھ بدی کیول شکلب ماتری ہو تو کسی بھی کلیت پدارتھ سے جیسے کوئی بھی پر بھاوا یا اثر دوسرے پر نہیں پڑتا تو ان کا بھی کوئی واسٹو اثر کسی پر بھی کچھ نہ پڑتا جیسے کہ کلیت آگ تصویر کی شکل میں پرگٹ ہوئی ہوئی ہمارے روٹی وغیرہ نہیں بھا سکتی اور سوپن کے یا منو سے پدارتھ کا کوئی پر بھا و کسی دوسرے جاگرت پرش پر نہیں پڑتا دکھائی دیتا اور انھیں سرب جگت

پدارتھوں سے ہمارے سرپ پر جون سدھ ہوا کرتے ہیں اگنی سے گرمی اور جل سے شیتلا ملتی ہے پھر یہ سنکلیپ مائری کیے ہو سکتے ہیں۔ کرپا کر کے کھول کر سمجھائیے ؟

اکہری اور دوسری کلپنا والا جگت

اتر۔ پیارے ! اس سداہانت کو سمجھنے کے لئے اپنی مدھی کو کچھ اور شکستہ کر دو اور اگا کر برسم و دیا کے گڑھ سدھ کو سمجھنے کا پر تین کر دو تو تمہیں سدھ ہو جاوے گا کوشا ستر جو کچھ کہہ رہا ہے بالکل سستہ ہے۔ دیکھو جاگرت اور سبتھا بھی سوپن کے سمان ہی گیان سروپ کا سنکلیپ مائری ہے پھر بھی بھگوت گیان کی وچتر شکتی سے ایسا ہر کسی کو گیان نہیں ہوتا کیونکہ سو بھاو سے ہی یہ گیان سروپ آتما کارن کا رہ بھاو سے بہت سرودا شدھ روپ ہی ہے اور اس کا کارن کا رہ بھاو اتھو اسی کرپا سے سنبدھ کیول کلیت تھا منومی ہی ہے کیونکہ جس سمیہ سوپن میں اگنی کی کلپنا کی جاتی ہے اسی سمیہ اس میں پرکاش کرنے اور چلنے کی بھی کلپنا ساتھ ہو جاتی ہے۔ اسی طرح جل کی کلپنا کے ساتھ ہی ساتھ ٹھنڈاں اور بہہ جانے کی کلپنا بھی سم کال میں ہو جاتی ہے اور اسی دوسری گن کی بھاو کی کلپنا کے کال جاگرت اور سوپن کے دونوں باہر اندر کے پرستج اپنے اپنے کال میں سبتھ بھان ہو جاتے ہیں اور جہاں منوراج رچت جتر مئی (تصویری) اگنی میں اس کے گنوں اور پر بھاو کی کلپنا نہیں ہوتی اور کیول پدارتھ مائری اکہری کلپنا ہوتی ہے وہاں پدارتھ کے پریت ہو جانے پر بھی اس کا گن پر بھاو آدی سبتھ روپ سے اوبھوس نہیں آتا جیسے کہ رجوس کلیت سرپ کی پریتی تو ہوتی ہے پرنتو آج تک اس نے کسی کو ڈسا ہوا ایسا دیکھا اٹنا نہیں گیا کیول سرپ کی ہی ادھیاں کال میں پریتی ہوتی ہے اور سوپن اور جاگرت میں سرپ کی پریتی کے ساتھ ہی ساتھ اس کے ڈوگ لکائے کی شکتی بھی اوبھو ہوتی ہے۔ اگرچہ جاگرت سوپن اور منوراج میں وہ کلیت ہی سبتھ ہو چکا ہے اس لئے تمہیں اس جاگرت جگت کے پدارتھوں کو بھی سوپن اور منوراج کی طرح کلیت ہی نہیے کرنا چاہیے۔ اس میں کھت مائری بھی بند سبتھ نہیں کرنا چاہیے۔

پرشن۔ بھگوت ! ید جاگرت سوپن اور منوراج سب ہی ایک سمان کلیت اور سنکلیپ مائری ہے تو ان کا یہ پر سپر بھید کس کارن سے ہے کہ جاگرت کے سانپ سے ڈسا ہوا تو مر جاتا ہے اور سوپن کے سانپ کے ڈسنے سے مرنا نہیں جیت ہی رہتا ہے اور منوراج کا سانپ تو ڈستا بھی نہیں ؟

جاگرت اور سوپن سرشٹی میں بھید

اتر۔ پیارے ! یہ سب پر سپر کے بھید آدی سرشٹی کے سرشٹا بھگوت گیان کی وچتر شکتیوں کے کارن ہی ہے سمان شکتیوں کے بھید کا وزن کرتے ہوئے برسم و دیا کے آچار یوں نے بتلایا ہے کہ جگت کا آپا دان روپ سے پرگٹ ہونوالی بھگوت گیان کی سنکلیپ کستی جب جگت کی آتی کے لئے پروردت ہوتی ہے اس سمیہ جس جس کے جو آکار گن آدی کی کلپنا ہو اگنی ہے وہی آدی سنکلیپ یا اس کا سو بھاو یا نیت کہلاتی ہے اور اگنی کال کے انتر سوپن آدی میں ہونے والی کلپنا روپ شکتی کو سادی (سیجی) کا سنکلیپ کہا جاتا ہے اس پر کار کیول ایک پرکار کے سنکلیپ سے کلیت آکر تیول کا ہی یہ کارن کا رہ بھاو ہوتا ہے اور اگنی کا ہی پر سپر سادھک بادھک بھاو بھی ہوا کرتا ہے۔ پرنتو آدی سنکلیپ سے کلیت آکر تیول کا دوسرے (سادی) سنکلیپ یعنی منوراج سے کلیت آکر تیول میں کارن کا رہ بھاو دیا آشریہ آشرت بھاو نہیں لکھتے۔ اس وچتر و بھوئی اور ویشیشٹا کے کارن آدی سنکلیپ رچت وستویں آپس میں کارن کا رہ بھاو تو رکھتی ہیں اور ایک دوسرے میں

دکھائی دیتا ہے کیونکہ وہ سادی سنکلیپ کا کاریہ ہے پر تو اس رجوں سرب کلپنا کرنے کے ساتھ ساتھ ایک منشیہ کا دیکھ اس سے ڈسا جاتا ہوا کلپنا کر لیا جاتا تو منشیہ اور سانپ دونوں ہی سمان ستا والے ہونے سے وہاں بھی ڈنک کا لگنا ضرور اور بھو ہوتا اسی کارن سے سوپن میں سانپ اور ریش دونوں کی کلپنا سمان ستا والی ہونے سے ارتھات سادی سنکلیپ کا کاریہ پرانی تبھاسک ستا ہونے سے وہاں اس پریش کو ڈنک لگتا اور وہ دکھی ہو کر مڑا بھی دکھائی دیتا ہے۔ کیونکہ جاگرت کال میں منوراج میں بھرائتی روپ سرب کی آکرتی سادی سنکلیپ سے ہی کلپت ہوتی ہے اور دوسرے باہر کے جاگرت پدارتھ آدی سنکلیپ کے رچت ہوتے ہیں اس لئے آدی سنکلیپ والے پدارتھوں سے پر بھارت نہ ہونے پر اس منوراج کے سنکلیپ سرب کے ڈنک سے پر بھارت نہیں ہوتا ارتھات جاگرت کا پریش منوراج کے سانپ سے ڈسا نہیں جاتا اور اس کارن آدی سنکلیپ رچت پدارتھ سچے اور سادی سنکلیپ رچت پدارتھ متھیا کلپنا مارت پریت ہوتے ہیں اور سوپن کال میں سرب ساوی سنکلیپ سے پیدا ہوتی ہوئی سانپ اور منشیہ کی سرشتی ہی ہوتی ہے اس لئے وہاں کے سرب آدی سے سوپن کا منشیہ سچے ڈسا ہوا سا بھان ہوتا ہے۔ واستو میں کیا جاگرت کیا سوپن اور کیا منوراج مارت سب ہی سنکلیپ مارت ہونے سے متھیا ہی ہے اور جب سوپن سے پریش جاگرت میں آتا ہے تو یہ آدی سنکلیپ رچت جاگرت جگت سچا اور سوپن جگت جھوٹا اور متھیا بھان ہوتا ہے اور یہاں آتے ہی نہ تو سوپن سرشتی کا سانپ وغیرہ ہی رہتا ہے اور نہ سوپن میں ڈسا ہوا پریش ہی رہتا ہے اور سمجھ جاتا ہے کہ سوپن جگت کلپنا اور بھرائتی مارت ہی ہے۔ بھری جن جن سنکلیپوں کی درٹھتا اس استھول جاگرت والے دیہ میں ہو کر رہتی ہے ان میں اسی کا رتھ کا کارن ان کا پر بھا جاگرت بھی دیکھا کرتا ہے جیسے کہ سوپن کی استری سے سوپن درشتا پریش سے جب اپنا بھوگ ولاس ہوتا ہے تو اپنے شر کے سمان وہاں بھی سوپن درشتا اپنے شر کے ہونے سے اور درٹھتا ادھاک ہونے سے جاگرت بھی دیکھتا ہے کہ ویرہ بات ہوا ہوا ہے اس طرح اتنی جیسے ایک شیر آدمی کو دیکھ کر حلا بھی اٹھتا ہے مگر کوئل سنکاروں کا یہ پر بھا نہیں ہوتا کیونکہ ان میں درٹھتا نہ ہونے سے یہ نیم نہیں رہ جاتا اور کلپنا کر وہ سوپن میں اسے سرب نے کاٹا اور وہاں کو بھی معلوم ہوئی تو وہاں دونوں ہی سرب اور پریش سادی سنکلیپ کی رہنایاں اور جاگرت دیکھ پران کا کوئی پر بھا نہیں پڑتا۔ کیونکہ جاگرت دیکھ آدی سنکلیپ رچت تھا اور سرب سادی سنکلیپ رچت تھا اور جاگرت دیکھ تو دیکھتا ہے پر تو سوپن دیکھ یا سوپن کا سانپ ہیں دکھائی دیتا اس لئے سمجھتا ہے کہ مجھے سانپ نے نہیں ڈسا بلکہ یہ سمجھ جاتا ہے کہ سوپن کا سانپ سوپن کا پریش اور اس کا ڈسا جانا اور دروسب ہی ندراکے کارن بھرائتی روپ ہی تھا اسی لئے وہ متھیا تھا۔ یہ سب کھیل آدی سنکلیپ اور سادی سنکلیپ روپ جھگوت گیان کی وچتر شکیتوں کے کارن ہی تھا۔

پریشن یا بھوگوت! اس سادی دیا کھیا سے تو یہ ہی سیدھ ہوا کہ جیسے سوپن جگت کا متھیا تو جاگرت میں آجانے سے اپنے آپ بنا کوشش کے ہو گیا اسی پر کار بنا کسی سادھن و چار آدی کے ہی جاگرت جگت بھی سوپن میں یا مارتے وقت متھیا نشہ ہو جائے گا اور ٹھیک ٹھیک بودھ اپنے سروپ کا بھی اپنے آپ ہی ہو جاوے گا۔ تو پھر نہیں وچار ویراگ یہ بھی اس آدی سادھنوں کی کیا آوشیکتا ہے؟

پوران بودھ کی آوشیکتا

انتر۔ پیارے باتیرا یہ پریشن کچھ اور گہرے وچار کی ضرورت رکھتا ہے۔ یہی تودھیان پور وک ذرا سوچنے والوں کو لے کر وچار کرے گا تو باتیرا یہ بھر م بھی جلدی ہی دور ہو جائے گا۔ کچھ بھی ایسا وشنو اس نہیں کرنا چاہیے کہ جیسے سوپن جگت

کا پر بھاؤ جاگرت کال میں نہیں رہتا ایسے ہی جاگرت اور سٹھکا کے پدارتھ اور ان کا پر بھاؤ اپنے آپ ہی بنا وچار آدمی کے سوین کال میں نرمول ہو جاویں گے کیونکہ آج تک انیک بار سوین پر بلکہ ہر جنم میں کچھلا دیہ تیاگ کر نیا دیہہ گہن کرنے پر بھی یہ آدمی سنگھ رجت بھگت مول سے نہیں اکھڑ سکا۔ اور ہر جاگرت میں پھر ویسے کا ویسے ہی سٹیہ روپ پر تیت ہو کر تاسے۔ یہی روٹی آدمی جب سوین میں اپنے کو سوسٹھ روپ سے دیکھنے لگتا ہے اور جاگرت کے روگ اور دکھوں کو اپنے میں نہیں دیکھتا پھر بھی جاگرت میں آکر پھر دوبارہ ویسا ہی دکھی اپنے کو مانتا ہے۔ یہاں اس دشیہ میں برہم دیا کے آچار یوں کا یہ کتھن ہے کہ سادی سنگھ آدمی سنگھ کا ہی چھایا یا اوسٹھا سنگھ ہے اور وچار درشتی سے جانا جاتا ہے کہ چھایا کا چھایا والے پرش سے ابھید ہوتا ہے اس پر کارا اوسٹھا سنگھ سے رجت پدارتھوں کا اپنے آدمی سنگھ رجت پدارتھوں سے ابھید تاکہ ہی سبندھ ہے اسی کارن ندر اوسٹھا آنے پر سوین میں ہم بھرائی دتھ اپنے کو جانتا ہوا ایسا سمجھتے ہیں اور وہاں کی سرشتی کو سچا ماننے لگتے ہیں جھوٹا نہیں سمجھ پاتے۔ ہاں سوین اوسٹھا میں یہی جاگرت کال کے درتھ ابھیاں سے یہ وچار آ جاوے کہ وہ سویم اپنی رچی ہوئی سوین سرشتی سے بھن ستا رکھتا ہے۔ تو نشیت روپ سے وہاں کی سوین سرشتی میں ندر کال میں بھی ہتھیا بھان ہونے لگے پر تو بھگوت گیان کی وچتر سنگھ شکتی سے اُسے ایسا ویک ہونہیں پاتا اور نہ ہی وہ سوین بھگت سے بھی بھن اپنے کو درست ٹایا سا کتھی ہی سمجھتا ہے اور نہ ہی وہاں سوین بھگت اُسے ہتھیا لیتے ہوتا ہے سویم و دیا میں بھی شچی ہوا ہے کہ اس اوسٹھا سنگھ کے پر یورتن سے مول سنگھ نہیں بدلتا۔ ویسے کا ویسا ہی رہتا ہے کتھو مول سنگھ کے بدل جانے سے اوسٹھا سنگھ اوشیہ بدل جاتا ہے اور اس وچتر رہیہ کے کارن یہ جاگرت بھگت ہماری سوین اوسٹھا میں نہیں بدلتا پر تو جاگرت بھگت میں پر یورتن آجائے پر سوین بھگت میں پر یورتن اوشیہ آ جاتا ہے اور جب پھر سوین میں جاتا ہے تو پھر نئی سرشتی کی چا کر لیتا ہے۔ جیسے سوین میں مارا ہوا پرش جاگرت میں زندہ ہو جاتا ہے مگر جاگرت میں مارا ہوا وہی شخص سوین میں زندہ نہیں ہو سکتا۔ اس طرح سوین بھگت میں پر یورتن ہونے پر بھی باہر کا جاگرت بھگت باہر بنا ہوا ہی رہتا ہے اُس میں کوئی پر یورتن نہیں ہوتا۔ اس پر کار کے پھر رہیہ اور کوشم تھا گڑھ سد بانٹ بھگوت گیان کے پائے میں سنسکرت کے گتھوں میں آچار یوں نے دستار سے کتھن کیے ہیں۔ ہم نے ان میں سے تھوڑی سی سنگم بکتیاں یہاں سوین کی ہیں جن کا وزن کرنا ضروری سمجھا ہے۔ دستار سے دیکھنے کی اچھا والے جگیا سوانند دیکھ کا ریکا اور شکر بھاشیہ نہت برہم سوتروں اور انیشد آدمی مولک گتھوں کو آچار یہ دوارا پڑھ کر منن کریں اور پھر ندھیاں کر کے سٹیہ وسٹھا الو بھو کریں۔ ہمارا ان رہیوں کے وزن کرنے کا ایک ماتر پر یوجن یہ ہے کہ جاگرت اور سوین بھگت دونوں ایک ہی بھگوت گیان کے ہی سنگھ اور ولاں ماتر ہیں۔ ان بھیتوں کا منن ندھیاں کرنے سے جاگرت اور سوین بھگت میں سٹیہ اور ہتھیا بھاؤ کا جو درتھ بھرم ہماری بھٹی میں بیٹھا ہے وہ نہیں رہتا۔ وچار یوں کو دیکھنے سے دونوں ہی بھگت (جاگرت اور سوین) سنگھ روپ ہونے سے ہتھیا اور بھرم ماتر ہی سدھ ہوتے ہیں اس لئے واسٹوں اپنے ادھنٹان روپ بھگوت گیان سے بھن کوئی سوتنتر ستان نہیں کھتے۔ جو کچھ بھی دکھائی دے رہا ہے وہ سب ہی منوئے سنگھ ماتر اور پر گیان سر روپ کا ہی ولاں ماتر ہے اور شیے کرنا چاہیے کہ ولاں اپنے ادھنٹان سے بھن کوئی ستا نہیں رکھتا۔ اس سے یہ سدھ ہوا کہ سرب بھگت برہم روپ ہی ہے اور یہ بھگت بھی برہم سر روپ بھگوت گیان کا ولاں ہونے سے اُس سے بھن نہیں وہی روپ ہے گیان کو جگت میں سدای برہم درشن ہوا کرتے ہیں جو کہ اُس کا اپنا سر روپ ہے۔ ہماری اس سادی ویاکھیا کا سارا یہ ہے کہ بھگوت گیان سے بھن کچھ بھی سٹیہ روپ سے موجود نہیں اور یہ سرب درشتی کو چر بھگت اسی کا ولاں یا منوئی سنگھ ماتر ہے۔

اس پر کار بھگت گیان کی دیر کار کی بھجوتی ہے۔ پہلی بھجوتی میں یہ سب واہیہ آکر تیاں و گیان سنی اور منوراج ماتر میں اور دوسری بھجوتی وہ ہے جس میں تمام جگت آکر نیو لہ کا بادھ ہو جاتا ہے۔ پہلی بھجوتی میں اس کا ہی سنگن سروپ سے درشن ہے اور جب کوئی آورن و کشپ یا اس کی ستیہ روپ کی واسنا بھی نہیں رہتی وہ اس کی نرگن اوستھا ہے اور یہی اس کا سندھ سروپ ہے۔ گیاوان بوہار کال میں تو جگت کے پد اکتوں کو کھیل اتر دیکھتا ہوا بھی سنگن برہم کے درشن کرتا ہے۔ اور منورودھ یا سادھی میں سرب درشیہ سنار کا بادھ کر کے اور سروپ میں لین کر کے اپنے نرگن سروپ میں آنند لودک استھت ہوتا ہے اس پر کار جاگرت سوین اریات اتھان میں اور پھر تریا روپ سادھی میں سروہ کال ہی بھگت گیان سروپ کا ہی آتم روپ سے درشن کرتا ہے۔ تم بھی اس وچار کا اثرہ لیکر اسی آنند کا البھو کر و جاگرت آدی میں سنگن برہم کا اور تریا اوستھا میں اپنے ہی نرگن سروپ کا البھو کر و جہاں سرب انا تم جگت کا ابھاد ہے اس پر کار ہر اوستھا میں برہم کا ہی ساکتا نکار کرتے ہوئے اسی میں آنند مان رہو۔ تم اب خود اس البھو کر کے سے گیاوان اپنے پد کو پراپت ہوئے ہو اور کیولیہ کے ادھکار ی ہو چکے ہو۔

پیشکش بھگت! آپ کی اپار کر پائے مجھ کو یہ تو درڑھ نشیج ہو گیا ہے کہ یہ سرب جگت بھگت گیان سروپ میں ادھست ہی ہے اور اس میں ہر ایک پدارتھ اس کا ولا اس ماتر ہی ہے اور یہ ولا اس جل میں لہروں کی بھانتی اپنے ادھستان برہم سروپ سے بھن بھن کچھ ستا نہیں کھتے پر تو مجھے ابھی یہ پتہ نہیں لگ رہا کہ میرے اپنے سروپ کا اس گیان سروپ برہم سے کیا سندھ ہے کیا میں بھی جگت کی بھانتی اس میں ادھست ہی ہوں یا اسی کا اش روپ ہی ہوں اس لئے نرپاکر کے میک واسو سروپ کے بالے میں کھول کر کھلیے۔

اچھ پد

آتم۔ پیار سے! تیرا پیشن اچھت ہی نہیں بلکہ اوشیک بھی ہے۔ تیری جگیا سا کو دیکھ کر مجھے بہت پرستہ ہوئی ہے۔ اس دشیہ میں مجھے جو کچھ کہنا ہے دھیان سے سنو!

اوپر کے دیا کھیاں میں ہم نے شروم کھلوم برہم کا سدھانت تیرے کو بھجایا تھا۔ وہاں ہم نے برہم کا گیان سروپ سے دنن لومیا پر تو اس کا آتم روپ سے درن نہیں کیا۔ اب اس اور سر پچھے برہم کا آتم سروپ سے اپدیش "ایم آتھاریم" کے ادھار پر ہو گا تیرہم کل دم برہم کے سدھانت میں آروڑھ ہونے سے تم ایک اچھ ادویت پد کو پراپت ہوئے ہو اور اس آتھاریم کے پھل سروپ تم کو یہ آتم سم درشی پراپت ہوئی ہے تم یہ لوجان ہی چلے ہو کہ ادھستان سروپ بھگت گیان سے بھن بھن کچھ بھی ستیہ سروپ سے ودیمان نہیں ہے اور جو کچھ یہ جگت اتر تم دیکھ رہے ہو یا سن رہے ہو وہ سب نام روپ استھیا ہونے سے ایک ادھستان سروپ گیان ہی تو ہے جیسے کہ مھیا سرب تو کچھ بھی نہیں کیول جو رکھتے ہیں اس سے بھگت گیان کی اپار دھانتا کو تم سمجھ ہی گئے ہو گے۔ یہ سرب برہم روپ ہونے کا نشیج اور اسی کا سروتہ چنن تم کو سدا ہی اس کے سنمک رکھنے سے ایسا پد پراپت کرتا ہے جیسے کہ نتری سدا ہی راجا کے دربار میں رہ کر جان آدہ سنکار اور البیورہ کو پاتا ہے۔ اور اس برہم کے جو جو ویشیش رہیہ تم نے چھنے دیا کھیاں میں البھو کر کے ہیں وہ سولے اس کے ساسیمپ رہنے والے گیان وان روپ دھانتی کے اور کوئی جان سکتا ہے۔ ڈاکے اور سندیشے لائے والے دوت جو کچھ سے بھی کچھ پد کو پراپت ہیں بھلے اس کے گوڑھ رہیوں کو وہ کیسے جان سکتے ہیں۔ دوت آدی کو تو کیول اپنی سادھان مٹی کے اتھار ہی میں رہیوں کو چھوڑ کر کیول سنی سانی باتوں کا ہی میان ہوتا ہے۔ ان پادو

کی باتوں پر بھروسہ کرنے والے دیکھتی اس کے گورھ اور گھسیہ دھبیوں کو نہ تو سن ہی سکتے ہیں اور ید کی کسی پرکار سن بھی لیں تو ان کو ماننے میں کیوں سنکچ ہے ہی نہیں کرتے بلکہ وشواس بھی نہیں کرتے اور ان دیکھتیوں کی اوستھا تو ان لوگوں کے سمان ہے جو کہ پردھان منتری سے تو بھینٹ نہیں کرتے اور چھوٹے چھوٹے ادھیکاریوں چیراسی آدی پر بھروسہ کر کے ہزارہ سبندھی باتیں سن کر ڈر جاتے ہیں۔

یہ پی منتری بد بہت اونچا تو ہے اور جانکاری ادھک ہوئی ہے اور بھی پاتا ہے پر تو اسکو دوسرے ساد ہارن دیکھتیوں کی اوستھا بھی بہت ادھک ہی ہوتا ہے کیونکہ ہزارہ کے اچیر ادھیکاروں اور ہمان شکتیوں کو بھلی بھانٹی سمجھتا ہے اس لئے اس پر برہمن ہوا یہ ادھیکاری برہمن سروپ کے سیمپ رہتا ہوا بھی اس کی سر و شکتا تاسے بھید بھدی کے کارن بھئے بھیت بھی رہتا ہے اور اس کے پر بھاؤ سے دبا رہتا ہے چونکہ بھئے ہمیشہ اپنے سے کسی بھن ترستا ہے ہی ہوتا ہے اس لئے اس بھئے کی زور تی کا اپا ہے اوشیہ کرنا ہی چاہئے پر ماتہ کی انت شکتیوں کا بھئے ہونا تو سبھا د ہی ہے۔ اور جب تک اس پر ماتہ تو سے بھید بھا دینا رہے گا بھئے کی زور تی سنہو نہیں کیونکہ دوسرے سے بھئے ہوا ہی کرتا ہے۔ شر تی بھی کہتی ہے ॥ द्वितीयाह्न भयं भवति ॥ (دوسرے سے اوشیہ ہی بھئے ہوتا ہے)

اس شر تی کا کیاں پر یہ بھاؤ ہے کہ جب تک جگیا سو پر ماتہ کو اپنے سے بھن سمجھتا ہے تو اسے بھئے بنا ہی ہوتا ہے نہ بھئے نہیں ہو سکتا۔ اس پر پر اپت ادھیکاریوں نے جو جو بھاؤ پر گٹ کئے ان سے سیشٹ روپ سے یہ سمجھ میں آ سکتا ہے کہ وہ کتنے بھئے بھیت رہے۔ اسی بھئے کے کارن انہوں نے کھور سے کھور تب کئے اور ان کے دیکھ سو کھ کر کاٹا ہو گئے اور پچارے گھر بار چھوڑ کر بنوں میں جا بے اور یہ دارتا بٹے بٹے آچار یوں اور غمخسروں کے جیون سے سیشٹ روپ سے سیدھ ہوتی ہے۔ شر تی بھگوتی کا ایسا کھئے کا بھاؤ یہ ہے کہ اپنے آتا سے بھی کسی کو بھئے نہیں ہوتا چاہے اس کا کتنا بھی ادھک ادھیکار اور پر بھاؤ دوسروں پر کیوں نہ ہو بلکہ اپنے ادھک سے ادھک ادھیکار اور پر بھاؤ سے آند اور رہنستا ہی ہوا کرتی ہے۔ اور اس کے آدھین سبھی ادھیکاری چاہے وہ سینا پتی اور کھبیہ یا پردھان منتری کے پر پر آر وڑھ کیوں نہ ہوں اپنے سے کسی بڑے ہزارہ آدی کے ادھک ادھیکاروں سے اوشیہ ڈرتے اور کانپتے ہی رہتے ہیں۔ اس لئے جگیا سو کو بھی جب تک برہمن سروپ کا آتم سروپ سے ساکشات کارنہ ہو وہ بھئے بھیت ہی رہتا ہے اور پورن ابھے پد تو بھی اس کو پر اپت ہوتا ہے جب وہ برہمن سروپ اور اپنے آتما کو ابھید اور ایک روپ سے اٹھو کر لیتا ہے اور یہ سیدھ ہی ہے کہ بھید وادی اس ابھے پد کو بھی بھی پر اپت نہیں ہو سکتا اور نہ اس کی سرب کا مناؤں کی ہی بھی ٹوٹی ہو سکتی ہے اس لئے وہ آیت کام نہیں ہو سکتا۔ اسی کارن برہمن آتم بھاؤ کا پدی برہمن آکر شٹ ہے جو کہ پورن گیا لالو کا ہے جس میں پنچکر پورن تریتی اور پرمانند پر اپت ہو سکتا ہے اور جس سے بڑھ کر اور شریشٹھ دوسرا پد پائے یوگینہ نہیں ہے۔ جو دوان رشی مہی یا آچار یہ اس برہمن آوجیہ اوستھا کو نہیں پر اپت ہوئے اور اس سے نیچے ہی کسی درجہ میں ہو گئے رہے وہ سدا کے لئے ہی اتی بھئے میں بھنے پڑے رہے۔ اس آوجیہ پد کو پر اپت کر کے بھی نہان اترتھ اور بھئے میں ہی پڑے رہے اس لئے شر تی ان پر کائی کرنا کر کے اس اونچے بے جائے والے پد سے بھی دیرا گہ کرانا چاہتی ہے۔ اور اتی شیکھر ہی ابھے پد اور آیت کام کا پر م پد دینا چاہتی ہے اور یہ دوان لوگ جانتے ہی ہیں کہ پورن نہ بھیتا برہمن آتم سروپ بودھ کے بنا نہیں ہو سکتی۔ اگے اسی پر ہی برہمن کچھ پر کاش ڈالیں گے۔

برہمن بھئے تہا آئے ہیں کہ بھگوت گیان ہی برہمن سروپ ہے اور اس سے بھن کچھ بھی ست پرارتھ ہے نہیں اور یہ

یہ سب کچھ اسی میں پریتی مائت اور ادھیت ہی ہے اور تمہارا یہ جو سروپ بھی اُس سے بچن کچھ ستا نہیں رکھتا اس لئے تم بھی ہی ہو اور تھکت تم بھی گمان سروپ ہی ہو اور ید کی تم ایسا نہیں جانتے تو داستانوں میں اُس برہم کو سروپ بھی نہیں جانتے اور اُس کے ادویت اور ایک سروپ کو نہ ماننے سے یہاں ناشک ہو اور برہم سے بچن کچھ بھی نہ سنا انا اُس کی سرور پوتا سے انکار ہے اور یہی سب سے بڑا پایا ہے۔

پرکشش مائت - بھگون! آپ کے کھن اوسار تو بھگوت گیان پر برہم پر مائت ہی سنیہ ہے اور اُس سے بچن سب کچھ سنیہ اور ادھیت یہ تھا پریتی مائت ہے اور میرا سروپ بھی اُس سے بچن کچھ سو تنتر ستا نہیں رکھتا پر تو مجھے تو ایسے لگتا ہے کہ میں تو ایک کچھ جو اُس پر مائت کی انش مائتوں میں سویم وہ برہم کیسے ہو سکتا ہو گیا۔ کر پا کر کے میری بڑی کے سنو ش کے لئے اس سداہانت کو بھر سمجھ جائے۔

اجھنا۔ ایکتا اور بھگوت

اُتر۔ پیالے ذرا دھیان دے کر سنو۔ ہم تمہارے اس منشیہ کی لڑتی کے لئے بھگوت کچھ اور کھیاں دیتے ہیں جس سے تم کو یہ تو بھلی بھانٹی سمجھ میں آجا دیگا۔

تمہارا سروپ بھگوت گیان سے بالکل بچن نہیں کیونکہ جب سب انتر واپہیہ کی آکر تیاں منو مائت ہی ہیں اور بھگوت گیان روپ ادھستان سے بچن ان کی سو تنتر ستا نام مائت کو بھی نہیں اور یہ تمہاری مائت ویچ کی آکر مائت بھی جس میں بھگوت ہوئے اس میں آئے ہوئے چیتن تو کو جو نام سے کہا گیا ہے۔ یہ آکر ہی بھی تو منو مائت ہی ہے اور اُسی میں ادھستان گیان سروپ میں ادھستان کلیت اور ادھیت ہے اسی صورت میں بھی اپنے ادھستان سے بچن سو تنتر ستا نہیں رکھتی۔ جیسے کہ سورن کا بنا ہوا بھوشن سورن سے بچن کچھ سو تنتر ستا نہیں رکھتا داستانوں وہ سورن روپ ہی ہے ایسے تم بھی اپنے چیتن سروپ ادھستان سے بچن کچھ بھی سو تنتر ستا نہ رکھنے چیتن برہم سے بچن سروپ ہی ہو۔ نیز برہم دیا میں یہ سیدھ ہوا ہے کہ انا تم پر ادھت کی اپنی آکر ہی کلیت ہی ہوتی ہے اس کی اپنے ادھستان سے باہر کچھ ستا نہیں ہوتی جیسے کہ جو سے بچن سروپ کی کوئی ستا نہیں بلکہ اُس سے بچن ہی ہوتی ہے اور اپنے ادھستان میں وائے کو بھی پر اپت ہو جاتی ہے ایسی دستور جو کہ اپنے ادھستان میں کلیت روپ سے بن جاتی اور اُسی میں دے بھی ہو جاتی ہے اور اُسی ادھستان کی ستا سے ہی اُس کی پریتی ہو اُس کو بچن کہا جاتا ہے۔ ایک کا ادھت ہے کہ وہ سویم وہی ہے اُس سے دوسری کوئی الگ دستور نہیں۔ درشتانت میں لالہ کپڑے سے بچن اُس کی لال رنگت کوئی بچن آشریہ یا استھان نہیں رکھتی بلکہ اُسی میں ابھن ہو کر ہی دکھائی دیتی ہے۔ ایسا کوئی نہیں کہہ سکتا کہ لال رنگ کپڑے سے باہر ہے یا لال رنگ ہی کپڑا ہے۔ اس لئے لال رنگ اُس کپڑے کا واسطو سروپ نہیں کہتو کپڑے سے یہ لال رنگ بچن ہو کر پریت ہو رہا ہے۔ آچار یوں نے یہ بتایا ہے کہ جس دستور کی آشتی دوسرے کے آشریہ یہ سو وہ بچن کہلاتی ہے جیسے کہ اوپر درشتانت میں سمجھایا گیا ہے۔ کپڑا لال ہے یہاں لال رنگ کپڑے کے آشریہ ہوئے سے کپڑے سے بچن ہے اور گھٹ کا لال ہے یہاں کا لال گھٹ سے بچن ہے اس کا آشریہ گھٹ ہے۔ اُسی آشریہ سے بچن رہ کر یہ خود بخود پریت نہیں ہو سکتا پر تو یہ لال رنگت یا گھٹ سے بچن کالی رنگت اُس گھٹ یا کپڑے کا سروپ نہیں یا کیونکہ لال رنگ پٹ نہیں اور کالا رنگ گھٹ نہیں۔ اور یہ لال رنگ یا کالا رنگ دھو ڈالنے سے وہاں نہیں دکھائی دیتے اور گھٹ پٹ مائت تو رہ جاتے ہیں۔ اس سے یہی سیدھ ہوا کہ یہ باہر سے آئے ہوئے گن اپنے آشریہ سے بچن کلیت

ستاروں میں کسی آتش پر کسی پر برتت پڑتے ہیں اور سو تتر روپ سے ان کی آتشیں نہیں رہ سکتی۔ ایسے ادھشتان یا آتش میں اس آتش آدی کی نکلت پڑتی بھاسک ستاروں سے (دکھائی دینے مار کو پڑتی بھاسک کہتے ہیں سو تتر روپ سے ست نہیں ہیں)۔

ایک کا بھاؤ یہ ہے کہ جی پر چھنے یا نہ ہونے کی وجہ نشیدہ نہ لاگو ہو سکے ارتھات ایسا ہے اور ایسا نہیں ہے۔ یہ نہ کہا جاسکے۔ جیسے گھٹ گھٹ ہے ایسا کہنا بھی نہیں بتا اور گھٹ گھٹ نہیں ہے ایسا کہنا بھی فضول اور ترقہ ہے۔ گھٹ ہے اتنے مائے سے ہی گھٹ کی سدھی ہو جانے سے گھٹ کی ستا سو بکا ہے۔ ایسے ہی گھٹ ہے اتنا کہنے سے ہی پٹ کی ستا سو بکا ہے۔ دو بار گھٹ کہہ کر یا پٹ نشیدہ دو بار کہہ کر وجہ و اکیر کی دیر گھٹا اور چھنے والے کی مور گھٹا ہی سدھ ہوتی ہے۔ اسی پر کاریدی کوئی کہے کہ گھٹ گھٹ نہیں یا پٹ پٹ نہیں اس نشیدہ و اکیر میں بھی تتر اور گھٹے والی کی مور گھٹا ہی سدھ ہوتی ہے۔ اس یکتی سے یہ سدھ ہوا کہ جس دستو پر وجہ یا نشیدہ لاگو نہ ہو سکے اس کو ہی اکیر اس کشن سے کہا جاتا ہے۔

جس پر کار آگھٹا اور ایجا کو اوپر و ستار سے دکھایا گیا ایسے ہی اب چھتا کر بھی دکھانا آدشک ہے اور وہ ایسے ہے کہ جب ایک پدارتھ کا دوسرے پدارتھ کے روپ میں وجہ نہ ہو بلکہ نشیدہ ہی ہو دے تو اس کو اس دستو سے چھن ہی کہا جاتا ہے جیسے کہ گھٹ پٹ ہے ایسا تو نہیں کہا جاتا بلکہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ گھٹ پٹ نہیں ہے۔ ایسی آتھا میں گھٹ کو پٹ سے چھن کہہ سکتے ہیں۔ گھٹ پٹ میں یہ کہ پٹ اپنے سروپ سے ایک ہے۔ لال کا لال رنگ سے پٹ گھٹ اکھن ہے اور گھٹ پٹ سے چھن ہے۔ ان درشتاوتوں سے یہ سدھ ہوا کہ تمہارا ناشی ویکتو (انسانی شخصیت) تمہارا گیان سروپ ادھشتان میں ایک اور ست نہ ہونے پر بھی اکھن تو ہے چھن نہیں اور تمہارا شدہ گیان سروپ برہم تم سے ایک یعنی تمہارا دستو کہ سروپ ہے اور تم وہی ہو۔ اس سے چھن نہیں ہو اور نہ ہی اکھن ہو بلکہ خود تمہارا گیان سروپ ہی برہم ہے۔ کچھ جو روپ نہیں اس ادویتیہ سروپ برہم میں بھید ابھید کلینا کیول آروپ مائے ہی ہے۔ تم اس کے انش یا گھڑے بھی نہیں کیونکہ تمہارا گیان سروپ پہلے نرا ویو سدھ کیا جا چکا ہے اس کا دن اس کا انش بھی نہیں ہو سکتے۔

پیرشن ۳۵۔ بھگون میں نے آپ کی کرپا سے اکھن۔ ایک اور چھن کی ویا کھیا سنی۔ اب یہ کرپا کر کے بتلائیے کہ یہ جیو اور جگت اس ادھشتان روپ برہم اکھن ہیں۔ ایک نہیں۔ ایسا جاننے سے سدھانت میں نہیں کیا پراپت ہوا؟

ادھشتان کی ستا ادھیت سے چھن ہوتی ہے مگر ادھیت ادھشتان چھن نہیں ہوتا

اتر۔ ہمارے ہم نے تمہیں پچھلے ویا کھیاں میں یہ سمجھایا تھا کہ گیات اور اگیات سمجھی جگت برہم سے چھن کچھ تتر ستا نہیں رکھتا اور دستو میں اسی میں ادھیت ہوتی ہے ادھشتان سے چھن بھی نہیں اس لئے دستو میں اسی کا سروپ ہی ہے۔ جیسا کہ شرتی نے بھی کہا ہے "سروم کھل ودم برہم" ارتھات یہ سب برہم ہی ہے۔ اس کا بھاؤ برہم کو جگت روپ ورن کر کے نہیں بلکہ شرتی یہ بتلانا چاہتی ہے کہ اس سے چھن ستا نہ رکھنے سے اس سے اکھن ہی ہے۔ کیونکہ چھپے یہ سدھ کر آئے ہیں کہ جگت کی سرب دستو میں منو مائے ہونے سے گیان سروپ برہم کے ہی ولاس یا ترنگ روپ ہیں اور جس پر کار ترنگ سے جل چھن نہیں ہوتے اور جل ترنگ مائے نہیں ہوتا کیونکہ ترنگیں نہ رہنے پر بھی جل اپنے دستو سروپ سے ویسے کا ویسا ہی رہتا ہے اس لئے یہ جگت کی منو مائے بھی دستو میں بھگوت گیان سے (چھن

تو ہیں تو بھی بھگوت گیان روپ برہم منو ماتر سنسار روپ نہیں کیونکہ جب اپنی آپتی کالی میں منو ماتر آ کر تیاں گیان سروسو ادھشتان میں آئیں ہوتی ہیں اور ناش کے سمیہ اسی میں دین بھی ہوتی ہیں تو اس سے ہی سادھ ہوتا ہے کہ منو ماتر سنسار اس سے بچن سنا تو نہیں رکھتا پر نتو کار کی کلیت اور منو ماتر آ کر تیاں کا منو دھڑکے یہ جو بھگت ہے وہی برہم ہے ایسا بھی نہیں کہہ سکتے اور یہ تو ادھشیہ کہہ سکتے ہیں کہ بھگت روپ منو سے آ کر تیاں بھگوت پر گیان سروسو برہم سے بچن تو نہیں پھر بھی اسی کے آشرت اس سے ابھین رہ کر ہی اسھت ہیں۔ اسی پر کار یہ بھی پیشٹ ہی ہے کہ تمہاری منشیہ سے آ کر ہی بھی پیشٹھی سنسار کا انگ ہونے سے اسی کے سماں و گیان سے یا منو ماتر ہی ہے اور تم منشیہ روپ سے اس سے ابھین تو ہو ایک نہیں ہو۔ منشیہ روپ ہی برہم نہیں ہے پر نتو برہم سے بچن بھی منشیہ کچھ نہیں جیسے کہ لال رنگ کپڑے کی ذات سے ابھین ہونے پر بھی کپڑا لال رنگ اتار ہی نہیں ہے اور جس پر کار بانی سرب درشیہ روپ سنسار ناش کو پر اپت ہو جاتا ہے اسی پر کار یہ تمہاری ناش روپ آ کر ہی بھی کشٹ ہونے والی ہی ہے اور ابھید روپ کا جو سدھانت پہلے ہم کہہ آئے ہیں یڈی اچھیہ سدھانت بھی ہے پھر بھی ابھید روپ بد نہیں بلکہ اتینت بھے کا ہتو ہے جب گیا نو ان اس پر پر اپت ہوتا ہے تو اس استھتی میں انک نے نے انو بھو ہوتے ہیں جو کہ ایک سے ایک بھن ہے اور پورن گیا نو ان کو یہ شو بھا نہیں دیتا کہ ان ہی کسی بھی و ناشی اوستھا کو پر اپت کر کے اس میں و شرام کرے۔ اس لئے اس استھتی والے انیک آدھیکاریوں کی دھین سرب اوستھا میں نہ کہہ کر اس کی آد اور انت کی ہی اوستھاؤں کا وزن کر دیتے ہیں کیونکہ ان اوستھاؤں کا کچھ ہی ہتو ہے اور ان آدھیکاریوں کے لئے ان میں و شیش آد ہے۔

(ابھید آ پاسک کی استھتی) جب اس استھتی پر پہلے پہلے یہ سادھک پر اپت ہوتا ہے تو وہ اپنے کو بھگوت گیان میں پر گٹ ہوتی ہوئی کیول ایک منو می آ کر ہی ہی گرن کرتا ہے اور یہ سب جانتے ہی ہیں کہ ہر ایک اوستھا میں پر گٹ ہوتی منو می آ کر ہی بھگوت گیان کے آدھین ہی ہوتی ہے اور اس میں کلیت بھی۔ اور ہر ناش کی آ کر ہی جن سو تتر نہ ہونے سے اس کی پر اپنا اور سنکپ کے آدھین ہی اسی پر کار پیشٹا کرتی ہے جس پر کار وہ اسے بچا نا چاہتا ہے وہ اس کے ہاتھ میں ایک رکھلنے کی بھانتی ہی ہوتی ہے اور اپنے کو اس کے ہاتھ میں لے بس دیکھتا ہے اور ہر کر یا کو اسی کی کر یا کچھ کر اسی کے سروسو آدھین ہوتا ہے اپنی شکتی سے اوستھا سنکپ سے اپنے کو کچھ بھی کرنے میں سروسو تھا اوستھا دیکھتا ہے اور اپنے کو ایسا ہی اوستھا اور بے سہارا پاتا ہے جیسا کہ شیر کے سامنے بکرتی اور انتم گئی اس کی یہ ہوتی ہے کہ جیسے کہ جیتے ہوئے کے ہاتھ بے جان دستو ہو۔ وہ بھگوت سروسو کی شکتی کے سامنے اپنے کو اتینت بے بس اور پر آدھین پاتا ہے۔ یہ ایسی اوستھا اتینت کرنا کے یوگیہ اور عجیب ہوتی ہے۔

اب انتم استھتی اس اوستھا والے کی یہ ہے کہ سادھک کو آگے چل کر یہ انو بھو ہونے لگتا ہے کہ اس کی اپی آ کر ہی کیول سنکپ ہی منو ماتر اوستھا کلیت ہی ہے۔ اور بھگوت گیان کی سنا سے ہی ست سا ہو رہا ہے اور یہ سب کو بخش ہے کہ کلیت دستو دستو میں سنا شونیہ ہی ہوتی ہے جیسے کہ بلیے کی ستا جل سے بھن کچھ بھی نہیں ہے کیول وہ جشل کی سنا سے ہی موجود ہے اسی پر کار بھی منو سے کلیت پدارتھوں کی اس گیان سروسو ادھشتان میں کوئی دیکھی گت (دیلوہ) اپنی سو تتر سنا نہیں۔ گیان سروسو کی سنا ہی ان میں پر گٹ ہو رہی ہے دستو میں ان کا ذرہ بھر بھی اپنا سو تتر دیکھتو نہیں جیسا کہ رجو میں سرب بھرم ہونے پر سرب کیول پر تیتی ماتر ہی اسھت ہے اس استھتی پر بچا ہوا یہ سادھک جگیا سو تتر اپنے آپ کو باکلی ہی سنا رہت اور بھگوت کو ہی ستیہ سروسو نشیجے کرتا ہوا اپنے آپ کو کسی جیوت کے ہاتھ میں مڑوہ کے سماں ہی بھکتا ہے اس لئے اس اوستھا والا پرش بھگوت کی سنا سے ست اور اس کے

بننا ستا ثنویہ ہی ہوتا ہے یہی پتی یہ اوستھاست اور بھیا کا دو ایک ہو جانے کے کارن ایک اوتھم بھو مکا ہے پھر بھی اپنا پورن روپ سے ناش اور ستا رہت ہو جانے کا بھی درطھ نشے ہوا ہوتا ہے اس لئے یہ اس کی بڑی بھاری بھول ہے اور وہ جو پہلے اپنے کو ست روپ سمجھتا تھا اب اپنی سوتتر ستا کو ہی کو بیٹھتا ہے اور مردہ کے سمان ہی ہوتا ہے اور وناش یا مرتیو کا بہان بھجے سب کو انو بھو سدھ ہے اس لئے وہ امرت پد کو بھی نہیں پہنچا اس لئے شرئی اس وناش پد میں اس کو کھڑا نا نہیں جاتی بلکہ وہ اس کو اوشیہ ہی اس سے آگے امرت پد میں پہنچانا چاہتی ہے۔

پرشن ۳۶۔ بھگون! یدئی یہ بھگوت گیان سروپ برہم سے ابھید تا کی اوستھا اتی بھیانک ہے تو پھر زبجے پد کی پراپتی کا آیائے کیا ہے اور کسی کارن سے سادھک اس میں رک گیا ہے اور جس سادھن سے اس سے نکل کر اچھے روپ پر ماتم تو میں درطھ استھتی ہو ایسا کوئی آیائے کر پا کر کے بتلائے!

اچھے پد کی پراپتی کا سادھن

اتر۔ پیارے! بھارتیہ برہم ودیا کے آچار یہ یہ بتلاتے ہیں کہ سادھک کو یہاں جو بھول ہوئی ہے اس کا کارن یہ ہے کہ اس کو گورو دوارا الویہ ویتریک کی یکتی سے گورن بودھ پراپت نہیں ہوا۔ یدئی اس یکتی کے الو سار اپنے اتم سروپ کی پہچان کرتا تو اس کو درطھ نشے ہو جاتا کہ اس کا اپنا اتم سروپ ہی برہم روپ ہے اور وہ اپنے کو امرت (مردہ) کے سمان ستا سے رہت نہ دیکھتا کیونکہ بھگوت گیان امرت سروپ ہی ہے۔ (اس پر مرتیو کا ادھیکار نہیں ہو سکتا اور جس کارن سے اس یکتی سے اپنے آتما کو ہی برہم روپ سے نشے کر لیتا ہے اس لئے اس اپنے زبجے سروپ میں استھتی پراپت ہو جاتی ہے۔ جو پہلے ہم اس برہم سروپ سے ابھن اور سمیپ ہونے کی بات کہہ آئے ہیں اور جس میں وویک نہ ہونے کے کارن اس سادھک کو پرا دھیشا اور اتی بھجے دکھلایا گیا اس سمیہ وہ سادھک سادھن اور وویک ثنویہ ہونے کے کارن اس پد کو ہی گیان کا انتھم پد سمجھ کر سستوش کر بیٹھتا تھا اس لئے اس سے آگے نکلنا یعنی آگے بڑھنا اتی کھٹن ہو گیا تھا یہی سادھک تو اس اوستھا میں کئی درشون تک ہی رگے دیکھے گئے ہیں اور ابھن میں پڑے رہتے ہیں۔ انت میں امپندوں کے گہرے وچار اور برہم گیائی تو ویتا ہا پریشون کی جس یکتی سے ایسے پریشون کا اس ابھن سے چھپکارا ہوا اسی الویہ ویتریک کی یکتی کو یہاں پر ورن کرتے ہیں۔ اسی کے مینہ مینہ حینق اور ابھیا اس سے واسٹو اور تھارتھ روپ سے برہم سروپ کا بودھ سمجھو ہو سکتا ہے اور ایسی برہم اتم بودھ سے سدا کے لئے جنم مرن روپ بندھن سے نکلی پراپت ہو سکتی ہے۔

پرشن ۳۷ بھگون! جس الویہ ویتریک کی یکتی سے اس بھرم سے چھپکارا ہو کر برہما اتم سروپ کا اپر وکش ساکت کار ہو سکتا ہے اسے اوشیہ ہی سپیشٹ ریتی سے ورن کرنے کی کر پا کریں۔

الویہ ویتریک کی یکتی

اتر۔ پیارے! برہم ودیا کے آچار یوں کا پو کھن ہے کہ جب وچار وان کو دویت کا نشیدھ کرتے کرتے شدھ اتم سروپ کا سرب کا بشیش ادھشٹان روپ سے نشے ہو جائے اور دویت کی پر تتی ست رو سے نہ ہو تو اس استھان پر پھر دوبارہ یہ وچار کرنا چاہیے کہ کون کون سا تو بھن بھن اوستھاؤں میں پر سنام دا بھا و کو پراپت ہوتا ہے اور کونسا تو سدا نز و کار روپ سے اڈول استھت ہے۔ پر سنامی یا بد لینے والی

اٹھوا بھاو کو پراپت ہو جانے والی وستوں تو امانت یا دیتر کی ہوں گی اور سدا ایکس رہنے والی وستو ہی اوتیہ یا آتم روپ
 ارتھتات اپنا آپ ہوگی درشتانت میں یوں سمجھو کہ لوہے کے گولہ کو جب انکی سے تیار کر بھلی پرکار سے لال کر لیا جاتا ہے تو
 انکی اور لوہے کا گولہ اس پرکار سے تا دایم بھاو کو پراپت ہو جاتا ہے یہی کہ آگ اور گولہ دونوں ایک ہی بھان ہوتے ہیں اور
 گولے کی کھورتا اور گولہ اسکار انکی میں اور انکی کی گرمی اور سرخی لوہے میں ابھن روپ سے پریت ہوتے ہیں اور کہنے
 میں آگ کا گولہ ہی ہوتا ہے۔ یہی تا دایم ادھیاس ہے اسی پرکار جاگرت اوستھا کے اندر بھی استھول دیہہ اور آتما کا اور
 اس کے دھرموں کا اس پر آتما تا دایم ادھیاس ہو رہا ہے کہ ان کا دو یک نہیں کر پاتے اسی کا دوسرا نام ہی انیوانیہ ادھیاس
 ہے۔ اسی ادھیاس کے کارن ہی اپنے شدھہ پرکاش سروپ آتما کا پنج بھوتک دیہہ سے دو یک نہیں کر پاتا اور جس
 پرکار سے لوہے کے سروپ میں انکی کے اور انکی کے سروپ میں لوہے کے دھرم آروپت ہوئے تھے اسی پرکار منشیہ
 کے دھرموں کا اس کے واستو سروپ آتما میں اور آتما کے لکشنوں کا اس دیہہ میں تا دایم ادھیاس ہو کر رہتا ہے ارتھتات
 آتما کی ست جت روپتا اس اناتم است بڑ دیہہ میں اور اس اناتم کی دکھ روپتا اور چھن روپتا اس آتما میں اس انوانیہ
 ادھیاس کے کارن پریت ہو رہی ہے جیسے کہ درشتانت میں جلانا اور سرخ ہونا انکی کا دھرم ہے اور کھور اور گول
 ہونا یہ گولے کا سمجھاؤ دھرم ہے تو بھی وہی گولہ جلاتا ہے اور انکی گول اور کھور ہے یہ دھرم تا دایم ادھیاس
 سے ہی ہو رہا ہے اسی پرکار اوتیہ آدی چھ وکار دیہہ کے ہی دھرم ہیں اور ستا اور پرکاش روپتا بھگوت گیان
 سروپ کے ہی واستو سروپ ہیں کنتو بھرائی وش اس دیہہ کے ان وکاروں کو آتما میں اور آتما کے ست جت
 کو اس استھول پنج بھوتک دیہہ میں مان بیٹھتا ہے اسی کو ”چدر کر تھی“ کہا جاتا ہے جس کا شدھہ آتم گیان سے بھن
 کسی پرکار بھی چھیدن نہیں ہو سکتا اسی کارن ان کا سا دھارن روپ ہے دو یک کرنا کھن ہو جاتا ہے۔ یہ دھرم تو اناتم
 سروپ ہے اور گیان سروپ جتن تو اناتم سروپ ہے ان کے دو یک کے لئے اوتیہ ویتریک تھی کی وشیش آوشکتا ہے۔ ہم یہاں اس
 یکتی کو ایلے درشتانت اور پھر درشتانت میں گھٹائیں گے اور ہر ایک اوستھیا میں اس کی پرکشا بھی کریں گے۔
 لوہے کے گولے کے گرم اور لال ہو جانے کی آوٹھیاں لوہا اور انکی دونوں ہی دہاں و دیہاں میں پرتو اس کے ٹھنڈے
 ہو جانے پر گرمی تو لوہے سے لکل گئی۔ لوہا اپنے واستو سروپ میں پرگٹ ہو گیا اس لئے گولے کا شدھہ سروپ آگ نہیں لوہا ہے
 کیونکہ اب اس میں نہ تو آگ کی گرمی ہے اور نہ لال رنگ وہ تو کھوٹا اسمیہ اس میں ابھر نوریت ہو گئے اور لوہے میں گرمی
 اور لال رنگ تھوڑے عرصہ کے لئے آگئے تھے اس کا بجی سروپ نہیں تھے۔ اب درشتانت میں دیکھ لیاں منشیہ کی چار
 اوستھیاں ہیں۔ جاگرت سون اور سوپتی یہ مین اوستھا تو سب کو سو بھاو سے ہی پراپت ہیں اور چوٹھی تریلا اوستھا
 ہے جس کا سب کو انو بھو نہیں قبول برہم ویتا تو درشتانتی اٹھوا گیان آروڑھ ہان پریشوں کو ہی یہ ابھیاس ہے
 پراپت ہے جس کا پچھلے مضمون میں شکیت سے وزن کیا گیا۔ یہ تریلا اوستھا ان تینوں اوستھاؤں سے بنائی ہوئی
 کے کارن چوٹھی کہلاتی ہے تریہ شبد کا ارتھ ہی جو تھا ہے۔ اب اوتیہ ویتریک کی مٹی سے تھوڑا چار کیا جائے تو
 آتما ہی کو کیوں گیان سروپ اور ستیہ کہہ سکتے ہیں کیوں کہ جس وستو کا گیان نہ رہے اوریدی اس کو سروپ سے ویدیان
 (موجود) بھی مانا جائے تو نہ جانے والے یا انکی کے لئے وہ ہے ہی نہیں اور ابھاو روپ ہی مانی جاتی ہے ایسے ہی
 تریہ روپ آتما ویدیان ہونے پر بھی انکی کی درشتانت میں ہے نہیں۔ کھنا کرو کہ جگت میں اتیک پدارتھ ہیں پرتو منشیہ
 ابھی تک ان کو جان نہیں سکا اس لئے استھول درشتانت سے منشیہ کے لئے وہ وستو ہیں ہی نہیں۔ اسی پرکار انکی
 تو جو منشیہ کے اندر ویدیان ہیں اور جن کا مریو کے انتر ہی ابھاو ہو گا ان کا ہمیں گیان نہ ہونے سے وہ اب بھی ہمارے

لئے نہیں ہیں اور ہر تو کالی میں ایشوری نیم اوسا اُن کا ابھار ہو گا۔ سوئے ہوئے پرش کو اپنے استھول دیکھ کا بخت بھی گیان نہیں رہتا اور باہر کی ہوش دینے کے کارن وہاں اس کو سویا ہوا کہا جاتا ہے پر تو نہ راکالی میں سنسکاروں کے منوراج روپ سے پرکٹ ہونے کے کارن وہاں سوپن اوستھا کی جاتی ہے اور سوپن اوستھا میں جاگرت جگرت اور جاگرت دیکھ کے سمان اسے کو اس سوپن جگرت میں سوپن دیکھ بکت دیکھتے ہیں اور جاگرت کے سمان ہی وہاں بھی کام کاج ہوا کرتا ہے۔ شنیہ یہ بھی جانتا ہے کہ نہ وہاں جاگرت کا دیکھ ہے اور نہ جاگرت جگرت۔ دونوں ہی وہاں پر تیت نہیں ہوتے اور جاگرت کال میں سوپن جگرت اوستھا سوپن دیکھ یہ دونوں ہی نہیں ہوتے۔ پرتو گیان سروپ آتما سانشی سروپ سے دونوں اوستھاؤں میں اونیہ روپ سے ودیان ہوتا ہے اس سے یوسیدھ ہوا کہ جیسے گیلے کا دستو سروپ سدا ہے رہنے والا وہاں ہی ہے اگنی نہیں اس پر کارنم جاگرت کے استھول دیکھ ہوا نہ سوپن کے سوشم دیہہ اور نہ یہ باہر کا جاگرت جگرت ہی سچا ہے اور نہ انور کا سوپن جگرت بھگوت گیان دونوں میں اونیہ روپ سے ودیان رہا دیہی تہا اور دستو سروپ ہے جو کہ دونوں اوستھا میں سانشی سروپ جتا رہے اس لئے تم جیتے سروپ برہم ہو۔ جاگرت یا سوپن کے استھول شو کھشم دیہہ آدمی تم نہیں ہو۔ تیتہ قوم اسی۔ (تم سانشی اور گیان سروپ آتما برہم ہی ہو)

پرکاشن شک بھگوت انجھ آپ کی گر پاسے اونیہ دیر کیا نکیتی دوار ایہ درٹھ نشچ ہو گیا کہ میں استھول یا برکھشم دیکھ نہیں ہوں اور ان جاگرت سوپن اوستھاؤں میں ایک رس رہنے والا میں ہی گیان سروپ ہوں۔ پرتو آپ اس گیان کو تو نتیہ بھی بتا رہے ہیں میں اس گیان کا بھی تو سوچتی ہیں ابھو دیکھتا ہوں بھلا یہ گیان کیسے نتیہ روپ ہو سکتا ہے؟

”سوشتی کا پرکاشن گیان سروپ آتما نتیہ ہے“

اُتر۔ پیارے! اب تک تجھے یہ سیدھ کیا گیا کہ یہ جاگرت میں رہنے والا استھول دیکھ اور سوپن میں موجود ہونا لا سوپن دیکھ جو کہ واسنا سے ہونے کے کارن وہاں کام کرتا دکھائی دیتا ہے۔ یہ دونوں دیکھ ایک دوسرے کال میں نہیں رہتے اس لئے یہ دونوں ہی انتیہ میں اور وہ تیرا دستو سروپ ہیں اور جو سوشتی میں آتما ارتھات گیان سروپ کا ابھاد کہہ رہا ہے ہم اس کے سبتدھ میں آگے وچار استھت کرتے ہیں۔ دھیان پوروک شو۔

سوشتی اوستھا میں بھگوت گیان اسی پرکار اگیاں روپ کارن آبادھی سے بکت ہے جیسے کہ وہ جاگرت اور سوپن میں استھول اور سوکشم دیکھ کی آبادھی سے بکت نظر آئے تھے۔ یہاں سوشتی میں اگیاں کے ساتھ ان کا تا داتم بھاو ہونے سے ایسا بھان ہوتا ہے کہ آتما یا گیان نہیں رہا۔ یدی اگیاں کی آبادھی کو دھارن کے ہوئے اس اگیاں کے پرکاشن روپ سے سوکشم ودیان ہو کر وہ گیان سروپ ہی اسے جانتے رہا۔ اگر وہ گیان سروپ آتما اس اگیاں کو نہ پرکاش کرتا تو سوشتی سے جاگ کر کیسے یہ کہا جاتا کہ میں سوشتی اوستھا میں بہت سکھ سے سویا۔ کچھ باہر کی سیدھ بدھ نہ دی یہاں پر اپنے سروپ بھوت سکھ اور اگیاں ان کی سوچنا کسی جاننے والے کو ہی سیدھ کرتی ہے جو کہ جاگرت میں آیا ہوا من بانی سے مل کر سب سوچنا دے رہا ہے۔ یدی وہاں کوئی جاننے والا ہی نہ ہوتا تو اس کا وزن بانی آدمی کے دوار اکون کرتا۔ سوشتی اوستھا میں بانی آدمی ابدلیوں کے ان ہو جانے کے کارن کچھ وزن نہیں کیا جاسکتا تھا۔ ہم نے یہ سمجھ لیا کہ وہاں گیان سروپ کا ہی ابھاد ہے۔ جاگرت میں اگر جس سکھ اور انو بھو کی سوچنا دی جا رہی ہے یدی وہ انو بھوت نہ ہوئے ہوتے تو ان کا وزن ہی جاگرت میں آکر نہ ہو پاتا اور یہ سرو سیدھ ہے کہ گیان سروپ کے بنا جانا نہیں ہو سکتا اس سے ہی سیدھ ہوا کہ سوشتی اوستھا میں بھی بھو گیان سروپ آتما پوروک ہی ودیان تھا۔ اس کی دیکھیا میں ودواؤں کا کھنم ہے کہ جس پرکار جاگرت اور سوپن میں بھگوت گیان

اُن استھول سوکھم دیھوں سے بکیت اتھو اتاد اتم بھاد سے بکیت ہوئے تھے اسی پرکار سوپتی میں کیوں اودیا آپادھی اربھات اگیان بکیت ہو کر اُس سے تاد اتم بھاؤ کو پراپت ہو گئے تھے اسی پرکار سوپتی میں کیوں اودیا روپ کارن آپادھی اربھات اگیان بکیت ہو کر اُسی سے تاد اتم بھاؤ کو پراپت ہو گئے تھے کیونکہ اگیان کا سو بھاؤ ہے کہ جس کے آشرے رہتا ہے اُسی کو ڈھانپتا ہے۔ اس لئے اگیان سرورپ اتاد ہاں پرے میں دکھائی دیا تھا جیسے کہ دھواں اگنی اور کائی پانی سے پیدا ہو کر گھٹیں کو ڈھانپتا ہے۔ یدی اگنی ہی نہ ہو تو دھواں کیسے آئیں ہو اور یدی جل نہ ہو تو کائی کیسے پیدا ہو اور کسی کے آشرے رہے۔ اب یہ سدھ ہو گیا کہ سوپتی میں آتا کے آشرے اگیان ایسے ہی رہتا ہے جیسے کہ جل کے آشرے کائی۔ اور سوپتی میں گیان سرورپ اتاد اگیان کی آپادھی سے تاد اتم بھاؤ کو پراپت ہونے پر بھی اُس کے اندر پرکاش سرورپ سے وہاں دیدیاں ہے۔ وچار داؤں کو اُس کے اُجھاؤ کی بھرتی پداپنی نہیں ہوتی۔ کیوں اگیانی پرش اس پرکار کا وپریت نشیجے کرتے ہیں۔ سوپتی اوستھا کو ایک نرجن استھان میں گھٹا کی بھرتی سمجھو جس میں کوئی پرش اکیلا اُترے باہر پہنچ گیا ہو۔ یدی وہ نگر میں لوٹ کر ایسا نروپن کرے کہ آج رات وہاں گھٹا میں کوئی بھی نہ تھا تو اس گھٹن سے تو یہ سدھ ہوتا ہے کہ وہ درن کرنے والا تو سویم اُس گھٹا میں دیدیاں تھا اُس کے سولے دوسرا کوئی نہ تھا نہیں تو سرب کے اُجھاؤ کو کون درن کرتا۔ اسی پرکار سوپتی میں یدی گیان سرورپ اتاد دیدیاں ہی نہ ہوتا تو سرب کے اُجھاؤ کو کون پرکاش کرتا اور جاگرت میں آیا ہوا اپنے مانی سے اس کا نروپن کیسے کرتا۔

پرشن ۳۹۔ بھگون! سوپتی میں اگیان کے دیدیاں ہونے کا پران تو ملتا ہے پرنتو وہاں گیان اور اگیان دونوں کیسے رہ سکتے ہیں کیونکہ ان کا پر سرور و دھہ ترکش ہے۔ جیسے کہ اندھکا را اور پرکاش دونوں ایک استھان میں ایک ہی کال میں نہیں رہ سکتے اور یدی وہاں گیان ہوتا تو بھی باہر کے جاگرت جگت کے پدارتھوں کو بھی جانتا تو پھر اس پرکار سوپتی اوستھا ہی نہ ہوتی جس کے چار میں گیان اور اگیان دونوں کا ایک استھان اور ایک ہی کال میں ہونا سمجھو نہیں کرپا کر کے اسے سمجھ جائے گا انوگرہ کریں۔

سوپتی میں گیان سرورپ اتاد دیدیاں رہتا ہے

اگر پیارے! ایسی شنکات کرو کہ اس گیان سرورپ اتاد اگیان سے وودھ ہے اور گیان سرورپ اتاد اگیان روپ آپادھی کو دھارن نہیں کر سکتا کیونکہ وودھ تو ورتی گیان اور اگیان کا ہے جو دونوں ہی گیان سرورپ اتاد اگیان آپادھی روپ ہیں جن میں یہ سوچنا چاہیے کہ اگیان روپ آپادھی کو دھارن کون کرتا ہے۔ اگیان تو اگیان کی آپادھی نہیں ہو سکتا کیوں کہ سویم آپادھی روپ ہے اور چڑ ہے اور اگیان اوستھا میں سو ورتی اتھو اندریاں ہیں نہیں۔ اس لئے جب دیھ اندریہ آدی اور داہیہ جگت کی پرتی نہیں ہوتی اُس کی اہرتیتی اور اُس کے ہیوتھ کا نا اسی تو اگیان ہے اُس سمیہ اتاد اگیان آپادھی ہی جاتی ہے اور جب دیھ اندریہ اور جگت کے پدارتھوں کی پرتیتی ہونے لگتی ہے تو برتی گیان کی آپادھی جاگرت تھا سویم اوستھا میں اکھڑی ہوئی ہے اس لئے ان اگیان اور برتی کا ہی پر سرور و دھہ ہے۔ اور دونوں کے پرکاش گیان سرورپ اتاد کا کسی سے بھی وودھ نہیں سوپتی میں آورن روپ اگیان آپادھی کو دھارن کر لینے پر اُس اگیان کا وودھ ہی برتی گیان نہیں مل سکتا اور اسی سوپتی اوستھا میں اگیان ہی گیان سرورپ اتاد کے پرکاش میں پرکاش ہوئے لگتا ہے اور اس نہ جانتا روپ اگیان کو یہ اتم تو پہلے کی طرح ہی پرکاش کرتا رہتا ہے یہی اُس کا جاننا ہے۔ اس پرکار انیک بکیتوں سے گیان سرورپ اتاد کی سوپتی میں دیدیاں بکیتی بکیت اور سدھ ہے اس ہیوتھ منشیہ کا رُھ ندر میں اپنے اتم سرورپ بھگوت گیان سے انکاری ہیں ہو سکتا۔ کیونکہ اس کے نتیجہ سرورپ ہونے سے اس کا اُجھاؤ وکدپنی سمجھو نہیں۔ شرع میں یہ بتلایا جا چکا ہے کہ وہ بھگوت گیان نتیجہ پرما

مروپ ہے اور اوشی ہے۔ یدی کوئی پھر بھی اس کے ناش میں آخشا کھے تو آپر دی کی جھٹیاں اُس کے جواب میں کافی ہیں ان سے سب کو سدھ ہو جاوے گا کہ بھگوت گیان کا سوشیتی کال میں بھی اچھا نہیں ہوتا اور یہی ہمارا اسٹڈی سہانت ہے جو کہ تیری شہکار سادہ بان روپ سے کہا گیا۔

پیشکش: آپ کے آپدیش سے یہ تودید ہو گیا کہ بھگوت گیان کا جاگرت آدی تینوں اوستھاؤں میں اچھا نہیں ہوتا اُس کا سدا ہی سد بھاؤ بنا رہتا ہے اب آپ تریا اوستھا کے بانے میں بتلائے کہ وہ کیسے پراپت ہو سکتی ہے اور اُس کے پراپت ہو جانے پر سادھک کی کیا اہتھی ہوئی ہے؟

تریّا اوستھا کا ورن

آتم۔ پراپت پہلے تم تریّا اوستھا کے لکشنوں کو سمجھ لو۔ اس اوستھاس میں نہ تو جاگرت اوستھا کے اندر یہ اوتھاوشیہ ہی ہوتے ہیں۔ سوین اوستھا اوستھا ندر کال کا منوسکی جگت اور نہ ہی وہاں سوشیتی اوستھا کا گیان اور کاٹھ ندر۔ پرنو بھگوت گیان سروپ آتا ہی جوتیوں کی جوتی سویم پرکاش سروپ اس اوستھاس سویم ہی اوبھو روپ سے موجود ہوتی ہے اور اس اوستھا کی پراپتی کے لئے اور جگیا سو کو ادویت سدھانت کے سمجھنے کی یوگیتا کے واسطے نشکام کرم سے پراپت چت شدھی اور بھگوت جگتی سے پراپت من کی سھرتا اور ایک گرتا اوشیہ ہی ایکشت ہے اور چٹھے سادھن و ویک آدی تینوں ہو کر شرور برہم نشہ ست گورو سے تہ تو م اسی جادو کیہ کا آپدیش شرون کرنا اور سکتی اویہ ویتریک کی سہائیت سے ان ہی واکوں کے ارتھ کا من کرنا ایکانت میں نتیہ پر واد روپ سے اس کو جا کا کرنا یعنی ندھیا سن کرنے کے لئے تہ پر رہنا چاہیے۔ یہی ابھی اس آتم سروپ شدھ تو کا آئے آپر وکس اوبھو ہو جاتا ہے اور یہ درٹھ و شواں ہو کر پورن بودھ ہو جاتا ہے کہ آتم سروپ بھگوت گیان میں اگیان یا اُس کے کار یہ وکشیپ آدی منوسکی پدارتھوں کی پرتی روپ کلپ وکلپ دونوں اس کو نہیں پراپت ہوتے یہی اگیان کا نام سنسکرت گرتھوں میں تو اگرھن اور وکشیپ کا نام ہی ایتھا گرتھن کہا گیا ہے) کیول ایک ماتر آتما ہی ان سے شدھ اور نرلیپ و دیان رہتا ہے۔ یہاں اُس کو سروپ بھوت آتما کے درٹھ ساکشات کار سے یہ سدھ ہو جاتا ہے کہ جاگرت سوین کی کلپت منوسکی آکرتیاں اور اگیان دونوں بھگوت گیان میں ہی اوستھیت ہیں کیونکہ ان میں سے کسی ایک کے ہی بھاو ہونے سے دوسرے کا ابھاو ہوتا ہے اس لئے ویتریکی ہیں اور تریّا اوستھاس دونوں (منوراج اور آورن) کا ہی اچھا ہے اور اس اوستھا میں کیول ایک ماتر بھگوت گیان ہی سوئے سروپ سے و دیان ہے اس لئے اُس کا جاگرت سوین کے ساکشی روپ کے اندریاں اور ویشیہ اور سوین کے منوراج آوی پدارتھ سوشیتی میں نہیں اسی پر کار سے یہاں تریّا اوستھاس بھی نہیں پرنو ویشیتا یہ ہے کہ تریّا اوستھاس سوشیتی کال کا اگیان بھی نہیں۔ یعنی اس کا بھی ابھاو ہو جاتا ہے۔ اس لئے ان کارن کار یہ روپ آیا وھیوں سے ایتہ یہ شدھ سروپ جوتیوں کی جوتی آتم تو سویم پرکاش روپ سے اوبھو ہوتی ہے اسی اوبھو اوستھا کا نام ہی تریّا اوستھا ہے۔ اب تم اس کی پراپتی کے لئے آپائے سٹو!

تریّا اوستھا کی پراپتی کا آپائے

جس پر کار سے ہم پہلے بھی کہہ آئے ہیں اسی طرح یدی یہ سادھک سربا دھن سمین ہوا ہوا انتر مکھ ہووے اور دوتوں کے پرکاش روپ سے آتما کا چنن کرے اور پورن پریم ایک گرتا تھا درٹھ سے اُس میں چت کو سھرتائے اوستھا سادھکی کا ابھیاس کرے اور کوئی دوسرا نام سنبندھی سچرن یا سنکلیپ یا کوئی سوکشم واسنا پیدا نہ ہو اور سب سے منہ موڑ کر

کہ آتم سروپ کا ہی ایک ماتر جنین کہے تب وہ ایک پرکار سے سرب جگت سے سو جاتا ہے اور کیوں گیان سروپ آتا ہی نہیں رہ جاتا ہے اسی اوستھا کو شاستروں میں تریا کہا گیا ہے۔ پرنتو یہ تھوٹے کال کے سمجھو ابھاس سے رایت نہیں ہوگی اس کے لئے سرب سادھن بہت دیر لگے کال کا ابھاس لگتا رہنا ضروری ہے۔ یہاں ایک ماتر آتا ہی نہیں رہ جاتا ہے اور انا تم کار ابھگ ورنی کا اس میں ابھا و ہو جاتا ہے وہی آتا اگر یہ تھا شدد سروپ ہے جو کہ ابھگ کا لکشیہ سروپ ہے۔ اس میں کسی کو انکار نہیں ہو سکتا۔ اس اوستھاس پہنچ کر ہی یہ سیدھ ہوتا ہے کہ بھگوت گیان کے سوا کچھ بھی موجود نہ تھا اور یہ شدد گیان سروپ برہم ہی اس جیو آتا (قوم پد) کا ٹھیک ٹھیک لکشیہ ارتھ ہونے سے اذ بھو ہونے لگتا ہے (نت تو) اس میں جو قوم پد ہے وہی ابھگ برہم اسی میں ابھگ پد سے کہا گیا ہے اور تت پد کو برہم پد سے کہا گیا ہے اور اسی کے اوسا کر کیا بھی موجود ہے) کہیں ہی تو برہم سروپ ہوں ابھگ برہم اسی اور پہلے یہ سیدھ ہو ہی چکا ہے کہ یہی گیان سروپ آتا ہے اور یہی برہم سروپ بھی ہے۔ یہاں اس اذ بھو کے ہوجانے سے ہی "تت قوم اسی" یہ ہوا و کیہ سچل ہوتا ہے۔

پرنتو بھگوت! آپ کی اپار کرپا سے مجھے یہ تو درطہ نشیہ ہو گیا کہ تریا اوستھاس ایک ماتر گیان سروپ کا ہی ساکشات کا ہوتا ہے وہی برہم سروپ ہے اور وہی میں ہوں۔ پرنتو اتنا جان لینے سے مجھے کیا رایت ہو جب کہ ایسا جان لینے پر بھی میں اپنے کو دیہ میں جکڑا ہوا جیو روپ اذ بھو کر رہا ہوں اور مجھے لوگ و یاد بھی بڑھانے کام کر وہ راگ ویش اور تریو اور نرک ہو گئے کا بھے آدی بنا ہی ہوا ہے اور پرمانند سروپ کا مجھے اذ بھو نہیں ہوا۔ کرپا کر کے مجھے اس بھے کی فوری اور پرمانند کی پراپتی کے لئے کوئی امرت ہی آپدیش دیجئے؟

سروپ ساکشات کار اور آتم پراپتی

اتر۔ پیارے! تیرا یہ کہنا کسی حد تک ٹھیک ہے کیونکہ ابھی تو نے کیوں اس سدھانت کو مشروٹن ماتر ہی کیا ہے جب تو اس کا شاستریہ ودھی سے منن اور نرتر ندھیا سن کرے گا اور اس کا تجھے ساکشات کار ہوگا تب ہی تیرے کو پرمانند روپ تریا اوستھا اور اس کا پھل جیون مکتی پراپت ہوگا اس لئے اس آپائے کے اتی کت کوئی دوسرا آپائے اس جنم مرن سے سدا کے لئے چھوٹے کا نہیں جیسے کہ اندھکار کی فوری کے لئے پرکاش کے سواے کوئی دوسرا سادھن ہے ہی نہیں۔ اور جیسا یہ جان لیا کہ بھگوت گیان سروپ ہی پر برہم پر ماتا ہے اور وہ تم ہی ہو۔ اس اذ بھو کال میں ہی "تت قوم اسی" اس ہوا و کیہ کے مشروٹن سے نہیں یہ گیان سروپ برہم اپنا آپ ہو کر اذ بھو ہو رہا ہے اسی کارن اس کے ساکشات کار کے لئے ہی ہید بھگوتان نے "تت قوم اسی" کا آپدیش کیا ہے جس کا بھاد یہ ہے کہ سچے جگیا ہو! تم دیہ آدی سنگھات اس کے ابھانی یا جیو روپ نہیں ہو تہا و واستو سروپ بھگوت گیان ارتھات برہم ہی ہے۔ برہم تم سے بھن کوئی دوسرا تو نہیں۔ جب اس پر کار جگیا سو ہوا و کیہ کے ارتھ کو ست گورو وارا شروٹن کرتا ہے تو اس کے ارتھ کا منن ندھیا سن دیر لگے کال نرتر ابھاس کر نیچے اتر دھ اپریش سات کار اپنے برہم سروپ کا کرتا ہے تو اس کو ابھگ برہم اسی اس روپ سے درطہ نشیہ ہو جاتا ہے اور یہی پرمانند روپ نشیہ آتا ورنی پیدا ہو جاتا ہی پورن بودھ ہے۔ اس برتی سے انا تم جات (انام سموہ) بادھ یعنی مقصیا نشیہ ہو کر سویم یہ آتا برتی کا پرکاشک ماتر لکشیہ روپ سے گرہن کر کے یہ برتی بھی سوٹپ میں لین ہو جاتی ہے یہاں اس نر وکلب اوستھاس پرمانند کا اذ بھو ہوتا ہے جس کی آپا کسی لوگ سمجھ سے نہیں دی جاسکتی۔ اپنے سروپ میں ہی پرمانند کی پورن مہا کا اذ بھو کرتا ہے۔ اب یہاں وچار کر کے دیکھیں کہ اپنے کو تجھ دین اور دکھی ماننے والا دیدی چکر ورنی ہوا وادھ کے پورن ادھیکار اور ایشوریہ کو اپنے میں اذ بھو کرے تو یہ کتنی شانتی سمجھ رہی ہے ادا سیم شک لک بند وند ونا سے آندمان ہوتا ہے اور اس کو جو بھی اودھ کسی دوسرے

کی آمد صنتا کے کارن پریت ہوا تھا وہ اسی کھش مول سے ہی لورت ہوجاتا ہے۔ اس لئے اس پر گوا بھیجے یہ کہا گیا ہے۔
اب نہ تو اس شریر بھیمان سے ہونے والے اس کے لوگ پیرا بڑھایا اور مرتیو کا ہی اپنے میں کوئی بکھے رہتا ہے اور نہ کسی
پاپ پیسے کے بھلے کھٹکے دینے والے بھادی دکھ کی چنتا اور نہ ہی پر لوک کے سورگ زرگ آدمی کی آشنا تھا بکھے ہی رہتا ہے۔
کیونکہ اب درگھہ اپر وکش گیان کی کرپا سے ہی یہ اودیا گرتھتی دور ہو چکا ہے جو کہ سب کا مول بھئی اب وہ ہمارے پیش اسی جیون
اوستھاس ہی پورن دیتی سے زرخیز اور آیت کام ہوجاتا ہے اور یہی جیون جگتی ہے۔

اپر وکش گیان کے پریتی بندھک سنشہ اور پریرہ

جو لوگ دیر گئے اور ابھی اس سے بہت ہیں یا اُس میں ادھو سے ہیں اور اس کی کے کارن تریا اوستھاجن کو پریت نہیں
ہو سکی۔ انکو بہاد اکیرت تم اسی کے شر وں سے سنشہ و پریرہ بہت "ہنگ برہم اسی" روپ ساکشات کار نہیں ہو سکتا
کیونکہ اس کے شر وں ہاتھ اٹھیں سنشہ اور ترک و ترک پیدا ہوجاتے ہیں اور وہ اپنے آپ کو برہم سروپ ماننے سے بکھے کھاتے
ہیں اور یہ سنشہ و پریرہ بھی داستوں اُن کے رنج سروپ بھگوت گیان کے آسنچر یہ مئے چنتکار کے کارن ہوتے ہیں جس کو تو
بھادونا نام سے مشاشر وں میں ورثن کیا گیا ہے۔ جو اس بھگوت چنتکار کو وہ نہیں سمجھتے اور وہ ایسا کہا کرتے ہیں کہ پریتا
تو سرب شکیمان۔ سرو گئے اور سروپ سر شٹا ہے اور ہمارے میں کوئی بھی شکتی ادھر سر وگتا آدمی دھرم نہیں۔ ہم تو بچے اور
دین ہیں۔ ایک چینی کو پیدا نہیں کر سکتے۔ پر تاتا تو سرو ویا یک ساری سر شٹی میں سمایا ہوا ہے اور ہم تو چھٹے سے شریر کے
بندھن میں جکڑے ہوئے ہیں۔ پھر ہم کس پرکار پر اتم سروپ ہو سکتے ہیں۔ اس پرکار اسنکھیہ آکشیپ ان پرشوں کی
طرف سے ہوا کرتے ہیں۔ بدی ان سبھی پرشوں کا اثر ان تھوڑے سے صفوں میں دینا سمجھو نہیں پر تو پھر بھی ہم پر اتم سروپ
بھگوت گیان کی اس وحیر شکتی کو یہاں زور دین کریں گے جس کے کارن اُن میں یہ سب شکائیں اُٹھن ہوتی ہیں اُن کو سبھل
بدھیمان پرش اُن کے ان پرشوں کا سہارا ہاں بھلی پرکار سے کرنے میں سمرتہ ہو سکتے ہیں۔

ہمارے آچار لوں کا یہ تھیں ہے کہ بھگوت گیان کی ایک وحیر شکتی و پریرہ نام کی ہے جس کو وپریت بھادونا یا ادھیا س
بھی کہتے ہیں اور جیسے اٹنی میں سے دھواں اٹھ کر نیمپ کی چینی کو کالا کر دیتا ہے اور اگنی ڈوپ جیونی کو ڈھانپ لیتا ہے
اس شکتی کے کارن دستو آدمی اور دکھائی دیتی ہے۔ جیسے کہ بھگوت گیان کے اندر یہ سرب جگت اور جگت کے
اندر یہ دیکھ بھی بنا ہوا ہے پر تو یہ کسی بھرائتی ہے کہ یہ گیان سروپ آتمہ اس دیکھ کے اندر بڑھتے دکھائی دے
رہا ہے اور اسی وپریت بھادونا یا وپریرہ شکتی کے کارن سنشہ اپنے آپ کو شدہ بھگوت سروپ نہ جان کر کیول شریرا تر
ہی لپکے کرتا ہے اور سویم سرب سنار کا کرتا مہر تا اور سر شکیمان ہو کر بھی اپنے کو تھہ دین ہیں اتنی مرن شیل دیکھ ماری
سمجھ بیٹھا ہے۔ اس وپریت بھادونا کی دشمنی میں سوین اوستھاس سنشٹ روپ سے اوبھو ہوتی ہے کیونکہ یہ بندھ
ہو چکا ہے کہ سوین جگت میں کیول منومی دستو میں ہی ہمارے گیان میں کلیت ہو ہو کر سامنے آتی ہیں۔ اس کارن وہ
سوین پرینچ گیان سروپ میں بن جانے پر بھی اسی وپریرہ شکتی کے کارن ہی بھان ہوتا ہے کہ یہ سنار کسی دوسرے
کار چا ہوا ہے اور اس سنار میں ہم بھی پیدا ہوئے ہیں۔ پر تو داستوں میں ہمارے گیان سروپ کے اتی رکت
علاوہ کچھ بھی وہاں ہے نہیں اور وہی داستوں ہمارا شدہ سروپ ہے۔ پھر بھی میں سوین دیکھ میں جاگرت دیکھ
کی طرح ہی اہنگ ہم بدھی ہوتی ہے اور ایسے بھان ہوتا ہے کہ وہ سوین میں دکھائی دینے والا دیکھ کسی اپنے مانا پتا
سے ہی اُٹھن ہوا ہوا ہے اور یا تو یہ بچہ ڈوپ سے کوئل شریر والا ہے یا پھر کسی کا وہ بدھ پتا پتا مہ ہوا ہوا اتی زربل

یہ میرا اپنا آپ ہے۔ پھر بھی یہ سبھی جانتے ہیں کہ وہ سوچ بگت اور چھوٹے بڑے دیکھ کیوں بہاری ہی ٹپنا ہے۔ ہم نے ہی سارا یہ سوچ سنار رچ رکھا ہے اور بھرائی یہاں بھی اتنے تک ہو جاتی ہے کہ ہم ایک چھوٹی ٹک آئین نہیں کر سکتے۔ اب یہ ایک نئی کلپنا کر دکھان کو یہ سوچ کر رہا ہے کہ میں بنوں میں مارا مارا پھر رہا ہوں۔ اور تھک کر چہرہ ہو گیا ہوں۔ سیاسی سے منگھ سوکھ رہا ہے۔ اکسات ایک کنواں دکھائی دے جاتا ہے۔ رسی بھی ہے اور ڈول بھی بڑا ہے۔ رستوں کو نہیں کاٹانی ہے اور ہاتھ گرا ہے یعنی رستی چھوٹی ہے اب اتنی تھوڑی سی رستی ہم بنائیں سیکے تیری ہم نے اتنا بڑا و شورش رکھا ہے۔ کیوں دیر سے سنتی سے اپنے کو دیکھ مگر سبک کر کے اپنے کو بے بس پائے ہیں کہ تھوڑی سی رسی بھی ہم نہیں بنا سکتے اور آئینہ یہ کہ کنواں ڈول آدی سب ہم نے ہی بنایا تھا۔ یہی اوستھا یہاں جاگرت میں بھی ہے۔ تم جیتن دیونے ہی اپنے منکھ سے یہ سارا برہما پد پوج رکھا ہے کسی انیہ کی یہ رچا نہیں پھر قس مشیہ دیکھ کی تجھ کی یاد بھی کے کارن تم ایک چھوٹی تو بھی پیدا نہیں کر سکتے۔ یہی ہی درٹھہ و پریت بھاونا ہو رہی ہے۔ سوچ کے درشتانت سے یہ تجھ آگیا ہوگا کہ جیسے وہاں بھگوت گیان سروپ میں و پریت گیان اور اس کا کار یہ دونوں ہی کلیت ہیں ایسے ہی اسی بھگوت گیان میں یہ جاگرت پر پتچ بھی واستو میں منکھ ماتر ہی ہے اور یہاں بھی و پریت بھاونا روپ و چتر تنگی کے کارن سر و سادھان منشیں کو جو بھاو اور دیشا دھیا کے کارن ہو رہی ہے جس کے کارن اپنے کو برہم سروپ نشی نہیں کر رہا۔

پیش کش ۱۲ بھگوت! آپ کی کرپا سے میں نے یہ سمجھ لیا ہے کہ واستو میں سر و استو سروپ پر گیان سروپ برہم برہمناند روپ ہی ہے اور کیوں اسی و پریت بھاونا کر کے ہی اپنے کو جو سروپ دین اور ہن اوبھو کر رہا ہوں۔ اب آپ کرپا کر کے اس و پریت بھاونا کو پرن لیتی کے لئے کوئی اوتھم اپائے تمھیں کریں جس کے پالن کرنے سے میرا یہ دیر یہ دوش دور ہو کر اپنے شندھ سروپ میں درٹھہ آتھتی ہو سکے!

و پر یہ دوش کی نورتی کا آیا ہے۔ اسنگرہ آپاسنا

اتر۔ پیارے! شہ تی اپنے سچے جلیکاسو کے اس گھور دکھ کو ماما کے سنان تھلی پر کار سے اوبھو کرتی ہے اور اس نے جو آپائے بتلائے ہیں اور جن کو درد والوں نے اپنے اوبھو سے اتیت اپوگی بھی سیدھ کیا ہے ہم وہ ترے پر تی نہ روپن کرتے ہیں۔ دھیان دیکھو!

ہمارے آچار یہ اس و پریت بھاونا کی نورتی کے لئے یہ کہتے ہیں کہ برہم بھاو جو کہ اس کلیت جو بھاو سے سر و بھاو و پریت ہے اس میں اہنگ برہم اسمی روپ بھاونا کا ابھیا س پینہ پنے کرنے سے یہ و پریت بھاو نابل جاتی ہے کیونکہ کسی بھی دو و دھی بھاونا سے پہلی بھاو نابل جایا کرتی ہے۔ اس پر کار جس کو تو م اسی مہا واکہ کے شرون سے اہنگ برہم اسمی روپ اترتہ شرون منن نہ دھیاس میں نہ بدل جاوے اور سوکھشتم بدھی کی ترپا سے ان شرون کے بعد منن آدمی کو کرنے میں اہمترتہ ہو۔ پرن تو اسے گورو اوروید و اکیوں میں اٹوٹ بشر دھا بھی ہو۔ وہ اہنگ برہم اسمی کی بھاونا کو پینہ پنے کرے تو اس ابھیا س کی درٹھتا سے یہ و پریت بھاو نا کھشیں ہو جاتی ہے اور کچھ سمیہ پا کر پیلے کئے ہوئے مہا واکہ کے شرون کے پھل سروپ اسے اپروکش ساکشات کار اپنے شندھ برہم اسم سروپ کا ہو جاتا ہے۔ اس اسنگرہ آپاسنا کو اپشندوں میں بڑے دستار سے لکھا گیا ہے۔ اس سے بچے ہی و پر یہ دوش کا ناش ہو کر اہنگ برہم اسمی روپ سے اپروکش ساکشات کار ہو جاتا ہے اور سنشجن کو شاستر کاروں نے پلہ و کش سروپ سے کھڑا کیا ہے ان کا سویم ہی سما دھان ہو جاتا ہے۔ پرن تو جب تک کوئی بھی سنشہ آٹھتا ہو تب تک ہمارے شرون دو اور اہنگ

ہوئی بھیتوں سے اپنے دھند اور ابھیاں کو دھڑھ کر تار ہے اور نشیوں کے جڑ سے نکل جانے پر ہنگ برہم آتی ہوا داکہ کے دو انا نروپن کے گئے برہم سے انہیں اپنے ساکشی سروپ میں پڑھتے برہم بھبا و کا پر واہ نہ تر ر کھتا ہوا اس کال تک ابھیاں گم رہے اور انا تا کار برتی کو لکھنے کا دوسرے دیوے جب جب انھیں اسی سروپ خنن کے بل سے انھیں ہٹاتا رہے اسی کو دوسرے مندوں میں ندھی دھیاں بھی پڑھ سکتے ہیں فرق صرف یہ ہے کہ انگرہ اپا سنا میں بھاونا اور شر دھا..... پر مدھاں دہتی ہے اور ندھیاں دھار کے بل پر ہوتا ہے اس کے انتر و پریت بھاونا اتنر نہ ششکل ہو جاوے گی پر تو شریر کی سہائی پرینت پر ابدہ بھوگ کے بھگتائے کے لئے پریتی مارتو اور ششہ رہتی ہی ہے لکھتا لیش اور دیا سے اس شریر اور جکت کا ساد ہا دل دو ہار آ بھاس روپ سے پریت ہوتا رہتا ہے جیسے کہ سوانگی اپی کیا کرتا ہے اکتھا جیسے جلے ہوئے کیرٹے یا کا غز پر دو لکھت اکھتر اور جتر (تصوریں) تب تک دکھائی دیتے ہی ہیں جب تک کہ مرتیو روپی والو کے ویک سے سو کھشم شریر سے یہ آستھول شریر پر ابدہ سہا اتی سمی میں نشٹ نہیں ہو جاتا اور بھات سوکھشم شریر کا تیاگ نہیں ہو جاتا اور آگے کے لئے اس میں سے اودیا کر تھی کے ٹوٹ جانے سے پھر ختم کا ہونا سہا پت نہیں ہو جاتا اور برہم روپ پر اپت نہیں ہو جاتا۔

پرین نہ بھگون! آپ کی کرپا سے یہ تو مجھے سمجھ میں آ گیا کہ آتم بودھ کا سادھن سروپ انگرہ اپا سنا جو تو کی بھاونا کو برہم بھاونا میں بدل دیتی ہے۔ اب کرپا کر کے مجھے سمجھائیے کہ شرون منن ندھیاں کا کیا کام ہے اور انگرہ برہم آگی روپ دھیاں کب تک کرنا چاہیے۔

انگرہ اپا سنا اور شرون منن ندھیاں

آتم۔ پیارے! ہم تجھے کرم سے اس سادھن کا پڑن روپن کرتے ہیں جس میں تیرے پرین کا اثر تجھے مل جاوے گا۔ دھیان سے ششہ! جب یہ منشیہ چاروں سادھن سمین ہو کر شروتری برہم نشٹہ ست گورو کے چروں میں اسیقت ہو کر ودھی پورک تت دم اسی ہوا داکہ کا ارتھ سہت شرون تھامن کرتا ہے اور گورو داکوں میں شر دھا رکھتا ہوا اپنے پرچین دیہہ ابھان کو پورن روپ سے تیاگ کر اپنے برہم سروپ ہونے کا درٹھ نشٹہ کر کے ششہ سہا پت میں بھنے والے بھی نشیوں کو قدرت کر دیتا ہے ارتھات پرمان گت سشہ سے رہت ہوا ہوا اس برہم بھاونا میں اسخت ہوتا ہے تو اس کا شرون منن بھلی بھوت ہوتا ہے اور جن ہوا لو بھاوون کا اس جنم اکتھا پورب جنوں میں اشنام کرم اور اپاسنا کے بل سے مل وکشیپ دور ہو چکا ہے ان کرت اپاسک پریشوں کو ہوا داکہ کا شرون ہوتے ہی اپنے شدھ سروپ کا ساکشات کار انگرہ برہم آسی روپ سے شرون کال میں ہی ہو جاتا ہے۔ مان جس مکشو کو گورو میکھ ہوا داکہ کا شرون ہو کر بھی بدھی اتی سوکھشم نہ ہونے سے منن ندھیاں روپ ابھیاں کرنے کی یوگیتا نہ ہو اس کے لئے ہی شاسترو نے انگرہ اپاسنا کا ودیان کیا ہے۔ اور جن کی بدھی سوکھشم ہے ان کے منن سے پر میہ گت سشہ اور ندھیاں کے پر واہ نے پریت بھاونا کی پورنی کھن کی گئی ہے۔ اس لئے اب ان دونوں سادھنوں کا پھل بھن بھن روپ سے تیرے بودھ کی گت کے لئے کہا جاتا ہے۔

نشہ اور پر یہ کا ایا ہے!

گورو مجھ سے ویدانت داکوں کو سادھک ادھیکاری جب شر دھا پورک شرون کرتا ہے اور یہ نشٹہ کرتا ہے

کہ ادھیاتم شاستروں کے بھین بھین واکہ ساکشات اتھو اپریرا روپ سے ایک ادویت برہما تم کی ایتھا کو ہی سیدھ کرتے ہیں تو اس نشیے سے اس کے پرمان گت سنشہ کی نورنی ہو جاتی ہے۔ اور جب اسنجا وانا روپ دوش دود ہو کر یوش گیان آتین ہو جاتا ہے۔ اس کے بعد ما واکوں کے اکھنڈ ارتھ کا یکتی یو روک ایکانت میں جپن ارتھات منن کرنے سے اس کے پرمدی گت سنشہ کی نورنی ہو جاتی ہے اور پہلی اناتم دیہہ آتم بھاو کی بھاو نا بدل جاتی ہے اور ندھیاسن سے پنے اور پہلے منن سے نشیے تنو ارتھات اہنگ برہم اسی کا پرواہ جاری کر کے تھا اناتم سنکاروں اور برتیوں کا پنے پنے ترسکار کر کے چرکالی کے ابھیاس کے بعد وپریت بھاو نا دور ہو کر برہم سروپ سے اس ساکشی سروپ کا اپر دوش ساکشات کار ہو جاتا ہے اور اسی درٹھ نشیے میں اوروٹھ ہوا ہوا جیون مکت روپ سے نرنر وچرنا ہے اور اب اسے کوئی شوک موہ راگ دوش نہیں ستاتے اور کرم بندھن سے سہرا کے لئے مکت ہو جاتا ہے۔

گیانی کا بوہار

یہ نہیں سمجھنا چاہیے کہ گیان وان کو وپر یہ کبھی بھی نہیں ہوتا یا اس کی برتی کبھی بھی نام روپ کے آکا نہیں ہوتی۔ بلکہ اس کو بھی نام روپ تو بھان ہوتا ہے پر تو پہلے کی طرح اسے ستی نہیں سمجھتا کیوں ابھاس یا بریتی ماتر ہی سمجھتا ہے جیسے کہ درپن سامنے آنے سے اپنا مکھ باہر اور وپریت ویشا میں دکھائی تو دیکھا ہی پر تو دیکھنے والا اس کو اپنی ہی گردن پر دین سے سروٹھا وپریت ویشا میں نشیے کرتا ہے کیونکہ یہی درپن کا مکھ نشیم کی طرف ہے تو اس کے کارن پر تنب نشیم میں تو دکھائی دیکھا ہی۔ پر تو اس کی بدھی ہی نشیے کر گئی کہ تو وپریت کی طرف ہی دیکھ رہا ہوں کیوں درپن کا مکھ ہی وپریت ویشا میں ہے سبھی پرکار سرب جگت اس کو ابھاس ماتر اتھو اسوین ویشا متھیا ہی نشیے ہوتا ہے چاہے یہ دوسروں کی بھائی ان سے بوہار بھی کر لیتا ہے۔ پدارتھوں کی ستیا اس کی بدھائی کدانی نہیں پیدا ہوتی۔ وہ تو اسے متھیا ہی جانتا ہے اور ایسے آپ کو اس سرب سنار کا ساکشی روپ ہی نشیے کرتا ہے۔ یہ گیان ناولوں کی اوم اتھتی ہے۔ یہی وچار پورک شرون منن کرنے سے وپریت بھاو نا دور ہو ہی جایا کرتی ہے۔

اہنگرہ آپاسنا ایشوری ابھان نہیں

بھر بھی کسی کو بدی اپنی بند بدھی کے کارن وپریت بھاو نا دور نہ بھی ہو تو بھو پوروک بنا برہما تم کی ایتھا کے درٹھ نشیے کے بھی اہنگرہ آپاسنا۔ اہنگ برہم اسی۔ کا ابھیاس شاستر آگیا ان کرنے سے سمیہ پر اس وپریت بھاو نا کی نورنی کا اوم سادھن سیدھ ہوتا ہے۔ اس لئے ایسے پریشوں کو اس کا ابھیاس شردھ پوروک۔ او شپیکرنا ہی چاہیے اور وہ لوگ جو اسے اس مارگ سے ہٹانے کا تین کرتے ہیں وہ اس کا انشٹ ہی کہتے ہیں وہ اس کے ہستی نہیں۔ ان کی بانی پر کدابی وشواس نہیں کرنا چاہیے۔ ان کے خیال میں تو یہ ایشور ہونے کا ابھیان ہے اور ایسا مکھ سے آجان کرنا بھی مہیا پایا ہے اور جو ہوتے ہوئے اپنے کو برہم سروپ کہنا یا ایسا خیال بھی کرنا ٹھور نامستکتا ہے۔ پر نرنر ان پچاڑوں کو اس اہنگرہ آپاسنا کے ابھیاس کا باکل ہی پتہ نہیں اور نہ ہی وہ اس کے سمیہ کی ہی جانتے ہیں اور نہ سمجھتے ہی ہیں اس لئے ان کے وچوں میں کدابی وشواس نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اس میں ہنان دوش اور بانی کا بھتہ ہے۔

کچھ دوسرے سمپر دایوں کے لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ساکشات کار سے پہلے اہنگ برہم اسی ایسا کھن کرنا یا جپن بھی

کرنا اچت نہیں۔ ہاں ساکشات کار کے انتہا ایسا کہنے میں کوئی دوش نہیں اور نہ ہی کوئی ہانی ہے۔ پرنتویہ لوگ بھی بھولے ہوئے ہیں اور ان کے بھی اس کتھن کا کبھی دوش اس نہیں کرنا چاہیے کیونکہ اگیان دور کر کے گیان کو اپن کر نوالی اس اچوک اوشدھی کو کھانے سے یہ پرش روکتے ہیں۔ اس لئے کہ گیان ہونے سے پہلے پہلے ہی اوشدھی روپ ہے اور گیان کے انتہی اس کا ساکشات روپ بھل ہے۔ جیسے کہ بچوں کو پیارے یاد کرنے اور بولنے پہلے تو سادھن روپ ہیں اور ان میں درڑھتا پر اپت کر لینے پر انکا بواہر میں پر لوگ کرنا اس کا بھل ہے۔ جیسے کہ مٹی کی چمک کو مٹی سمجھ کر وہاں بیٹھے پر مٹی مل جاتی ہے اسی پر کارا ہنگرہ آپاسنا کے پودن ہونے پر انت میں اسی سے ہوئے ہندا کیہ کا بھل ارتھت سروپ ساکشات کار ہو ہی جاتا ہے اسی بھرم پوروک پر ورتی سے بھی شر دھالو کو داستوک وستو کی پر اپتی میں یہ سنوای بھرم کا ورثانت ہے۔

پرشن یہ ہے بھگن! بولوگ اس اہنگرہ روپ دھیان اور جسے روکتے ہیں وہ کون لوگ ہیں کیا وہ آچار یہ نہیں ہیں۔ ان کے دھنوں میں دوش اس کرنے سے کیا ہانی ہوتی ہے اور وہ لوگ کس کیتی سے اس اہنگرہ آپاسنا کا نشیدہ کرتے ہیں۔ کر پا کر کے دستار پوروک سمجھائیے۔

بھید وادیوں کے کٹاکش اور جگیا سو کا کر تو یہ

آمر۔ پیارے! ایسے بھید وادیوں کے پرچار کا اس جگت میں اتنا پر بھلا ہے کہ جس کو بھی اس ہما واکہ کا ایدیش دیا جاتا ہے وہ وچار کئے بغیر ہی قبول میں کر اس سے بھے بھیت ہو جاتا ہے اور ویریت بھلا ونا کے پر بل برواہ سے اس ایدیش کو سننے کے لئے تیار نہیں ہوتا اور دم تم یہ جانتے ہی ہو کہ بنا کسی پر دوش اس کئے کے سوگ کی چکنا چٹے ہو سکتی ہے اور جو امرت کو بھی دوش تجھ کر اس کا پر لوگ ہی نہ کرنا چاہئے اس کے لئے کیا آیا ہے ہو سکتا ہے اس لئے ایسے دوش اس میں پرشوں کے ان پر تی بندھوں کی زوری کرنے میں ہم ایسے اسمرکتہ ہیں جیسے کسی لٹشو کو سمجھانے میں انیہ منش۔ پوب کال میں اوتیت وادی آچار یوں کو بھی یہی بھرائتی ہوئی۔ ان کے مت کے اوسار اہم بہ ہما سہمی کہنا یا ایسا وچار بھی میں میں لانا ہا یا پتہ اس کا کارن بھی یہی ویریت بھلا ونا کی پر بلتا ہے۔ اس پر کارنا سنگ پرشوں کے دھنوں میں شر دھا اور دوش کرنا اور دشا ستری سد ہانت میں اوشاس کرنا جان بولی کرنے والا ہے۔ جب کہ ساکشات شرتی بھگوئی ہی اہنگرہ برہم اہمی کے بھیس کے لئے آگیا کرتی ہے۔ پھر شرتی کی آگیا کا اٹھن کرنا تو اپنے ہی وفاش کا ہیوتہ ہے۔ وہ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ ایشور بھی ایک سادھارن مشیہ کی بھائی ہے یدی کوئی انیہ پرش اس سروپ میں آروڑھ ہوئے کاتین کرے گا اور اس کا ابھیاس کرے گا تو ایشور اس پر ایسے کوپ کرے گا جیسے کہ کوئی ہمارا جہ ایسے ریکی سے کرتا ہے۔ جو کہ اس کے سامنے اپنے ہمارا جہ ہونے کی گھوٹنا کرے۔ اس کا درودھی ہو کر آتی کرو دھ میں آیا ہوا اس کو گھوڑ دے دیتا ہے۔ پرنتو داستو میں ایسی بات۔ سب کا ادھشتان سروپ سب کا آتما پر برہم پر ماتہ اس پر کار کے دوش اور من کی کھشتا سے ایت ہے۔ یدی ایسا ہوتا تو جو لوگ "اہنگرہ برہم اہمی" کا دھیان کرتے آئے ہیں ان کا بھوگ ادیوں کھشیم پر ماتہ نے اوشیہ ہی بن کر دیا ہوتا۔ اس پر یدی کہیں کہ ایشور پر دم دھیرہ دان ہونے سے ان کی مرتیو پرینت ان کو تو ڈنڈ دیتا۔ مران کے انتہی ان کو اوشیہ دندے گا۔ ایسے تیار روپ ایشور کی یہ ایشور تا اور نیائے شیتا آتی آتی یہ جہک ہے کہ جو پایپ کو دیکھ کر بھی نہ تو اس کے کرنے والے کو روکتا ہے اور نہ ہی اسے مت کال دند دیتا ہے۔ ایسی ان لوگوں کی بہت سی شکاؤں کے ساتھ ان کے سادھان بھی ہیں۔ پرنتویہ ان کے مند بھاکہ ہی سمجھنے چاہیے کہ جو اہنگرہ آیا سنا

اس آیت کو اس جہنم میں لپی ہمارے لوگ کی لڑائی کے لئے اُپیگ میں نہیں لاتے جیسے کہ انجان اور مورکھ لوگ بنار کو روکنے والی اور شدھی کلو یا کوئین آدی کا پر لوگ کرنے سے انکار کر دیں اور اس کے پر لوگ میں لانے سے پورے ہی اس میں دوش نکالتے ہیں تھا دیکھ پائے۔ رہیں۔

پیارے! اب تم سمجھ گئے ہو گے کہ بھگوت گیتا کی برہم سروپ ہے اور وہ گیتا کی برہم سروپ ہے۔ تم ہی برہم سروپ ہو۔ اب اس پر دوش اس کرو اور ان لوگوں کے جھانسنے میں نہ آؤ جو کہ اس اینگرہ آپاسنا سے تم کو دور رکھنا چاہتے ہیں اور ان کے بہکا دے میں نہ آؤ۔ کیوں شرٹی و اکیوں پر دوش اس کرو اور اینگرہ برہم اسی اس ابھیا میں تسر ہو جاؤ اور پر ہانتہ تھا پرہم ترپتی کو پا کر آیت کام ہو جاؤ کیونکہ جب سادھک گیتا کی اس استھتی پر پہنچتا ہے تو وہ اس اینگرہ آپاسنا کی ریتی سے اپنے برہم سروپ کی انتیہ بھگوت اور استی کرتا ہے ارمھات پہلے تو وہ جگیا سوا سھتیاں پر ماتا مانا انتت اور اپار ہے اور پرہم کر پا کر ہے" ایسا بھجن اور جتن کرتا تھا پر تواب وہ میں شدھ سروپ ہوں۔ پر برہم سروپ ہوا اور انتت ہوں۔ یہ سب میری ہی ابارتو بھلا ہو رہی ہے" ایسا دھیان اور آپاسنا کرتا ہے۔ دیکھو ہمارے لڑی مئی جو ہمارے پور دج ہوئے اس استھتی کو رایت کر کے ایسا ہی تھن اور انو بھوتی کا ورثہ کر گئے ہیں۔

(पंचदशी) पुनः पुनः धन्योऽहं धन्योऽहं धन्योऽहम् पुनः पुनः
میں دھنیہ ہوں۔ دھنیہ ہوں اور پینہ پینہ دھنیہ ہوں۔
میں شدھ سروپ ہوں۔ مکت سروپ اور نتیہ ہوں۔ شو سروپ ہوں۔ "شو داہم" آیتا دی۔ اس وشیہ میں یدی تم پندشی کار سوانی و دیا رنیہ جی ہمارا ج کا ترپتی دیپ دیکھو تو بھیں معلوم ہو جائے گا کہ اس استھتی پر پہنچے ہوئے ہمارے شوں کی آپاسنا کس پر کار کی تھی۔ اتنا ہی نہیں صوفی مت کو ماننے والے بھی جب اس استھتی پر پہنچے تو بے روک ہو گئے ان کے منہ سے "خدا ایم" دیں ہی برہم سروپ ہوں) کہ میں ہی شدھ سروپ اور ابار ہما والا ہوں اور علیٰ سح نے بھی بائبل میں بتلایا ہے کہ "God and my Father are one" ارمھات میں اور پینہ پینہ داستوں دونوں ایک ہی ہیں کیوں آپادھی کا ہی فرق ہے اب تم بھی اس پر کار کی شتی کو جان کر اس جیون مکتی کی استھتی میں آؤ دھ ہو جاؤ اور اگیا بی پر شوں کے جھانسنے میں نہ آؤ۔

پرشن! بھگوت! آپ کی کہ پاسے مجھے یہ نشیہ تو ہو گیا ہے کہ تو میں اسی ہا داکیہ کے شروں میں نہ دھیاں سے۔ اپر وکش ساکشات کار اپنے برہم سروپ کا ہوتا ہے اور اسی سے کیولیہ موکش کی پراپتی بھی ہو سکتی ہے اور ایسے نشیہ وان گیتا کو اس گیتا کے برہم سروپ سے یہ جگت اپنے آتما کا ایک ترنگ روپ ہی پر تیت ہوا کرتا ہے جس سے پھر یہ گیتا دھنی ستھ نہیں ہوتا۔ کہ پا کر کے اب مجھے یہ بتائیے کہ یہ جگت یدی اس گیتا کی سروپ کا پرینام روپ و کار ہو تو برہم کاری ہونے سے انتیہ سیدھ ہو گا۔ ایسے انتیہ برہم سے ابھید ہونے سے ہمارا موکش بھی تو انتیہ ہو گا۔ کہ پا کر کے میرے اس سندھیہ کو وارن کیجئے؟

"اپرینامی اور نر وکار توتا"

اثر۔ پیارے! تم یہ سمجھ چکے ہو کہ بھگوت گیتا سے آتی رکت دوسرا کوئی تو داستوں سے ہی نہیں اور داستوں اپنی ہما میں آپ براجمان ہے اور اس میں یہ سرشی کیوں منوئے درشیہ روپ سے بھاستی ہے اس سے یہ نہ سمجھو کہ یہ بھگوت گیتا پرینامی تو ہے کیونکہ ہمارے سکتیہ کرتے ہی کسی بھی دستو کی آگرتی ہماری داستان کے انو سار ادھشتان سروپ گیتا میں دکھائی دے جاتی ہے۔ ایسا نہیں کہ گیتا سروپ پرینام کو پر اپت

ہو کر سنار ہو گیا ہے کیونکہ یہی گیان پرینامی تو ہوتا تو اوشیہی آنتپی اور ناش والا بھی ہوتا پرتو وہ نہ تو پیدا ہی ہوتا ہے اور نہ ہی ناش کو پراپت ہوتا ہے اس لئے وہ پرینامی اور وکاری نہیں۔ سب سے پہلے ایسا بھرم و گیان وادی کو ہوا تھا کہ بھگوت گیان پرینام کو پراپت ہو کر جگت روپ ہو گیا ہے اور اُس کا ایسا نشیہ کیوں بھرم مارتی ہے اور اسی لئے مٹھیا ہے۔ و گیان وادی کو یہ بھرائی اس کارن سے ہوئی کہ وہ ادھشتان روپ بھگوت گیان اور ترنگ روپ برتی گیان میں دو یک نہیں کر سکا اور اُس کو برتی کے پرینام کی بھرائی ہوئی اور اُس نے گیان سروپ کو پرینامی نشیہ کر لیا۔

گیان سروپ اور برتی گیان میں بھید

ویدانت سدھانت کے تئو دیتا جا پرشوں نے منورودھ وچار اور سادھی کے بل سے یہ گھبر رہیہ انو بھو کیا تھا کہ برتی گیان اور گیان سروپ دو بھین ستا والے پدارتھ ہیں۔ برتی گیان کو سنکلیپ کہتے ہیں اور گیان سروپ کو اس کا ادھشتان جپتی جو تی سروپ پرکاش۔ اور یہ پرکش سے کہ جس میں یہ برتیاں پرینام کو پراپت ہوتی ہیں اور جیان کے پرینام کا پرکاشک ہے وہ ایک رس پرینامی تو ہی گیان سروپ سے وہی برتم ہے اور وہی ہمارا اپنا اما سروپ ہے۔ یہ سنکلیپ یا برتیاں نتیہ نئے نئے روپ بدل بدل کر سامنے آتے رہتے ہیں اور نادہی کالی سے سرشی کا کھیل اسی پر کار چلتا رہتا ہے اور جپتی آتا سروپ گیان اس کا پرکاش کرنے والا سا کشی سروپ درش پر و کاری ہے۔ یہ جگت تو کیوں سنکلیپ مارتے ہیں اور جس گیان سروپ پرکاش میں یہ جانا چاہئے اور بدل بدل کر اپنے سروپ میں لین پورہا ہے وہ ایک رس تو آتا ہے اُس سروکار روپ آتا میں یہ جگت ادھشت اور آکر دیت ہے۔

پرشن ہلے بھگون! تو کیا ہم یہ سمجھ لیں کہ بھگوت گیان سروپ برتی اور پرکاش دونوں سے بلا جلا (مشرت) تئو یہیدی ایسا ہی ہے تو ملی جلی و ستو بھی تو سدا و ناش شیل ہی ہوتی ہے تو کیا پھر بھگوت گیان بھی ناشوان تئو ہے؟

آتمہ سے بھین کچھ بھی ستیہ دستونہیں

آتمہ۔ پراے ایسا سنشیہ مت کر و کہ بھگوت گیان دو بھین بھین تئو دل بہرتی اور پرکاش سے مل کر بنا ہے اور اس کارن سے یہ بھی و ناشی ہے جیسے کہ دوسرے مشرت پدارتھ۔ سانکھیہ شاستر کے آچاریوں کو بھی ایسا ہی بھو ہوا تھا۔ انھوں نے برتی اور پرکاش (پرکرتی اور پرش) کو دو بھین بھین جڑ اور جپتی ستیہ پدارتھ مانا تھا۔ قہ کی یا برتی کو پرکرتی روپ اور پرکاش کو پرش روپ مانتے ہیں اور پرش کو اسنگ بتلا کر یہ کہنا چاہتے ہیں کہ پرکرتی پرش کی ستا ادھشتان کے کارن جگت کے آکار میں پرینام کو پراپت ہوتی ہے اس لئے یہ پرینام سروپ وادی ہے اور پرش سے ملی رہتی ہے وہ اس اگیان یا پرکرتی کو بردھان نام سے پکارتے ہیں جو کہ آتم کے سدھانت میں تئو ہے ارتھات جپتا رہت اگیان سروپ مارت گنا تمک ہے۔ اور پرش اسنگ اور پرکاش سروپ پرکرتی پرش کے آشرہ رکھ نام روپ و کاری صورت نہیں پرینام کو پراپت کرتی ہے۔ اس سے پہلے کچھ آگے بڑھا۔ پرکرتی کو و کاری اور پرش کو سروکار اور اسنگ تو جان لیا پر تئو بھول یہ ہوئی کہ دونوں کو ہی سنت سمجھ لیا اور دونوں کو ہی دھجو (ویا یک) بھی اور ایسے نانا پرش دھجو اور دیا یک مان لئے اور یہ سدھانت ویداکھتوا انیش

ادویت سدھانت سے سڑو تھا ویدک ہے کیونکہ وید تھا انیشد تو ایک ماترستا کو سوچار کرتا ہے اور اس کو ہی پٹہ پٹہ کئی جگہوں پر پیش کرنا ہے۔

सदेव सोम्येदमग्रः ससीत् (छं: ६-२-१)

एक मेवाद्वितीयं ब्रह्म

नेहनानास्ति किञ्चन (क० २-१-११)

ارتھ - اس جگت کی اپنی سے پورے ایک ماترست و ستو ہی تھی جو کہ سجاتی و جاتیہ اور سوگت بھید سے رہتی تھی۔ (۲) و استویں نانا ادویت و ستو کچھ بھی نہیں (۳) ادویت سے اوشیہ ہی بچے ہوتا ہے۔

ستیہ اور کلیت کا داستوک مل سکتا نہیں

برہم و دیاکے اچاروں کا کہن ہے کہ پر کرتی کی بھن موترست کوئی ستا نہیں۔ کینتو وہ برہم ہی ادھیت برتی یا آجھاس ماتر ہی ہے۔ چونکہ پر کرتی ہی وکار کو پراپت ہوا کرتی ہے اس لئے وکار کی بھی کوئی اپنی ستا نہیں۔ (ادویت جگت وکار ماتر ہی تو ہے۔

वाचारम्भनं विकारो नाम क्षेत्रं मृत्तिकेत्येव सत्यम् (छं ३० ६-१-४)

ارتھ وکار نام دے اسم بھی پدارتھ بانی کا دلاس ماتر ہی ہیں جیسے کہ گھٹ صراحی آدی میں مرتکا مٹی ہی ایک ماتر ادھشتان سروپ ست و ستو ہے اور گیان سروپ پرکاش ہی ایک ماترستا سروپ ہے۔ یدی اور پرکاش دونوں بھن بھن ست پدارتھ ہوتے تو دونوں میں سنیوگ بن سکتا پر توستکلیب یا برتی کوئی ست و ستو تو ہے نہیں کیونکہ بریتی ماتر کلیت ہی ہے اس لئے گیان سے بھن اس کی موترستا اور اور اس گیان سروپ ست و ستو کے ساتھ اس کا سنیوگ نہیں بن سکتا۔ اس لئے ایک ادویت ماتر ہی ست و ستو ہے اور برتی قبول پریتی ماتر۔ اور پریتی ماتر کا بھادیر ہے کہ وہ موترستا سے ویدیاں نہیں پر تود دکھائی دیتی ہے جیسے مڑو بھومی میں مرگ ترشنا کا جل۔ جہاں بوند بھر بھی پانی ہے نہیں تو بھی بھرم سے جل حیا دکھائی دیتا ہے اس لئے درشتانت میں مرگ ترشنا کا جل پریتی ماتر ہے اور جس بھومی پر وہ دکھائی دیا ہے وہ بھومی ہی وہاں ستیہ سروپ سے ویدیاں ہے۔ اب تیری جھ میں آیا ہوگا کہ مڑو بھومی میں مرگ ترشنا کے جل کی پریتی ہونے میں ریت اور جل کی ملاوٹ نہیں ہئی جاسکتی۔ یدی وہاں ایک بوند ماتر بھی جل موجود نہ ہونے سے ملاوٹ بھی نہیں جاسکتی پھر بھی سادانہ بات حیت میں ملاوٹ جیسی ہی کہی جاتی ہے اس کلیت جل کی کلیت ملاوٹ سے نہ تو بھومی کے سروپ کی پیمائ میں کوئی رکا وٹ پڑتی ہے اور نہ ہی ایسی پریتی کو مڑو بھومی یا کلر کا دوش ہی کہا جاسکتا ہے۔ ایسے ہی درشتانت میں یہ جان لو کہ گیان سروپ ادھشتان میں شکلیب (برتی) تو ترشتیہ پریتی تھا آجھاس ماتر پدارتھ ہے اور بھگوت گیان سروپ ادھشتان ست سروپ ہے اس لئے گیان سروپ آتمہ شکلیب اور پرکاش کا جوڑ میں نہیں کیوں پرکاش سروپ ایک ادویتہ پورن تو ہے تو بھی کلیت شکلیب کلیت ہی ملاپ ہونے سے اس میں بانی کا کہن ماتر ہی بوا ہوتا ہے اس لئے بھگوت گیان سروپ کے ناشی کی ترشنا بڑا دھار ہی ہے۔

پریشن ۱۱ بھگون! میں نے یہ سمجھ لیا کہ ستیہ بھگوت گیان اور کلیت پر کرتی یا برتی کا ملاپ نہیں ہو سکتا تو پھر ادھشتان میں اس کلیت و ستو کی کلپنا کرنے کا پر یو جن ہی کیا ہے۔ مگر پا کر کے دستار پور وک سمجھائیے!

مایا کا سروپ اور اسکے وچتر چمکار

اترے پیارے! یدِ یاسنکلیپ۔ برتی یا پر کرتی بھگوت گیان میں پریتی ماتر ہی ہے تو بھی اسکی اتنی بھن بھن اور وچتر شکتیاں کہ اُن کی گنتا نہیں ہو سکتی اور ان کا کوئی ٹھکانا نہیں بلکہ سارے برہمانہ کے ہونے کا مول آیا دان کارن یہی بھگوت گیان کی شکتی روپ پر کرتی یا سنکلیپ ہی ہے۔ کیونکہ وہی ہر ایک آکاٹھی تاداتم بھاو کو پر اپت ہو کر پر تیت ہو رہی ہے اور خود بھی آتم جوئی میں ادھیت ہو کر برگٹ ہو رہی ہے اس لئے سب جگت کا آیا دان کارن ہونے سے ایسی شسٹی سنکلیپ کو آدمی کارن روپ پر کرتی سمجھو۔ آیا دان کا یہاں دوسرا نام پر کرتی ہے اور عن آشچریہ وستوؤں اور گھٹاؤں کو یہ بدھی کلپنا بھی نہیں کر سکتی اور جن لاکھوں کہہ دیا جاتا ہے اُن کو بھی یہ بھگوت جتین سروپ پر ماتر کی مایا یا پر کرتی جیسے ایشوری سنکلیپ بھی کہہ سکتے ہیں۔ گرد کھاتی ہے۔ مایا اسے اس لئے کہا گیا ہے کیونکہ یہ جادو کے کھیل کی بھاتی اُن ہوتی بات کر دکھاتی ہے سنسکرت بھاشہ میں مایا جادو کو کہتے ہیں اور ان سب حیران کر دینے والے مایا کے وچتر کھیلوں کو سب نے جاگرت اور سوین میں دیکھا ہے۔ یہ سب کو پریش ہی ہے کہ جادو یا مایا اُن ہوتے پدارتھوں کو سچا دکھانے کا ہی دوسرا نام ہے اور یہ سب جانتے ہی ہیں کہ سوین میں کوئی سمجھ ہی نہ ہونے پر بھی پدارتھوں میں ہونے والی یہ کلپنا شکتی مایا کیا کر دکھاتی ہے۔ جیسے کہ جاگرت میں اندر چالی (مداری) کیا کچھ کر نہیں دکھاتا۔ اس پر کار جاگرت اوستھ میں بھی سانس اور سر بزم اتھوایو کا بھیاس کی وچتر شکتی کیا کیا چمکار دکھاتی ہے۔ متھیا سنکلیپ روپ ہونے پر بھی ہم اس کو پھر ستیہ ماننے لگتے ہیں یہی تو پر آشچریہ ہے اسی لئے اس کو مایا کہا گیا ہے۔ پھر مایا پر کرتی کا یہ سارا کھیل پریتی ماتر ہی ہے اور کسی بھی وستو کی پریتی کسی ادھشٹان کے بنا ہوئی سمجھ نہیں ایسے پر تیت ہونے والے پدارتھ سروپ سے ستیہ نہیں ہوتے بلکہ اپنے ادھشٹان سروپ گیان روپ پر کاش کی ستا کو پا کر ہی ستیہ کے سمان پر تیت ہوا کرتے ہیں اور یہ سب شسٹ ہے کہ جو اپنی سوتنتر ستا سے رہت ہو اور کسی اندر ادھشٹان کی ستا سے ودیان (موجود) ہوا اُن کو ادویت پریتی ماتر یا کلپت ہی کہا جاتا ہے اس کا دوسرا نام مایا شکتی ہے کوئی اسے قدرت یا خیر بھی کہتے ہیں۔ پر ماتر کے پورن ساختر کا نام شکتی ہے اس لئے اس سنکلیپ شکتی پر کرتی کو ہی بھگوان کی شکتی کہا گیا ہے اور پر ماتر کو بھی مائ۔ اپنے نجی سروپ سے اس مایا۔ پر کرتی یا سنکلیپ کو اگیان روپ یا جڑ کہا گیا ہے کیونکہ سوین اور جاگرت میں تو پر کاش روپ جنین کی ستا کو یا ر وہ سنکلیپ ستیہ کے سمان دکھائی دیتا ہے اور جب کارن اوستھ میں پر اپت ہو جاتا ہے اور اس میں یا سنکلیپ روپ شکتی کو اگیان پر گٹ کرنے کی شکتی نہیں رہ جاتی تو سوشتی اوستھا ر مورچھا یا پھر مرن اوستھ میں اسکی اپنی جڑ روپتایا اگیان سروپتیا کو جو ر پر گٹ ہونے کا سمیہ ہوتا ہے جو کسی صورت میں بدل نہیں سکتا۔ اس لئے اس کا دوسرا نام اگیان یا اودی بھی ہے کچھ ودواؤں نے گیان کے ابھاو کو اگیان کہا ہے پر تو یہ اُن کا کھن ٹھیک نہیں کیونکہ گیان سروپ کو شاستروں میں تیت سیدہ کہا گیا ہے اور اس کا ابھاو کدالی نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ گیان کا ابھاو کیسے جانا جاوے یدِ یاسنکلیپ ہی نہ ہووے اور گیان ہی گیان کے ابھاو کو جانے یہ بن نہیں سکتا۔ اور ایک گیان کو دوسرا اور دوسرے کو تیسرا جانے یہ بھی درست نہیں کیونکہ اس طرح اُن اوستھا دوش آتا ہے۔ اس لئے گیان کا کبھی بھی ابھاو ہو نہیں سکتا اور جب اگیان گیان کا ابھاو روپ سیدہ نہ ہو تو ابھاو روپ ہو پر تو برتی گیان سے یہ وپریت سمجھا دالا اس کا درودھی ہے اور درودھی ہونے پر بھی اگیان اوستھ میں گیان سروپ آتا کا ابھاو نہیں کہا جا سکتا۔ وہ اسی میں ادھیت ہو کر ہی اپنے اگیان سروپ

سے پرگٹ ہو جاتا ہے اس سے یہ بھی سیدھ ہوا کہ گیان سروپ آتا گیان کا وردھی نہیں اس کو لے کر ہی سرب بوا ہوا کرتا ہے جاگرت سوین میں تو کاریہ روپ اور سو شپتی میں کارن روپ اوستھا میں ہوتا ہے۔ اسی بواہ کی سیدھی کے لئے ہی اسکو سو بیکار گیا گیا ہے اور اس کا پر یوجن بھی دوسرا کوئی نہیں۔

پیشکش مئے بھگون! اس وجہ گیان روپ شکتی میں بھگت گیان و دیان رہتا ہے یہ سنکر پڑا آئینہ یہ بوا ہے۔ اس گیان کو پر ماتر کی شکتی اور آیا دھی کہا ہے اور آوری آدی دھرم بھی اس کے کہے گئے ہیں کرپا کر کے اس وجہ شکتی کو پند در شٹانت پتی آدی دے کر سمجھانے کا کٹ کرے۔

انروچینہ مایا شکتی میں در شٹانت

آتر۔ پیارے! اس بھگت گیان کے وجہ چیتکار رتھات گیان روپ شکتی کو ہم محقق در شٹانت دیکر سمجھتے ہیں۔ سنو! یہ باہری بھونک اندھکار تو تم نیتہ ہی اوبھو کیا کرتے ہو۔ ساد بارن بھگی کے لوگ تو یہ سمجھتے ہیں کہ جب سور یہ آدی کا پرکاش نہ رہے بھی اندھکار ہوتا ہے ارنھات پرکاش کے ابھوا کو وہ اندھکار بتاتے ہیں۔ اسی پرکار کچھ لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ گیان کا ابھوا ہی گیان ہے۔ پر تو آچاریوں نے تو یہ سیدھ کیا ہے کہ یہ بھونک اندھکار بھی پرکاش کا ابھوا نہیں ہے بلکہ اس کو بھوا روپ ایک لکشن ہی تو بتلایا ہے جیسے کہ اندھیرے کمرے سے نکل کر آجول سورج کے ٹھننے پرکاش میں پیش کو کچھ نہیں دکھائی دیتا اور اُسے وہ اندھیرا مان بھٹتا ہے اور اس سمیہ سور یہ اپنے پرکاش سے جگمگ کر رہا ہوتا ہے اور پھر جے اندھکار کہہ کر بکارتے ہیں اس میں بھی پتی تماشیر آتو وغیرہ پانی بھلی پرکار دیکھ ہی سکتے ہیں اس لئے یہ بھونک پرکاش بھی پرکاش کا ابھوا نہیں تھا جاسکتا۔ دیکھو اندھیرا رات میں جو اندھکار کا اوبھو ہوتا ہے وہ ستیہ و ستو تو نہیں ہے کیونکہ ستیہ و ستو ایک ماتر آتا روپ بھگت گیان ہی ہے اس کی اپیکشا سے تو یہ بھونک اندھکار است روپ تو بھی ایک کالے رنگ کی بہت بڑی چادر کی طرح اوپر نیچے سب جگہ پھیلی ہوئی کی طرح یہ اندھکار دکھائی دیتا ہے۔ اگر وہ کچھ بھی نہ ہوتا تو دکھائی بھی نہ دیتا اس لئے است روپ بھی نہیں کیونکہ است و ستو تو استو میں بھی ہوتی ہی نہیں اور ان ہوتی و ستو تو بھی دکھائی بھی نہیں دے سکتی جیسے کہ بانجھ کا پتر نہ بھی ہوا ہے اور نہ دکھائی ہی دے سکتا ہے۔ پھر یہ اندھکار تو پریتی گوچر اور بھوا روپ ہے۔

..... متا ستر میں پریتی ماتر و ستو کو ابھاس روپ اور سودا کال ستیہ رہنے والی و ستو کو نیتہ اتھو استیہ کہا ہے اور اسی کو پرمارتھک ستیا والا کہا ہے۔ اور جو کسی نہ کسی پرکار کسی دوسری۔ تاکو یا کر بواہ میں آوے اُسے بھوا روپ کہا جاتا ہے اور ستا بونیہ کو استیہ کہا جاتا ہے۔ یہی اندھیری رات میں اندھیرا بچھ یا اوستور روپ ہی سیدھ ہوا ہے پھر بھی جوں جوں ہم دیکھ لے کر آگے آگے بڑھتے جاتے ہیں تو اندھکار میں بھی بڑی تیزی سے سمٹنے یا سنکوج کی کرپا ہوتی دیکھی جاتی ہے اور وہ بڑی تیزی سے پھاگتا ہوا دکھائی دیتا ہے اور دیکھ بچھانے کے ساتھ ہی ساتھ بڑی تیزی سے آگے بڑھتا ہوا بھی دکھائی دیتا ہے مگر وہ پہلے ہی وہاں موجود تھا۔ اس سے یہ سیدھ ہوتا ہے کہ اس میں سمٹنے اور سنکوج کی اور پھیلنے کی کرپا و دیان (موجود) ہے اس اندھکار میں کالی رنگت کے ساتھ ساتھ دوسری و ستو و لو کو ڈھانپنے کی بھی شتی سیدھ ہوتی ہے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ اندھیرا ہوتے ہی سب چیزیں دکھائی دینا بند ہو جاتی ہیں اسلئے جس تو میں سنکوج و ستار اور آرن کی کرپا میں موجود ہوں اس کو پرکاش کا ابھوا کہہ دینا آجت نہیں کیونکہ ابھوا و ستیہ

کے یہ دھرم نہیں ہو سکتے اور ابھاد کو ہی استیہ کہا جاتا ہے۔ یہاں تک یہ سیدھ ہوا کہ اندھکار استیہ تو نہیں پرنتو چا کرنے پر وہ ست بھی سیدھ نہیں ہوتا کارن یہ کہ پرکاش کے آنے پر اندھیرے کا سنکوت اتنا ادھک ہو جاتا ہے کہ وہ کہیں بھی دکھائی نہیں دیتا۔ سوچ نکل آنے کے بعد تو اندھیرا نام کی کوئی دوستو میں دکھائی تک نہیں دیتی یہی اُس کی اپنی کچھ بھی ستا ہوتی تو کہیں نہ کہیں تو ادشیہ دکھائی دیتا۔ اور یہ بھی پرکشش ہے کہ ہر دوستو کی سیدھی کیول میں ہی ہوتی ہے پرنتو یہ تو پرکاش میں دکھائی تک نہیں دیتا۔ اب اس کے لکشن اُس بندو (نقطہ) کی طرح ہوں گے کہ ان کی استھتی کا استھان تو نیست ہے پرنتو اُس کا پرمان **परमान** نیست نہیں کہ کتنا لمبا چوڑا ہے اندھکار تو بندو بھی نہیں کیونکہ سورج است ہوتے ہی وہ زمین کی سطح کے ساتھ ساتھ اس پر کار پھیل جاتا ہے جس کی حد نہیں ملتی اور لمبائی چوڑائی تو رکھتا ہے پرنتو اس کی موٹائی یا گہرائی نہیں۔ اس پر کار یہ نشی دروہ میں سما یا بھی نہیں پڑی کا ناپنا (سیاہی) کر یا اور آرون اُس کے گن آروپت ہوئے ہیں پرنتو یہ تو اس کا سروپ ہی ہیں با کسی پر کار آئے ہوئے گن یا دھرم نہیں ارتھات وہ کا لکھ۔ کر یا اور آرون روپ ہے وہ نہ تو کسی آشرے پر است ہے اور نہ سویم ہی کسی کا آشریہ ہے۔ نہ دروہ نہ گن نہ کر یا۔ کیونکہ وہ کیول ستھیا پر تیتی ماتر ہے جو دکھائی تو دیتا پرنتو استو کہ اپنی ستا نہیں رکھتا۔ اس میں وچترتا اور ولکشنا تو ہے کہ جس ادھشتان پر یہ موجود ہوا دیکھتا ہے اسی کو ڈھانپتا ہے جیسے کہ کائی جل میں آتین ہو کر اور وہیں رہ کر اُسی کو ڈھانپتی ہے اور دھواں اگنی سے پیدا ہو کر اگنی کو ڈھانپ لیتا ہے۔

پرشن ۹۷۔ بھگون! بھوتک اندھیکار کے ستھیا تو کو تو میں نے تجھ لیا پرنتو اس درشتانت سے دارشتانت میں پراپت ہوا۔ مجھے یہ درشتانت دارشتانت میں گھٹا کر دکھائیے اور برہم کی شکتی سروپ آگیان کے باسے میں بھی گھٹا کھٹک بودھ کرانے کی کر پا کریں۔

آگیان کے دو سروپ تو اگر گہن اور انیتھا گہن

اتر۔ پیارے! اودیا یا آگیان کا سروپ بھی بھوتک اندھکار کے سمان گیان سروپ کا ابھاد نہیں ہے کیونکہ جاگرت کے آنے پر وہ اودیا یا آگیان بھی سنکوج کو اسی طرح پراپت ہوتا ہے جیسے کہ اندھکار پرکاش کے آنے پر ہوا اور سکوت ہوا ابھان ہوتا ہے اور پھر سوشتی کے سمیہ پھیلتا بھی دیکھا جاتا ہے کیونکہ جاگرت کے آنے پر اودیا کا ہو جانا بھی سب کو اوبھو سیدھ ہے اور سوشتی میں اس کا پھیلاؤ بھی کسی سے چھپا ہوا نہیں اور اس کے سہا ہی یہ سب جانتے ہیں کہ اس میں آرون (ڈھانپنے) کی شکتی بھی شدھ حیتن روپ پرکاش میں ہی سیدھ ہوتی ہے اور جب پرش سوشتی سے باہر آتا ہے تو سنکپ کے روپ میں پرگٹ ہو کر جاگرت اکتھو سوپن کا کام ہوتا ہے اور وہ دوبارہ سوشتی او ستھیا میں پھیل جاتی ہے تو وہ اپنی انتر کر یا اور آرون شکتی ارتھات آگیان کا پورا تانہ ہے۔ یہی سوشتی میں وہ آگیان اپنے ادھشتان سروپ اترتا کو پرکش روپ سے پرگٹ نہیں ہونے دیتا اور اس کال میں ادھشتان کا حیتن پرکاش روپ سے بودھ نہیں ہوتا پرنتو اس کی ہی شکتی سے جاگرت میں پھر آتا کہ برتی گیان دوارا ہونے لگتا ہے۔ اس سمیہ اُس کی آرون کرنے والی شکتی جو کہ اندھکار روپ کئی پیلے کی طرح نہیں ہوتی اس لئے یہ آگیان بھی بھوتک اندھکار کے سمان ہی آشریہ روپ پر تیتی ماتر دوستو ہے اور اُس سے ادھک آشریہ اس کا لکشن یہ ہے کہ وہ سنا بھر کی سرب دوستوؤں کے آکار میں بدل جاتا ہے جیسا کہ سوپن

میں پر پتھری اکاش اور لوک پر لوک بن کر پریت ہو تا ہے۔ پھر جب یہ اگیان سوشپتی اوستھ میں آتا کوڈا نیسے (آؤرت کرنے) کا ویش کارن بنتا ہے اور کوئی شریں اندر یہ آدی کی بھی کر یا نہیں ہوتی اس وقت اس کا نام کارن روپ مولا اگیان ہوتا ہے۔ اسی کو شاستروں میں تو اگر بن کہا ہے اور جب ہی اگیان برتی دوارا جاگرت اور سوپن میں پھیلتا ہے تو اس کا نام ایتھا گر بن ہوتا ہے اور اس سمیہ ستھیا نام روپ کے اکار میں پرگٹ ہوتا ہے جس سنسار میں **नानख** نانا تو کی پریتی ہوتی ہے۔ پرنتو جب وہ جاگرت اوستھ میں آکر پرگٹ ہوتا ہے تو وہی آتم پرکاش کی جیتا کو پرگٹ کرنے کا ہوتو بنتا ہے اور اس کا نام برتی گیان یا سنکلیپ ہوتا ہے اور جب برتی رہت سامانیہ اوستھا میں ہوتا ہے تو اس سمیہ اسی کو انتہ کرن کہا جاتا ہے ایسے اس اگیان کے ہی انیک اوستھاؤں میں انیک نام ہیں۔

مایا کے وہن روپ

اس سارے ویا کھیان کا ابھیرے یہ ہے کہ ایک ہی پریتی ماتر آروپت دستو کے انیک نام شاستروں میں کہے گئے ہیں۔ پر کرتی۔ مایا۔ شکتی۔ اودیا۔ اگیان۔ سنکلیپ۔ برتی۔ انتہ کرن۔ آدی کارن۔ پران۔ (ہنجر۔ ایشوری۔ فنکٹی۔ شمشٹی۔ بدھی۔ قدرت کا لہ ایتادی یہ سب ایک ہی اثر و چنیہ شکتی کے انیک نام ہیں۔ پرنتو بھن بھن اوستھان پر بھن بھن نام سے پکارا جاتا ہے۔ جیسے کہ ایک ہی پرش کو راجیہ کرنے سے راجا۔ لکھے سے لیکھک اور یا ترہ کرنے سے یا تری ایتادی ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ داستوں بھن بھن اوستھاؤں میں ایک ہی پرش اوستھت ہے کیوں ناموں کا ہی بھید ہے۔ یہی برتی یا سنکلیپ سوشپتی کال میں لین ہو جانے سے کارن روپ متوگن کی اوستھا میں اگیان۔ اودیا۔ کارن شریر یا پران کہلاتا ہے۔ ستوگن کی شانت اوستھا میں انتہ کرن۔ سوچنے سمجھنے کے سمیہ بدھی۔ رجوگن۔ منوراج کے سمیہ برتی یا خیال کہلاتا ہے اور جب یہ سنکلیپ شکتی ہی درشیہ پدارتھوں کے روپ میں سوئم دکھائی دیتی ہے تو اس سمیہ اس کو آپا دان کارن یا پر کرتی آدی ناموں سے پکارا جاتا ہے۔ پرنتو ناموں کے بھید ہونے پر بھی یہ ایک رہتا ہوا بھی جگیا سو کی بدھی میں بھن بھن پریت ہوتا ہے۔ اس کارن ادویت سدھانت اس کی سمجھ میں نہیں بیٹھتا۔ اسی لئے ہم نے دستار کے ساتھ اسے آپر ورن کیا ہے۔ اگیان یا اودیا کا شبد بہت جوں میں برہم و دیائی پر کر یا میں ورن ہوا ہے۔ اور مند بھدی لوگ اس کا ارتھ مورکھتا سمجھ کر اس سے گھرنا کرتے ہیں کیونکہ اگیا تا اور مورکھتا پر ماتہ کے گنوں میں کہیں ہی نہیں گئی اور ویدانتوں میں اگیان کا ارتھ مورکھتا نہ لے کر اس پر ماتہ کی اچنیہ شکتی لیا گیا ہے جس میں گیان۔ کر یا اور آورن تینوں لکشن میں گنوں کے روپ میں دیدیان ہوں آئیے ہی اگیان روپ آپا دھی کہا جاتا ہے اور پھر اس کو اگیان اس لئے بھی کہا جاتا ہے کہ اس کے کارن منشیہ کو بھرم ہوجا ہے اور اپنے سروپ کی پہچان سے وخت رہ جاتا ہے ارتھات اپنے سروپ کے ساکشات کا کرنے میں ہی اگیان ہی پر مبنی بندھک ہے۔ اس کارن سے ہی شدھ سروپ کے سیمار تھ گیان کی اپیکشا اسے اگیان کہا گیا ہے اور بھارت کے برہم و تیا لوگ اسی نام سے دیدانت پر کر یا میں اس کا پر لوگ کرتے ہیں جب بھارتیہ برہم و تیا لوگ یہ کہتے ہیں

..... کہ اگیان سے سترتی آتین ہوئی تو اس کا یہ ارتھ نہیں کہ پر ماتہ کی قبول اور پر اد سے یہ جگت آتین ہوا بلکہ اس کا ماتیر یہ یہ ہے کہ پر ماتہ کی سنکلیپ شکتی سے یہ سترار آتین ہوا۔ جس کارن سے اس کی اس شکتی کا نام مایا یا پر کرتی رکھا گیا ہے اور یہ بھی اس کا سپنٹ ارتھ نکلتا ہے کہ اس کی مایا سے یہ سب

کچھ آتین ہوا۔ ساد ہارن بدھی والے لوگ یہ نہیں سمجھ سکتے کہ اس اگیان اور سنگلیپ نام سے بھی ایشور کی شکٹی کو ہی کہتے ہیں کیا گیا ہے اس لئے آجاریہ لوگ پورن گیان کرا لے کی اچھا سے ہی اس ایشوری شکٹی کو اگیان سنگلیپ آدمی ناموں سے درن کرتے ہیں جس سے یہ سمجھ میں آجاردے کہ اس کا بھاد اس کی شکٹی سے ہی ہے اس پر کلا اس شرہ تنو کو سمجھنے میں کوئی بھول نہ ہو جاوے۔

ادھشٹان روپ برہم کے بھن بھن نام

جس پر کار اس ادھیت آ بھاس ماتر ایشوری شکٹی کے انیک نام کھن ہوئے ہیں اسی پر کار ادھشٹان برہم سروپ کے بھی انیک نام اور لکش شاستروں میں درن ہوئے ہیں جیسے ست۔ جیت۔ آنند۔ برہم۔ پرکاش۔ کوٹشہ۔ سحران۔ اکریہ۔ اواناشی۔ چراکاش۔ چدا لٹ۔ اتیادی۔ ان تی دیا کھیا اسی گرتھ میں پہلے آرتھ میں ہی بھلی پر کار کی بھاجی ہے اس لئے اس کی یہاں آوشیکتا نہیں۔ جب یہ سیدھ ہو گیا کہ اگیان کا ادھتھ بھول یا مور کھتا نہیں تو اس پر کار درودھی مت والوں کے سارے اکھشیپ اور کشش دور ہو جاتے ہیں یہی لیاں دے گئے لکشوں میں کسی کو پھر بھی سند یہ ہو تو ہم ان کے سنوئش کے لئے ویدانت شاستر میں بہتلائے گئے اگیان کے لکش انہی شاستروں کی پری بھاشہ میں ہی یہاں درن کرتے ہیں۔

برہم و دیا کے آجاریہ کھن کرتے ہیں کہ اگیان جسے اودیا بھی کہا جاتا ہے وہ اودیا تر گنا تمک۔ بھا و روپ اور اکھٹ کھن کرنے میں ویشیش روپ سے جڑ ہے۔
ان لکشوں کا دیا کھیا
मघटित घटनापटीयसी
اب آگے کے لیکھ میں کی جاتی ہے۔

مایا کی انرو وچنیتا!

پہلا لکش تر گنا تمک ہے اس کا بھاویہ ہے کہ جس کا سروپ تین گنوں والا ہو۔ تین گن۔ ستوگن۔ رجوگن اور توجن ہیں۔ ستوگن سے گیان پیدا ہوتا ہے۔ رجوگن سے کریا اور توجن دستو کو ڈھانپنے کے کام یعنی آدرن تینوں کی ملی جلی شکٹی ہے۔

دوسرا لکش اس اگیان یا اودیا کا بھا و روپ ہے جس کا ارتھ پرتیتی ماتر دستو ہے نہ کہ ست۔ روپ۔ اس کو یوں سمجھو کہ جو پدارتھ ست نہ ہو اور نہ است ہو اور نہ است آجھے گوپ ہو اسے بھا و آتمک یا بھا و کہا جاتا ہے۔

ست یعنی ست ہونے لگیہ دستو وہ ہے جو نیتیہ ہو۔ است ستا رہت اکتوا شونیہ کو کہا جاتا ہے۔ دونوں کے ملے جلے کا نام ست است آجھے روپ ہے۔ جو کہ سنہو نہیں۔ ست اور است دونوں سے جو دلکش ہو اس کو بھا و روپ کہا جاتا ہے۔ ست سروپ دستو تو سدا تر کال آپادھ اگر اس آتھت ہے وہ بھی کھٹی بڑھتی نہیں اور نہ ہی ناش کو پراپت ہوتی ہے۔ اور است تینوں کالوں میں دریمان نہیں ہوتی اور نہ بھی یہ پر گٹ ہی ہو سکتی ہے جیسے بندھیا پتر۔ سبے کاسنگ وغیرہ۔

اگیان تو اپنے کاریہ بھرم سنہی آدمی سے جانا جاسکتا ہے کہ اس کا کارن اگیان ہے پر تو وہ گیان ہونے پر نہیں رہتا اس لئے اس میں ست کے لکش بھی نہ گھٹ سیکے اور کاریہ گوپ سے یہ پرتیت بھی ہوتا ہے اس لئے است

بھی نہ ہوا۔ ست اور است دونوں کا میل اندھکار اور پرکاش کی نیائیں سمجھو نہیں اس لئے اُبھے روپ بھی نہ ہوا۔ اس لئے اگیان بھوا روپ پدارتھ ست است سے ولکشن ہی کھڑا جوتیہ درست تو نہیں پرتو است بھی نہیں۔ اس لئے اس کو عم ست است سے ولکشن اور بھوا روپ کہیں گے۔ ایسا کہنے میں کوئی دوش نہیں۔ اب تیسرا ولکشن اسی گیان یا اودیا کا اکھٹ گھٹن پٹھی *अवच्छिन्न घटनापटीयसी* ہے۔ اس کا تاثر یہ سمجھو کہ دکھائیوا ہے۔ اب یوں سمجھو کہ یہ اگیان اودیا یا ایسے پدارتھوں کی رچا کر سکتی ہے جو کہ بدھی کی سوچ سمجھ سے باہر ہے۔ جیسے کہ روپ یہ ہندو میں منشیہ آدمی کے اولو۔ گن اور روپ کچھ بھی دکھائی نہیں دیتے پرتو اسچر یہ ہے کہ انہیں سے ان کی انتہی آدمی ہوا کرتی ہے۔ اس لئے ان درشتانوں سے یہ سسٹ ہو جاوے گا کہ یہ مایا۔ اودیا یا اگیان روپ کی گھٹ گھٹن پٹھی *अवच्छिन्न घटनापटीयसी* ہے ارتھات اتی چتر ہے اسچھو کو سمجھو کہ دکھانا اس کا بایں ہاتھ کا کرتب ہے۔ اس لئے یہ بھگوت گیان کی کورن کارگری۔ انکر سٹ اور چترائی ہے۔ اب اوپر لکھے گئے لکشنوں کے اوسار اگیان کی پری بھاشہ یعنی تفریق یوں ہو سکتی ہے کہ پر ماتہ کی وہ وچر شکتی ہے جو ستو رہو اور گن روپ ہے۔ بھوا روپ ہے۔ ست است اور اُبھے روپ سے ولکشن ہے۔ نہ تو ادھشتان سے بھن سوتنتر ستا وان ہے اور نہ ادھشتان سروپ ابھن ہے یا بھن بھن روپ ہی ہے اس لئے ایسی اسچر یہ روپ بھوا واک شکتی کو بھول ہو کھتا یا پر ماد کہنا نہیں بنتا کیونکہ بھول یا مٹور کھتا آدمی کا بچپن روپ سے موجود ہونا نہیں سکتا۔ اس لئے ویدانت شاستر کے مول سنسکرت گرنھوں میں اسے پر ماد یا دوش نہ بتا کر اس کو بیٹے کہے گئے لکشنوں والی ازروچینہ شکتی ہے۔ کیونکہ شاستروں میں کہیں بھی بھول یا پر ماد آدمی سے سرشٹی کی رچا کا ورن نہیں۔ ساداش یہ ہوا کہ بھگوت گیان روپ آتما کا نچے سروپ بودھ ہے وہ ست روپ برہم ہے اور اس میں ادھیت یا آروپت مایا۔ اگیان یا اودیا روپ اخصتہ شکتی ہے جس کی سوتنتر ستا کوئی ہے نہیں کیول ادھشتان کی ست روپتا سے یہ ست کہی جاتی ہے۔

تین۔ نہ بھگون! آپ کی اپار کر یا سے میں نے اس مایا کا سروپ تو سمجھ لیا اب دیا کر کے اس کے ادھشتان روپ چیتنیہ سروپ کے لکشن روپن کریں اور جاگرت سوپن پر بچ میں کیوں بھن بھن ستا پر تیت ہوتی ہے اسے بھی کھول کر سمجھائیے!

متھیا بگت کی پرتی سوپن وٹ

اُتر۔ مایا کا سروپ سمجھنے کے انتر تیرا پرش ادھشتان روپ برہم کو سمجھنے کے لئے اُچت ہی ہے۔ اب ذرا ایسے دھیان سے سونو۔ بھگوت گیان کا واستو سروپ اپر نیامی ارتھات ایک اس اور پرکاش سروپ ہے اور اس کی ادھیت روپ سنکلیپ شکتی سرشٹی روپ میں بلی ہوئی دکھائی دیتی ہے اور یہ بگت سنکلیپ روپ ہی ہے جو کہ انکلیپ ہو کر پرتیت ہو رہا ہے۔ آتما روپ ادھشتان تو شدھ سمجھک کی نیائیں نزل ہے یہ سنکلیپ ہے بگت اس میں بھگوت ہو رہا ہے جیسے کہ بنب سے بھن ستا والا پر بنب پوری سج سج سے دکھائی دیتا ہو ابھی واستو سنکلیپ میں ہے ہی نہیں اپر کار بھگوت گیان سروپ آتما میں یہ سرب منومی بگت پرتی ماتری بنا وچار کے دکھائی دے رہا ہے اور وچار کرنے پر اس کا کہیں کوئی پتہ ہی نہیں ملتا۔ درشتانت میں جیسے سوپن بگت کھو جے پر بھی سوپن کے ادھشتان سوپنا وی میں نہیں ملتا اور سمجھک کے درشتانت میں تو پرتی بنب کی پرتی کا بنٹ کیول سمجھک ہی ہوتا ہے اس کا دیکھنے والا اس سے باہر موجود ہوتا ہے اور پرتی بنب کو سد ہی اپنے بنب کی اپکشتا رہتی ہے۔ پرتو وہاں درشتانت کا کیول ایک انگ

ہی لینا ہوتا ہے کہ پر تہی بنب و ت منومئی جگت ستا متونہ ہے اور یہاں سوپن درشٹانت میں تو ویشٹا یہ ہے کہ یہاں پر دکھائی دیتے ہوئے پدارتھ نہ تو بنب اور نہ کسی انہ درپن کی ہی اپیکشا رکھتے ہیں بلکہ وورت واد کے سدھانت کے اوسار سویم ہی یہ آتما ان آن روپوں میں پرگٹ ہوا ہوا سویم ہی درپن کا کام دے جاتا ہے اور آپ ہی اُن کا ادھشٹان اور گیتا بھی ہوتا ہے۔ ارچھات سویم ہی بنب اور پر تہی بنب کا گیتا بنا ہوا ہے۔ درپن کا درشٹانت تو دکھانے اتار ایک انش میں پورا اترتا ہے۔ درشٹانت پر کوئی بھی درشٹانت پورا نہیں اتر سکتا کیونکہ یہی درشٹانت پورے کا پورا اترتا تو وہ سویم ہی درشٹانت روپ ہو جائے اور وہ درشٹانت ہی نہ رہے۔ اس سدھانت کا پرکشش انوکھو تو سوپن کال میں ہوتا ہے جو کسی سے چھپا ہوا نہیں اور اُس میں کسی پر مان کی اپیکشا بھی نہیں۔ دیکھو سوپن میں اپنے پرکاش روپ جیتن تو اور اس کی شکتی روپ سنکلیپ کے سوائے کچھ بھی ویدیاں نہیں ہوتا اور سنکلیپ روپ شکتی کی اُس ادھشٹان سے بھن ستا بھی نہیں ہوتی اور اُس آتم پرکاش میں وہ سنکلیپ ہی جگت روپ بن کر درشی گوچر ہوتا ہے۔ سوپن سنا پو منومئی رچنا ہے۔ گیان سروپ ادھشٹان نہ وکار روپ ویسے کا ویسا ہی ہے اور اپنے منومئی سرب سنا پو کا بھی ہے اور اُس سارے کھیل سے نیا را اور شدھ ہے۔ سوپن کے سمجھی نام روپ کی پریتی کرانے والا ہونے سے یہی اُسے درپن سماں بھی کہیں تو کوئی آپتی نہیں وہ ہی اُس سوپن جگت کا ساکشی اور درشٹا ہے اور سوپن کی سرب سرشٹ اُس میں رجو سرپ و ت دوسرے کسی بنب کے بنا ہی دکھائی دے رہی ہے وہ اُن کو اپنے میں اُتین کرتا۔ جگت کال میں اُن سے بواہر کرتا اور انت میں اُن کو اپنے میں ولے بھی کرنے والا ہے سب پرینچ ہی منومئی کر پڑا اٹھوا ولاں مارتے ست تو نہیں پرنتو ست و ت پریت ہوتا ہے اور پھر اپنے سے داہیہ ہو کر بھی پریت ہوتا ہے اور یہ بھی آشر یہ ہے اسی پرکار یہ جاگرت جگت بھی اپنے جیتن سروپ میں بھن و ت باہر پریت ہو رہا ہے اور یہ اسی گیان سروپ کا وچتر ہی چٹکا رہے۔ اس کی از وچنیہ شکتی کا دوسرا ہی روپ اور وچتر ولاں ہے۔ نہیں تو کیا سوپن اور کیا جاگرت دونوں ہی سماں روپ ہی کلیت میں سوپن جگت کو تو شیگر ہی ہم جاگرت میں آکر مستھیا جان لیتے ہیں پرنتو یہ جاگرت جگت اتنی جلدی بھرم روپ اور سنکلیپ روپ بنتے نہیں ہوتا کیونکہ یہ اُدی سنکلیپ کا رہے ہے اور سوپن جگت دوسرے چھایا سنکلیپ کا کار یہ ہے اسی کارن جاگرت تو ستیہ اور سوپن مستھیا روپ بننے ہو رہا ہے یہی دونوں ہی سماں روپ سے کلیت ہیں۔

پرین ۱۵ بھگون! یہ سوپن جگت تو ہر وکٹی کی بذرا کال میں بھن بھن بھان ہوتا ہے اور جاگنے پر نہیں رہتا پرتو ہر ایک جاگرت پریش کے لئے یہ جاگرت سرشٹ تو ایک سماں ہی سر ودا ستیہ ہی ہے اور سوئے ہوئے پریش کا تو اسنا اپنا کلیت جگت ہے جو اُسے ویاں ستیہ پریت ہوتا ہے یہی ایک ہی جیتن دیو کے یہ جاگرت اور سوپن سے دونوں جگت ہوتے تو سب کو ایک سماں ہی پریت ہوتے پھر ایسا بھید ہونے پر تو بھن بھن ہی جیتن سدھ ہوتا ہے تو جیتن ایک ہی ہے یا الگ الگ۔ مجھے کھول کر سمجھائیے۔ آپ کی بڑی کرپا ہوگی؟

ایک جیو واد

آتم۔ پیارے! اس کے سبندھ میں شاستروں کے ٹھسہ ٹھسہ تیرے پرتی کہتا ہوں۔ دھیان سے ستوا برہم و دیا کے آچار یوں کے اس وشمیہ میں دو بھن بھن مت ہیں۔ ایک مت کے اوسار ارچھات ایک جیو واد کی رتی سے کیول ایک ہی ادھشٹان روپ آتم تو ہے اور اُس کی ایک ہی شکتی سب کچھ کر رہی ہے۔ اس ایک جیو واد کے

اٹو سار جب اس گیان روپ ادھشتان میں سنکپ روپ شکتی منوئی آکر تیوں کو رچتی ہے تو اسی سنکپ کے انوسار چار دیہہ کی آکر تی پوری سچ دھج کے ساتھ رچ لیتی ہے۔ سوین میں سوین پرش کی رچنا بھی اسی نیم پر ہوتی ہے اور سوین سرنا کا ہتھو روپ سنکپ اسی پرش کا دوسرا سنکپ ہے اور وہاں کی سنکپ می آکر تیاں پر ہتھم سنکپ ارتھات جاگرت رچنا کی اپیکشا چھوٹے طور پر کی ہوتی ہے اس لئے سوین سرشٹی کی رچنا جاگرت رچنا کی اپیکشا سے مستحیا اور کلیت پریتیت ہوتی ہے اور سرشٹی رچنا کے آریجھ میں جب سنکپ جگت کے پدارتھوں کے آکار میں تبدیل ہوا تو سمشٹی روپ سے جاگرت جگت بنا اور اسی میں اپنے سنکپ کی درڑھتا سے اپنے ہی سے ہوئے سنہیہ دیہہ سے اپنے کو پرکٹ کیا جو کہ سمشٹی ابا دھی ہے۔ اور پھر ہی جیتن آتا ہے سوین سنار کی رچنا کر کے اپی ویشیش شکتیوں اور دیہوتیوں کو دکھاتا ہے۔ پرنہ جس کارن سے سوین گت اس کے یہ ویشیش جتنکار اور دیہوتیاں جاگرت سنکپ سے بہن دوسرے جگت کے سنکپ سے ہوتے ہیں اسی کارن پہلے آدی سنکپ کے جتنکاروں کی اپیکشا بچھ اور کلیت سیدھ ہوتے ہیں اور سوین کی اپیکشا یہ جاگرت جگت ستیہ بھان ہوتا ہے کلیت نشیچے نہیں ہوتا۔ واستو میں کیا سوین اور کیا جاگرت جگت ایک جیتن آتا ہے ہی سنکپ اور کلیت میں ان کے ادستھا بھید ہونے سے ستیہ اور متھیا کا بھید پریتیت ہوتا ہے۔ ادستھا بھید سے ایک جیو کا ہی سنکپ یہ جاگرت جگت اور سوین جگت ہے۔ دوسرے جیو جو دکھائی دیتے ہیں اسی کا آبھاس روپ ہونے سے جیو آبھاس ہیں۔ اس سدھانت کو ایک جیو واد کہا جاتا ہے۔

دوسرا مت یہ ہے کہ پرکاش روپ پر آتا تو ایک ہی ہے پرنہ اس میں سنکپ یا انتہ کرن روپ دھوتیاں انیک میں۔ ان انتہ کرش کے منہ سے پرنی بنب روپ جیو انیک میں اس سدھانت کو ماننے والوں کو نانا جیو وادی کہا جاتا ہے۔ اس سدھانت کے انوسار پر ایک سنکپ میں جگت کو رچنے کی شکتی اسی جیتن دیو کی ستا سے پراپت ہوتی ہوئی ہے۔ پرنہ جاگرت جگت تو انیک سمشٹی سنکپوں کی سمشٹی رچنا ہے اور سوین جگت ایک سنکپ کی اپیلی رچنا۔ ہر ایک سنکپ سے بہن جتن جگت کے پدارتھ بنتے ہیں۔

نانا جیو واد

اس لئے سمشٹی سنکپ کی رچنا کے پدارتھ تو باہر سے ہو کر درشی گھر ہوتے ہیں اور ایک ایک سنکپ کا رچا ہوا جگت بھر کر روپ اور کلیت دکھائی دیتا ہے اور چھوٹا جانا جاتا ہے کلپنا کر کے مندا نہ ہکار میں چلتے ہوئے دس پرش ایک ہی رجو میں کلیت سرپ کو دیکھتے ہیں اور وہ اسے بھرم سے سرپ ہی سمجھ رہے ہیں۔ یہ سرپ کی سمشٹی رچنا سے رچت سرپ ہے کیونکہ دس پرش کے دس ہی اسے سرپ مان بیٹھے ہیں اور ان کے علاوہ کسی گیارہویں پرش کے سنکپ میں وہاں درارڈ (جھوچھدر) کی کلپنا ہوئی ہے اب پہلے دس پرشوں کی اپیکشا یہ گیارہویں پرش متھیا وادی سیدھ ہوگا۔ اور باقی دس کو سچا مانا جائیگا۔ اس پرکار یہ جاگرت جگت انیک پرشوں کا کلیت ہونے سے سمشٹی سنکپ کا کار یہ ہے اور سوین جگت کیوں ایک پرش کی ہی رچنا ہے اس لئے ایک دیکتی کے سوین جگت کی اپیکشا یہ سمشٹی سنکپ رچت جاگرت جگت ستیہ پریتیت ہوگا دیکتی کیا سمشٹی اور کیا سمشٹی (جاگرت اتھیا سوین جگت) سب ہی سنکپ اتھیا بھرم مائر ہونے سے کلپنا مائر اور متھیا ہی ہے۔ جب یہ نشیچے ہوا کہ جاگرت اور سوین جگت دونوں ایک سان متھیا ہیں اور دونوں کا آپا دان کارن سنکپ یا انیک ایک ہی ہے اس لئے واستو میں دونوں میں کوئی انتر نہیں۔

آتم گیانی کی آستھی

سب شئی و شئی جگت کا ادھشتان سرورپ اور پرکاشک جپتہ روپ آتما ارتھات بھگوت گیان ہی ہے جس کو برہم سرورپ سے پہلے سدھ کر آئے ہیں وہ ہی و شئی ایا دھی سے ہر ایک کا درشتا ہونے سے نرلیپ اسنگ اور جپن سا کشی سرورپ ہے۔ نہ وہ کرتا ہے نہ بھوگتا۔ گیانواں گیان کی اس اوستھا میں پنچک پر سرب جگت کو سنگاپ ماتر کلیت تھا متھیا مانتا ہے اور اپنے آتم سرورپ کو جیوتیوں کی جیوتی سوئم جیوتی سرورپ نشی کرتا ہے اور درشتی گوچر استھول نکھشتم۔ گیات اگیات۔ شجہ انشجہ۔ سکھ دکھ سرب سنیا کو متھیا نشی کرتا ہے اور اس سے کبھی لپت نہیں ہوتا۔ سدا اپنے واسو سرورپ کے آند سے آند مان رہتا ہے۔ یہی جیون مکی ہے اس لئے تم بھی یہی نشی کرو کہ جو کچھ دکھائی دے رہا ہے یا اگیات بھی ہے سرب جگت تمہارا ہی سنگاپ ہے۔ تمہاری جپن آتما ہی کی یہ سنگاپ ماتر چاہے وہ سب کو رچنے والا ہی پر ماتا سرورپ تمہارا ہی اپنا آپ ہے۔ تم سوئم ہی پر ماتم سرورپ ہو تم ہرگز دیکھ یا دیکھ کے (بھیانی متھیا آجھاس روپ جیو نہیں ہو۔ بت توم اسی۔) (تم وہی پر برہم سرورپ ہی ہو)

پرکاشن ۵۲ کر یا بھوگن! اب تک آپ نے اس جگت کو سوین و ت پر یا تھک ستا رچت اور متھیا نشی کر آیا اور بھگوت گیان سرورپ کو اس کا رچتا سدھ کیا۔ پر تو مجھے یہ سمجھ نہیں آ رہا کہ بھلا کیسے ایک دیکھ میں سا کشی روپ سے براجمان پرکاشک آتما ہی سرب دیوں میں ویا پک پر ماتم روپ ہو سکتا ہے۔ کر یا کر کے یہ گوڑھ تو پھر ذرا کھول کر سمجھا تاکہ میری بدھی میں یہ بات ٹھیک ٹھیک بیٹھ جاوے۔

گیان سرورپ آتمہ کی بھن بھن ایا دھیوں میں

آتمہ۔ ہمارے۔ تیرا یہ پرش جیو اور ایشور کے واسو لکش ارتھ کو نہ سمجھنے کے کارن ہی ہے۔ اب ہم شرٹی میں بتلائے گئے برہم سرورپ کے سبھی لکشوں کو تمہارے جپتہ سرورپ سا کشی میں گھٹاتے ہیں۔ پورن دھیان سے سنو! پر ماتمہ کے جپتہ ایا دھی کرت نام گن آدی کلپنا کئے گئے وہ سب کے سب ادھشتان روپ برہم میں ہی آروپت اور ادھینت ہیں۔ ہم پہلے کہہ آئے ہیں کہ بھگوت گیان ہی پر ماتم سرورپ ہے اور وہ تمہارا ہی شدھ سرورپ ہے جس کا عام بول چال میں آتما نام سے بول رہا ہوتا ہے۔

پر گیان سرورپ ارتھات سوئم جیوتی روپ لکش باقی سب لکشوں میں سمجھ ہے۔ پر ماتمہ کے باقی سبھی وید وکت لکش شاستر یا ود وانوں نے اس جگیا سو کے بودھ کے لئے نروین کئے ہیں۔ سب کے سب لکش اس سوئم جیوتی روپ لکش اندر ہی آجاتے ہیں اور اس میں انیک دوسرے لکش بھی آروپ کر کے کہہ گئے ہیں۔ اس گیان سرورپ کی ایا دھی کے منت سے ہونیوالی دو بھن بھن اوستھا کلپنا کی گئی ہیں ایک اوتم اور دوسری کور شٹ یہ کور شٹ اوستھا دو طرح کی ہے ادھیا تم اور آدھی بھوتک اور اوتم آدھی دیوک کہی جاتی ہے ان بھن بھن اوستھاؤں سے اسی گیان سرورپ کی بھن بھن ایا دھی کے کارن انیک نام روپ اور کریائیں کلیت ہوتی ہیں جو کہ ان گنت میں بھر بھی کچھ شکھ ایا دھیوں کو لے کر یہاں سنکشیپ سے درن کیا جاتا ہے۔ تاکہ سادہ وارن جگیا سو کی بدھی میں بھی یہ سدھانت بھنی پر کار بیٹھ جاوے۔ ادھیا تم ایا دھی میں یہ برہم منشیہ آدی جیو بھاویں پر گٹ ہوا ہوتا ہے اور جب یہ ایشوریہ مکت آکر شٹ ایا دھی سے یکت ہوتا ہے تو اسے آدھی دیوک کہا جاتا ہے اور وہی جب بھن بھن پانچ بھوتک کا یہ روپ ایا دھی ارتھات

اننت جلوت کے استھول دیکھ آدی جڑ درگ میں بن کھڑا ہوتا ہے تو اُس کا نام آدھی بھونک ہوتا ہے۔ آچار یہ لوگوں نے ان اوستھاؤں کو سمجھانے کے لئے شہر یا نگر سے آبادی ہے اور آتم دیو کو ان نگر میں پر ہی بھر من کرنے والا یا تری بنایا ہے۔ اس لئے ان آبادھیوں میں اس کی اس اتھتی کو گنتی شد سے بھی کہا گیا ہے۔ بھاویہ ہے کہ جیسے کوئی پُرش بھن بھن نگر کی سیر کرتا ہوا اور ان میں بھرتا ہوا آتھ لیتا ہے اسی پر کار لگھوتا ہوا بھی وہ پُرش وہی رہتا ہے کچھ اور نہیں ہو جاتا۔ اسی پر کار یہ آتم دیو ان اوستھاؤں میں سیر کرتا ہوا اپنا سروپ بھوت آتھ لیتا ہے۔ اور اپنے سروپ سے کچھ دلکش نہیں ہو جاتا۔ شہر کو پوری بھی کہا گیا ہے۔ پوریوں میں دھڑلے یا آتھ لیتے والے کو پُرش کہا جاتا ہے۔

بھو کی تین اوستھا شاستروں میں بھی ہیں۔ جاگرت سوپن اور سوپتی۔ ان تینوں اوستھاؤں میں سیر کرنے والے اس پُرش کے بھی تین ہی نام ہو جاتے ہیں اور اوستھاؤں کے بھید سے تین ہی اسمتھان ہوتے ہیں۔ جاگرت اوستھا میں بھگوت گیان کی سیر ہونے پر چکشو اس کا اسمتھان ہوتا ہے اور دیشو یا دیشوا نر اس کا نام پڑتا ہے۔ کیونکہ گر بھ سے باہر اگر اس کا درشن آتھ روپ محل میں ہوتا ہے۔ اور یہاں براجمان ہو کر یہ سنار کے دچتر وچتر کھیل تماشے دیکھتا ہے۔ یہ اس کی جاگرت کی ادھیانک سیر کی جاتی ہے۔

پُرش ۳۵ بھگون کیا جاگرت اوستھا میں یہ آتما کیول چکشو میں آیا ہوا ہی دیشو نام سے پکارا جاتا ہے اتھو اس کا دوشری اندریوں سے بھی سمبندھ ہوتا ہے۔ ید دی وہاں بھی سمبندھ ہوتا ہے تو کیول چکشو کو ہی کیوں یہاں لیا گیا ہے۔ اس کا کارن کیا ہے؟

چکشو میں دیشو روپ آتمہ کا درشن

آتمہ پیارے۔ ایسا سند یہ مت کرو کہ اس کا درشن کیول چکشو میں ہی ہوتا ہے وہی آتم دیو شروتروں میں بھگوت سننا۔ دشن میں دس لیتا ناک میں گندھ کو سونگھتا اور تو جاس رہو گرم سرد کا آتھ لیتا ہے اور کوئل اور کھنڈ کی بچان بھی کرتا ہے۔ اس پر کار یہ تبد لوک۔ روپ لوک۔ سپرش۔ رس اور گندھ لوک آدی کا الو بھو کرتا ہے اوستھات ان کی سیر کیا کرتا ہے۔ کیول اتھا ہی نہیں کہ یہ گیان دیوان پارچ گیان اندریوں کے گولکوں میں آکر ان دیشوں کو بھگوت ہے بلکہ مدھی (دماغ) کے سنگھاسن پر بیٹھ کر ہی آتم دیو سرب دیشوں کے بھلے بڑے اڈو کوئل برلی کوئل ہونے کا دیوار کر کے نرٹے کرتے ہیں اور سمیہ سمیہ بر اپنی اچھا شکلی کا بھی بر لوگ کرتے ہیں اور اس پر کار اس شریر کو اپنے سکلپ کے اوسار کر کیا گراتے ہیں اور ایسا کرتے ہوئے بھی اس سے شومیم سنگ ہی رہتے ہیں۔ چکشو میں اس کا جو دیشی نر دین ہوا ہے وہ اس کارن سے ہے کہ جاگرت کال میں انیہ سرب اندریوں کی اپیکشا اس چکشو کی پر دھاتا بنی رہتی ہے اس لئے چکشو آدی میں اس کی سیر ہونے پر اس کا نام دیشو رکھا گیا ہے۔

پُرش ۳۶ بھگون ایک ایک شریر کا کار یہ چلانے کے لئے آتمہ کی سیر چکشو میں سمجھ آسکتی ہے پرنتو اس ساری شرتی کے کار یہ چلانے کے لئے آتم دیو کی شکتی جس پر کار کام کرتی ہے۔ کر پا کر کے یہ بھی بتائیے؟

شمسی جلوت میں پورن پر ماتمہ

آتمہ پیارے! جس پر کار ایک ہی جتین دیو دماغ اور گیان اندریوں میں انیک دت ہو کر اس چھوٹے سے شریر میں راجیہ کا سارا کار یہ سمجھاتے ہیں اور اس کا پر بندھ چلاتے ہیں اسی پر کار اڈپر کے لوگوں اوستھات

دیو لوک۔ برہم لوک آدمی کو بھی اپنے شاسن میں رکھ کر اور وہاں سوئم اُچھت رہ کر اسی سمیہ میں وہاں کی سرکار و حاکم کو بھی جال رکھتے ہیں اور شمشٹی شری کے گوگوں کے اچھا بنی رہ کر ورنہ ہم آدمی کو بھی اچھا دوت ہی ستا اور پریرنا دیتے رہتے ہیں جیسے کہ ایک منشیہ کے استھولی سوئم آدمی دیہوں کو ستا دیتے آسے ہیں۔ بھاؤ اس سارے دیا کھیان کا یہ ہے کہ بھگوت گیان ایک ہی سمیہ اداھیاتم۔ اداھی دیو اور اداھی بھوت سب کو ہی سوئم ستا پر دان کرتے ہوئے سوئم ہی سرب برہمانڈ کے اس کارخانے کو چلا رہے ہیں اور دوسرے ہمارا جاؤں کے انوسار ان ہی ایسا نہیں ہوتا کہ جب وہ ایک استھان سے دوسرے استھان کو جاویں تو ان کا ماحد ہانی پیچھے خالی رہ جائے۔ بلکہ ان سب کے پر بندھ کر کے ساتھ ہی ساتھ منشیہ آدمی جو لوں کے اداھیاتمک اور دیوتاؤں کے آدمی دیو سب اوم اوم لوگوں میں ہی پوزوٹ ہی اچھا بن رکھتے ہیں اور یہی بھگوت گیان کی وجہ و شیشا اور ولکھشتا ہے۔

جاگرت اوسمقا میں تو بھگوت گیان کی بھوٹی اداھی میں ارتھات اداھیاتم چھٹو آدمی تک ہی ان کی سیر کی سہا ہوتی ہے پر تو اس کی راجد ہانی ارتھات ہر دیہ دیش بھی اسی اُس سے خسانی نہیں رہتا اس لئے وہ ایک ہوا ہوا بھی انک وٹ جان پڑتا ہے۔ یہی کارن ہے کہ برہمن لوگ اُس کو ایک تھا انک اُچھے روپ سے آپا سا کرتے ہیں اور اسی سبب سے اُس کی اُستھی بھی کیا کرتے ہیں ایسا ہونے پر بھی وہ ایک ہو کر بھی ایک روپ سے برہمانڈ بھر میں پورا پورا اچھا بن رکھتے ہیں۔ پر تو جاگرت کال میں ان کا مکھیہ روپ سے درشن اور پر بھاؤ نیتروں میں ہی اور ویشیش کر کے دائیں نیتروں میں ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ وہ ہر و ستوکا درشن نیتروں سے ہی کیا کرتے ہیں۔ اور دائیں آنکھ میں تو ویشیش پرکاش ڈاکٹروں نے بھی سیدھ کیا ہے۔ اس لئے شرتی بھگوتی جاگرت اوسمقا میں اس آتم دیو کا بھٹکانہ دائیں آنکھ میں ہوتا ہے۔ اسی ہوتے شری برہما جی نے آندہ کو اپنے نیتروں میں آنا کا پرکشش درشن کا اپدیش کیا ہے۔ منشیہ کا شری برہما میں شمشٹی وراث کا ایک نمونہ مائری ہے اس لئے برہم و تیا جاپریش سے چھوٹا وراث بھی کہا کرتے ہیں۔ جاگرت میں اداھی پر بھاؤ اس و شروپ جاگرت اچھا بنی پریش پر ہی ہوتا ہے اس لئے یہاں جپتین آنا کا نام بھی دیا گیا ہے۔ درشن بھگوت اوتو اور وراث کی ایکتا تو سمجھ میں آگئی اب کہا کر کے سمجھ لیں کہ ہر دیہ کہ بھگوت پر الیہ اور شری کی ایکتا سمجھائے جس سے ان کے اداھیاتم سرب آتم تو کو سمجھنے کے یوگی ہو سوں۔

شمشی اور ویشیشی سوئم چگت کی مائری اور ویشیشی

آتم دیہ پر کار منشیہ کی جاگرت اوسمقا اور اس کا جاگرت دیہ شمشٹی وراث چگت کا ایک نمونہ ہے کیونکہ اس دیہ سے شمشٹی وراث دیہ کا سب حال پتہ لگتا ہے اسی پر کار شمشٹی سوئم چگت کا نمونہ یہ ویشیشی سوئم چگت ہے اور شمشٹی بھگوت گیان کا ویشیشی وراثت مول پر کرتی کا نمونہ ہی ہے اسی پر کار ان تینوں شمشٹی وراثتوں کے اچھا بنی جپتین کی اہلیت کو دکھانے والے ریجیو کے تینوں ویشیشی سرب میں پر تو چھوٹی بڑی اداھی کے کارن سے ہونے والا چھوٹے بڑے کا بھید کیوں پریشی مائری ہے۔ و استومی ان دونوں شمشٹی ویشیشی کا اداھیاتم ایک ہی شدھ برہم تو ہے جو کہ مراد اس تو سرب ہے۔ چگت جب بھگوت گیان جاگرت اوسمقا سے پر ام ہو جاتے ہیں تو وہ سوئم اوسمقا میں پہنچ جاتے ہیں اس سمیہ وہ سوئم کی سیر کرتے ہیں۔ پرکاش سے ہونے کے کارن ان کا نام یہاں نہیں ہوتا ہے۔ یہاں سوئم اوسمقا میں تو مئے سوئم سوئم سنار میں سیر کرتے ہیں اور جاگرت کے اندریوں آنکھ کاں آدمی سے بھی سبب سے چھوٹ جاتے ہیں اور اب کلمہ استھان میں ہوتا نام کی ناری کو اپنا سمجھنا بن کر وراجمان ہوتے ہیں پر تو ایسا مائری سمجھو کہ ان کا اداھیاتم استھولی شری سے

سرو تھا اٹھ گیا ہے۔ ایسا نہیں ہوتا۔ وہاں بھی پران روپ و ہارن شکتی سے اور اپنی قورن ستا سے اس پر پورن ہیما
 پودب وت ہی رکھتے ہیں کیوں اندریوں کو وہاں آتھول شریر میں کام کرنے کی ستا (شکتی) نہیں ملتی۔ جو کہ پورا پورا
 واستوا بھیماں آن میں پرکٹ کرتی ہے۔ اس سیمہ یہ اندریاں آتھوا ان کے گوک کا شرط آدمی کے سماں چتیا رہت ہوتے
 ہیں اندھتات جڑھ جیسے ہو جاتے ہیں اور اس بات کا ٹھیک ٹھیک گمان ہو جاتا ہے کہ ان میں اپنی ستا یا گمان کچھ نہ تھا۔
 پنا بھگوت گمان کی ستا اور چتیا کے یہ سب ستا رہت اور بچ رہت ہیں۔ آتھول کی رکشا کے لئے اب بھی پران نام
 کا رکھوالا رکھا ہوا ہے جس سے ان میں جیون ستا تو بنی رہتی ہے اور یہ دیکھ مرتا نہیں جس پر کاروشیوں کو گرہن نہ
 کر سکیں سے گمان اندر رہ کر یہ اور جہتیں ہو جاتے ہیں اور پرکار کرم اندریاں بھی چشتا رہت اور جڑھو جاتی ہیں۔ پرنو
 جھڑا گنی دھنم کرنے کی شکتی اور رکت سچار اور شریر کے بڑھے کی شکتی اس کی جیون رکشا کے لئے پران دیوتا کی آگیاں
 رکھو پیل کی طرح اس شریر میں کرنا کرتی رہتی ہے اور جب وہ بھگوت گمان سوین آتھوا میں سیر کے لئے پہنچ جاتے ہیں تو
 اس سیمہ ان کا قورن ادھیکا کائنہ کی ہتا ناری میں ہوتا ہے اس کارن سوین میں شرتی نے آتما کا استھان کٹھ بتایا
 ہے۔ اس آتم آتھوا میں بھگوت گمان بنا نا اندر یہ گوکوں کے ہی کیوں شوکشم شریر دوارا کئی ناریوں کی سیر کرتے
 ہیں جو کہ سامانیہ روپ سے ہتا کئی جاتی ہیں اور ان میں ایک شیش ہاڑی پرتیکا نام کی ہے۔ اس سیمہ اس آتما
 کا پرکاش اسی پرتیکا میں وشیش کر کے ہوتا ہے۔ یہاں اس آتھوا میں پرتیکا ناری کے اندر مایا شکتی کا وچتر ہوتا
 ہوتا ہے۔ آتھوڑا سا سنگھ کا ٹری کا آتے ہی یہ بھگوت گمان اس سوین میں ہی بڑھیا رکت یا کا ٹری کھوڑوں
 سمیت پیدا کر کے اور اس کے لئے مڑھیا سڑھیں اور میدان پر بھوئی اور آکاش بھی آنکھ جھپکے ہی اندر ہی برج
 لیتے ہیں اور یہاں یہ سوین پریش بن کر سویم جہن دیور ہیکمار کی بھانتی سواری کا آند لیتے ہیں جیسا کہ جاگرت آتھوا
 میں کیا کرتے ہیں۔ اس آتھوا میں ان کے سرب کاریہ کلاب پر اور وہاں کی رچنا پر کوئی آنکھ نہیں ہوتا۔ کوئی
 ڈھنگ نیم گرم و دھمی آدمی ان پر لاگو نہیں ہوتے۔ ابھی ایک کشن میں وہ رکت پر آڈوڑھ ہیں تو انکے کشن میں وہ
 پیدل ہی بھاگے جا رہے ہیں اور بچے بھیت ہو کر اپنی رکشا کے لئے کھڑک کھارہے ہیں اور تو بھیانک شیر کو دیکھتے
 ہی ادھر ادھر گر گئے ہونے پھر رہے ہیں اور دوسرے ہی کشن میں ندیوں میں تیرتے بھی سمندری اور سمی ہونی
 جہازوں کی سیر کرتے بھی پروں کے بنا ہی اڑتے دکھائی دیتے ہیں۔ ایسا جان لو کہ وچتر سے وچتر تاشہ کرتے ہیں اور
 سویم ہی اس لیا کو اسنگ ہو کر دیکھتے بھی ہیں۔ اس سوین سنار میں ان کی لیلالاتی وچتر ہوتی ہے۔ ہر کشن میں نیا
 نئی وچتر ہوتی اور نیا کھیل کرتے اور اپنے میں دیکھتے ہیں یہاں یہ سرشکتی مانتا اور آیت کا مڑھ کا پر دش کرتے ہیں۔
 جس کا بھی سنگھ آتھواتے ہیں اس دستو سے ہی اپنی اچھا پوری کر لیتے ہیں اس لئے ان کی سرشکتی مانتا کا پرش
 انو بھیماں سوین میں ہی ہوتا ہے اس کا کارن یہ ہے کہ ساد ہارن مئی کے لوگ تو اس کی جاگرت آتھوا کو اندریوں
 کے آدھین ہی سمجھتے ہیں۔ اب وہ اپنی قورن ستا موتر شکتی اور اندریوں کی نرا سیکشا دکھانے کے لئے اندریوں
 تمھا ان کے وشیوں سے نیچت (بے پردا) ہو کر سوین میں ویسے ہی نئے نئے اندر اور ان کے نئے وشیہ برج لیتے
 ہیں اور اپنے کو سرشکتیاں اور اندریوں سے نرا سیکش سیدھ کرتے ہیں۔ اس لئے شرتی بھگوتی اس اوسر
 پر ان کے سمندھ میں ایسا نردین کرتی ہے کہ وہ بنا کالوں کے ستا ہے۔ بنا آنکھوں کے دیکھتا۔ بن ہاتھوں
 کے پکڑتا اور بنا پاؤں کے چلتا ہے۔ ایسا دی۔ یہاں وہ آتم دیو اپنے سنگھ اتار سے ہی سوین جگت کو راج
 بھی لیتا ہے اور اپنی سرشکتی مانتا کو پر مانت (ثابت) کرتا ہے پرتوئیاں بھی سرب سادھارن کو جاگرت

کے سمان یہی بھرم ہوتا ہے کہ ان پر تھوڑی سی شور یہ چند رکاش کو رچنے والا جھگڑاتا ہے بنا کوئی دوسرا پر ماتہ ہے اور میں تو دیکھ دھاری جیو ماتہ ہوا اور ماتا پتا کے رج دیر سے پیدا ہوئے ہوئے استھول دیکھ میں آیا ہوں۔ البتہ کتنی مان ہے ایسے یہ نیاری لیلہ کے سویم پر ماتہ ہوتے ہوئے بھی متھیا دیہہ آدمی کے دھرموں کو اپنے میں ڈک کر لیتا ہے یہ اسی کی ایک حیران کر دینے والی وجہ لیتا ہے۔ پر نوتو شرتی تو اس کے واسطے سروب کو بھلی پر کا جانتی ہے اسی لئے اس اوستھا میں اُس جپین دیو کو دیووں مادیو اور پورن شکیان کہہ کر اس کی استی کرتی ہے۔ بدی اس سوین اوستھا میں آتم دیو اندریوں سے پرے رہ کر اپنی اسنگھا اور آیت کا متا کو کر رہے ہیں بھر بھی وہ ابھی سنگھاپ روبر آیا دھی میں جو کہ آرویت ہی ہے ابھی سبندھ بنائے بیٹھے ہیں۔ یہاں بھی اُن میں پرا دھینا کا بھر ہوا کرتا ہے اس لئے اس سنگھاپ روبر آیا دھی سے بھی نرا پیکشا دکھانے کے لئے اس من بدھی سے اُپر امتا سیدھ کر کے ان سے بھی نکل جاتے ہیں اور سو شپتی کی آندھن اوستھا میں پہنچ جاتے ہیں۔

سر سے نر پیکشا اوستھا سو شپتی

سو شپتی میں تو نہ من ہی رہتا ہے اور نہ اس کی برتیاں ہی رہتی ہیں۔ اس سے سپشٹ ہو جاتا ہے کہ یہ برتی یا من اپنے واسطے سروب سے سز و ستا جڑ ہے۔ جپینا جو اس میں برتی گڑھ ہوئی اس کی واسطوں میں اپنی نہ تھئی اور یہ سرب برکار کے گیان۔ سو ندر یہ اورانیہ و بھوتیاں ایک جپین دیو کی ہی تھیں۔ من بدھی اور اندیا بے چاری تو لکڑی پھرنی بھانتی جڑ اور چھ ہی سیدھ ہوئیں۔ اس لئے گیان اوان کی درشتی میں یہ اور اور ستکار کے پاتر نہیں بلکہ آپیکشا کے یوگیہ ہیں۔

پیرشن۔ یہ بھگون! جیسے جاگرت اور سوین میں آتما اُن کا پرکاش سیدھ ہوا۔ مگر سو شپتی میں تو کچھ بھی گیان نہیں رہتا اور گیان اثر ہی رہتا ہے اب یہاں پر آتمہ کی کیا دشا ہوتی ہے۔ کرپا کر کے اسے ذرا کھول کر سمجھائیے۔

سویم پرکاش آتما

آتمہ۔ ہمارے۔ اب اس سو شپتی اوستھا میں وہ من بدھی تھا اندریاں اپنی برتی بھی کھو بیٹھے ہیں اور اُن کی نجی آکر تی تھا کر یا آدمی تک نہیں دکھائی دیتی۔ اس اوستھا میں ان من اندر سے آدمی کے واہیہ تھا آتمہ جگتا میں کوئی پدارتھ نہ رہ جاتے سے اُن کی گندھ تک نہیں رہتی اور ان سب کے ابھاد کو جاننے والا ایک ماتر سو پرکاش آتما ہی ہوتا ہے۔ اندریوں اور من کے نہ ہونے اور ان کے اپنے اپنے وشیہ بھی نہ رہنے سے اگیاں ماتر جو شیش رہتا ہے اُس کا بھی جاننے اور پرکاش کرنے والا کیول ایک جپینہ ماتر ہی ہوتا ہے یہاں اس اوستھا میں اس کا استھان ہر دے بتلایا گیا ہے۔ اس اوبھو کو جاگرت میں ہی لوٹنے پر من بدھی اور اندریوں کے ملاپ سے درن کیا جاتا ہے اس سے یہ سیدھ ہوا کہ آتما سو پرکاش ہے اور شیش سمجھی من بدھی اندر سے آدمی ہی آتمہ کی ستا اور پرکاش سے ستا اور پرکاش وان ہو کر اپنا بولہ وار کرنے کے یوگیہ ہوتے ہیں پر نوتو سرب اوستھا میں ایک رس ہو کر بھی ان کو اوبھو کر کے سویم ان کا وشیہ نہ ہونا یہ اس آتمہ دیو کی ہی وکشن ہو جھوٹی ہے اور ایک خاص جتکار ہے۔ یہاں اس اوستھا میں من بدھی اندر سے آدمی کے اپنے بل گمان ستا اور سو ندر یہ کی فلمی نقل جاتی ہے۔ یہ سٹیک سٹیک پتہ لگ جاتا ہے کہ کس کی ستا اور جپینا سے یہ ستا وان اور گیان

نیکت بنے بیٹھے تھے۔ اس سوشلی اوسمقا میں اس بھگوت گیان کا نام شرتی نے پراگیا رکھا ہے کیونکہ یہ اپنے پورن گیان سے تو نیکت ہوتے ہیں پر نوسر و تھا اگیات اوسمقا میں پہنچ جاتے ہیں اور اُن کو جانے کے لئے یہی آدمی وہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتے جیسے کہ جگنو مسوریہ کا پرکاش کرنے میں سر و تھا اسمرتھ ہے اور اُن بیماریوں کا رشتہ اسی میں کھوجاتا ہے وہاں وہ اپنے آئندہ سر و پ میں گاڑ دھ بھاد میں لین ہوتا ہے دکھ کا نام نشان تک وہاں نہیں ہوتا اس لئے شرتی اس کو آئندہ ٹھک نام سے پکارا کرتی ہے جس کا ارتھ ہے آئندہ کا بھوگتا۔ اس اوسمقا کو دیشھی کان روپ آبادھی کے تحت سے سوشلی کہہ سکتے ہیں اور اگیان ہی کارن دیہہ ہے۔ یہی یہاں پر سوشلی دیشھی بھید بھی نہیں رہ گیا بھر بھی جاگرت میں اگر دیشھی بھاویں اپنے کو دیکھنے والے جیو کی درشتی سے ایسا کہا گیا ہے یہ سوشلی اوسمقا ہی کو شاسنوں میں پرکرتی لے یا جاہا پر لے گا ایک چھوٹا سا نمونہ کہا گیا ہے۔

ایسا مت سمجھو کہ کیول اس ندر کا ل میں ہی ارتھات سوشلی میں ہی یہ پراگیا نام جیو ہوتا ہے بلکہ دیہہ کی اتیتی سے پہلے نیچہ دیہہ بند و پہلے پھوڑے سے ایک ماہ تک کا ماتا کے گرجھ میں ہوتا ہے تو وہاں بھی اس پرکار کی گاڑھ سوشلی کی اوسمقا ہوتی ہے اور جس پرکار یہ جیو سوشلی سے سوین اتھو جاگرت میں گرم سے آتا ہے اسی پرکار اپنی ماتا کے گرجھ میں ایک سے دوسری اوسمقا میں سے گذرتا ہوا اور کئی لیلیاں بھی گرم سے پرگٹ ہوتا ہوا ایک اوسمقا سے دوسری اوسمقا میں آگے چلتا جاتا ہے اور یہ اس اتم دیو کی وچتر سیر اور اس کا وچتر جیتکا رہے۔ کیول اتنا ہی نہیں کہ گرجھ میں کچھ دن کے تو تھوڑے میں ہی یہ سوشلی کی اوسمقا کا اوجھو ہوتا ہے بلکہ بنی بنی تھوڑوں اور کئی پرکار کے تھوڑے وہاں کھٹ کیٹا لوؤں کے شریہ میں بھن بھن پرکار سے اس پرکرتی کی تھوڑ و پتا کو بھی کچھ تھوڑے تھوڑے بھید کے ساتھ اوجھو کرتا ہے۔ یہاں پر اس کی اس سیر کا نام آدمی بھوگت ہے۔

اس پرکار ادمیا تک۔ آدمی بھوگت اور آدمی دیو کی سیر بھی اس بھگوت گیان کی دیشھی سیر ہے جس کی بات اور کے سیکھ میں کچھ اشارہ کیا گیا ہے۔ اس میں سے ایک ایک سیر کو کہنے کے لئے بھن بھن و گیان کی شاکھائیں ہیں۔ جن کو *gagah-gagah* (ڈو آؤی پرانیوں کا گیان) *gagah-gagah* (سائیکا لوجی - منو گیان) - بیا لوجی (*gagah-gagah*) ارتھات جیوؤں کے شریوں کی بناوٹ کا گیان - *gagah-gagah* (منز لوجی) وہاں اور گھانوں کا گیان - با لونی (*gagah-gagah*) یعنی پودوں کا گیان - بیا لوجی (دھاتھو آدک کا گیان) - اتیادک اینک پرکار کی سائیکا کہا جاتا ہے۔ ان سب شاسنوں کے جو وچتر رہیہ ہیں سب کے سب اسی بھگوت گیان کے ہی چنتکار ہیں۔ یہ سب کی سب دیو یا میں اپنی اپنی جگہ ہر ایک سمندر جیسی بھیر ہیں جن کا ورنن اس چھوٹے طے سے گرتھ میں کرنا نہیں نہیں۔ یہاں اس دیشھی بھاو ارتھات جیو بھاویں یہ آپاسا کرنے کا ادھیکاری ہوتا ہے اور اس آپاسک بھاو کو بھی سویم اس جین دیو نے سویم اپنی لیلیا کو پوگٹ کر کے لئے آبادھی روپ سے سویکا دیا ہے۔ اس سے اُنکر شٹ اور آدمی آبادی کی سیر آپاسیہ روپ ایشور بھاو کی سیر ہے اور جہاں یہ بھگوت گیان ایشور یا بوجی بھاو کی سیر میں ہے اور وہاں یہ بھگوت گیان ایشور یہ اور پوجیتا آدمی بھی اچت لکٹنوں سے آروپت ہوتا ہے۔

یہاں تک اس بھگوت گیان کی ادھیا تک آدمی بھوگت اور آدمی دیو کی سیر کا ورنن ہوا جس سے سیدہ ہوتا ہے کہ بھگوت گیان ہر پرکار کی آبادی میں پرگٹ ہو کر بھی سر و پ سے سر ودا انگ ہے۔ آپاسیہ اور آپاسک بھاو آبادھی کے کارن ہی ہیں نہیں تو سر ودا اڈ دیتی شدہ تو ہی ہے جس کارن سے جیو بھاو کی سیر کو سادہ مارن لوگ پرکش روپ سے جانتے ہیں اور سوشلی ارتھات ایشوری بھاو کی سیر کو پرکش روپ سے نہیں دیکھتے اس لئے اپنی

دستھی بھاؤ کی سیر کو ہی محنت بنا کر سمٹھی ایشوری بھاؤ کی سیر کا پتہ لگاتا ہے۔ چونکہ یہ دستھی استھول دیہہ وراث کا نمونہ ہی ہے اور اسی کا پرتیک مائری ہے اور جس پر کار منشیہ کا دیہہ کی استھول انگوں کا سمودائے روپ ہے اسی پر کار دیہہ بھی سرب پرانیوں کے شریروں کا سمودائے روپ ہے۔ اور سرب دیہی تو اس سمٹھی کا انگ ہی ہیں۔

پریش بھگوان ایہ منشیہ دیہہ تو پرکش روپ سے ہم انیک انگوں سے یکت دیکھ رہے ہیں۔ وراث کا دیہہ تو ہم کہیں نظر نہیں آتا۔ اس سے وپریت ہم کو آکاش دایو سور یہ جذرا گنی جل پر تھوی۔ منشیہ پشچشی آدی بھن بھن پدارتھ ہی اونچھو ہوتے ہیں بھلا یہ کیسے ایک دیہہ ہو سکتے ہیں، کر باکر کے قول کر سمجھائیے؟

دراث پریش

اثر۔ پیارے! اس سارے برہانڈ کو سمجھنے کے لئے اور بیگوت روپ سے اس کی اپنا کر نیچے لے اسے ایک دیہہ کہا گیا ہے جس پر کار انیک انگوں کا سمودائے روپ یہ دیہہ ہے اسی پر کار ہم تم کو بتلائیں گے کہ کیسے یہ سرب پرانیوں کا سمودائے روپ ایک وراث پریش ارتھات سمٹھی دیہہ والا ہے۔ دھیان پور روک سمجھنے کی حشیا کرو۔

پر تھوی کے گونے کے سب طرف پانی ہی پانی ہے۔ کچھ تو سمندروں کی شکل میں اور کچھ بادلوں اور گیسوں کے روپ میں اس پر تھوی منڈل کو سب طرف سے پانی نے ہی گھیر رکھا ہے۔ پھر اس جل کے بھی سب طرف گرمی اور آگ کا گھیرا ہے اور اس کے اوپر دایو اور بھرو دایو رہت آکاش اور اس سے بھی سوکشم آکاش در آکاش کا گھیرا ہے یہ سارا مل کر وراث کا ایک دیہہ ہے۔ اس سمٹھی سرب کا اچھا بھلائی ایک ہی جتن دیو ہے جس کو دیش ان نام سے شاستروں میں درن کیا گیا ہے۔ اس کا درشٹا ہے روپ ایک پیارو جس پر ایک کے پیچھے دوسرا پردہ استھول سے استھول چڑھتا ہوا ہے ایسے ہی ایک کے بعد دوسرا پردہ ہا بھو لوں کا اس پر کار ہے جیسے مانو دیہہ جو کہ انگ روپ سے بھن بھن ہونے پر بھی سمودائے روپ سے ایک ہی ہے۔ سائنیدالوں (دیگیا جوں) نے اس کی کھوج کر کے اُن کا درن بڑے دستار سے کیا ہے تو بھی اُن کا بھید ایسا ہی ہے جیسا کہ منشیہ کے بھن بھن انگوں ہاتھ پاؤں آدی کا بھید ہے۔ جس پر کار سرب انگوں کا سمودائے روپ سے بنا ہوا ایک منشیہ دیہہ ہے اسی پر کار ان پنج ہا بھو لوں اور پانچ بھوتک دیہوں سے بنا ہوا ایک وراث شر ہے جس کی شاریر کھچا کی کھوج وید لوگ اوسند بان دوارا کیا کرتے ہیں جس پر کار سرب انگوں کے ملے اور اُن میں بھوتک ان رس اور باؤں تک دیوے آدی سے یہ شر بننا ہوا ہے جو ایسے ونستی دوارا ظا کرتے ہیں اسی پر کار ان سرب پرانیوں تھا جڑ جتن روک کا سمودائے روپ یہ وراث شر ہے۔ تم نے جو یہ کہا ہے کہ پر تھوی جل انکی دایو آکاش اور پرانیوں کے دیہہ بھن ہیں ہیں تو پھر یہ ایک وراث دیہہ کیسے ہو سکتا ہے اس کے لئے تم یوں سمجھو کہ کسی کے بھن بھن ہاتھ پاؤں آدی اور دوسرے بھن بھن انگوں کے دیکھنے پر یہی ہیں کوئی کہہ کر تم نے کیا دیکھا تو ہم نے یہی کہیں گے کہ ہم نے فلاں پریش کو دیکھا ہے بھن انگوں کا ہم درن نہیں کریں گے کہ ہم نے ہاتھ پاؤں آدی دیکھے۔ اسی پر کار جگت کے بھن بھن پدارتھوں کے دیکھنے پر بھی گیا تو ان اس سارے برہانڈ کو ایک وراث پریش کا دیہہ ہی دیکھتا ہے۔ جیسے سرب انگوں کے میل ملاپ سے ایک دیہہ کہلاتا ہے اسی پر کار سرب پنج بھوتک سمٹھی دیہہ سرب انگوں کا سمودائے کا نام وراث پریش کا دیہہ ہے۔

سرب برہانڈ کے سمٹھی دیہہ کی آیا دھی سے سویم وہ جتن آتا ہی ندا بھانی دیشوا نر کہلاتا ہے۔ پیدتی یہ وراث ایک گولے کے سماں ہی ہے پر نتو واستو میں اس کھن کا ابھیرائے گونے کی بھانتی گول سدھ کرنا نہیں کہتو ہاتھ پاؤں کھبے پر رکھا ہوا جیسے منشیہ کا دیہہ ایک گولے کے سماں ہی ہے ایسے یہ وراث دیہہ بھی ایک منشیہ دیہہ کی آکرتی کے سماں

۴ کرتی رکھتا ہے۔ جس وراث ویر میں دیو موک ایک گھوڑی پر بہت استھیاں۔ واپو بان۔ ندی نالے ناری سموہ۔ سورج چندر
مختصر منڈل شری کے چھوٹے موٹے انگ۔ بنیتیاں اور درکش روم اور کش۔ انٹرکش پیٹ۔ پرتھوی پھتر آدی چرن تیتھا کریم
اندھے سمندر اس کا دستی سقل آدی ہیں۔ ایسے اور بھی انگوں کی کلپنا کرلو۔ یہ سارے کا سارا ایک وراث ویر ہے جو کہ کچھ
گیان سرورپ آتما کی سستی استول آبادی ہے۔ اور ہی آتم دیو کی جاگرت اوستھا کی کرپڑا سستی دھیل کامیدان ہے۔

سائیدانوں کی سمجھ سے باہر

دگیان کی کھوج کر کے یڈی اس دگیان کے دیوانوں نے بہت اُنتی کی ہے اور کسی پر کار کے نئے نئے آشکار (ایجادیں) بھی
کئے ہیں پر نتوان کو یہ دشیش رہیہ ابھی تک مدھی میں نہیں آسکا کہ یہ سرب پر ہانڈ ہی وراث بھگوان کا ایک دیہہ ہے۔ اس
ایچا کو نہ جسنے کا کارن اُن کی مند بڑھی ہی ہے اور حقائق یہ تو اُن کی سمجھ سے باہر ہی ہے۔ اُن کے دیار میں تو پرتھوی جل
سیج آدی تو بھین بھین ہی ہیں اور انہی پر بھر دسہ کر کے وہ آگے نہیں بڑھ سکے۔ یڈی جیوتش شاستر نے اس بھونک سنا
کو نکستروں کی لخت گئی کے آدھین ہی لکھنے لکھا ہے۔ اور کئی دوسرے شاستر کاروں نے اس لوک کے مانتا سے بھین
پتری لوک کے مانتا سے پتروں کو بھی سیدھ کیا ہے پر تو وہ بھی اس سے آگے نہیں بڑھ سکے۔ ان سرب و دیوانوں کو
وراث کے کچھ انگوں کا تو گیان پھاس ہے پر تو پورے پورے وراث دیہہ کا پورا پورا حال معلوم نہیں کر سکے۔ برہم دیو
کے اچار یہ یہ بتاتے ہیں کہ وراث پر سٹس ہے کیونکہ پرتھوی میں بیج بولے پر بنیستی اور ان آدی آگتے ہیں اور پرتھوی
کا کوئی بھاگ جلا دینے پر یا جہاں چلے ہوئے کے سمان کلر کی بھوی ہوتی ہے ان آدی کی اُنتی نہیں ہو سکتی اور پرتھوی دہاں
پر بخر ہو جاتی ہے جیسے کہ جیوت پرش کے دیہہ میں کش روم آدی آگتے ہیں اور چلے ہوئے بھاگ پر نہیں آگتے اس پر کار
کلر آدی کا ہونا پرتھوی کی پیاری لٹی ہیں اور وہاں پیداوار (پنج) نہیں ہو سکتی اس لئے بھوی میں ان آگلنے کی شکتی یا جیون
کے لکش پائے جاتے ہیں اور یہ سب کا اُلو بھو سیدھ ہی ہے۔

جس پر کار پرتھوی میں ان آدی کے آئین کرنے کی شکتی ہے اسی پر کار اس میں ان کو پچانے کی (بہضم کرنے کی) شکتی بھی ہو
ہے۔ کیونکہ جو کچھ اس کے اندر دیا یا جاتا ہے وہ تھوڑے ہی مہینے میں اسی میں سما جاتا ہے اور اسی کا سوپا ہو جاتا ہے۔
جیسے کہ بھوجن ہمارے شریر کا انگ بن جاتا ہے اور اس سے اتنی رکت اس میں بھیتری پر یورتن کے کارن بھونچال
آدی بھی آتے ہیں اور لاوا آدی بھی نکلتا ہے جیسے کہ ہمارے پیٹ میں دیکار ہوتے پرتے آدی ہو جاتی ہے اس سے
گیات ہوتا ہے کہ اس میں کر یا شکتی اور اچھا شکتی بھی اودیاں ہے۔ ستاروں میں نیم الو سار کر یا ہو رہی ہے جیسا کہ
ہمارے پرے اور ناڈیوں میں ہر مہینہ کر یا ہو رہی ہے۔ اس سے بھی یہی سیدھ ہوتا ہے کہ وراث شریر کے بھیتری جیون
شکتی و دیان ہے جو پرش اس وراث بھگوان شریر کے روپ کا دھیان پوروک منن کرتا ہے وہ جان سکتا ہے کہ
ورش آندھی بجلی کا گرنا۔ ستاروں کا ٹوٹنا ایسا دی کسی جیوت پرش میں ہی سمجھو ہے نہیں تو جوتو ستو ماتر تو کچھ ماتر
بھی بل نہیں سکتی اور گیان تھا کر یا دیوانوں پر سے اس میں موجود ہیں کیونکہ یہ پری ورتن سمجھا وک ہوتے تو
نتیجہ نرتر ہوتے ہی رہتے۔ اور جبکہ نتیجہ نہ ہو کہ کسی کال ویش میں ہی ہوا کرتے ہیں اس لئے یہ وراث بھگوان کے اس
سمشٹی دیہہ کے جیوت ہونے میں ادھک و ستارے جاننے کی اچھا ہو تو ایسی آوشیکتا پڑے پر سنکیت کے بھیتری جیون
کا گورو دورا آدھین کرتا چاہیے۔ اس چھوٹے لیکھ میں استھان کا اُردو ہونے سے اتنے پر ہی سنتوس کیا گیا ہے۔

پرکرم یہ بھگوت! میں نے یہ سمجھ لیا کہ ہمارے استھول شریر کے سامان یہ وراٹ دیہہ بھی جیوت ہی ہے پرتو ہمارے جیون کا منت تو ہمارا سوکشم دیہہ ہے۔ مجھے بتائیے کہ اس وراٹ دیہہ کا کونسا سوکشم شریر ہے جس سے وہ جیون پراپت کرتا ہے۔

سو ترا آتایا ہرنیہ گرہہ اودیا کرت

اتر۔ پیارے اچھلے اپدیش سے تم نے یہ جان لیا ہے کہ یہ ہمارے ویشٹی دیہہ کے سامان ہی وراٹ روپ سسٹھی دیہہ بھی جیوت ہے اور جس پرکار ہمیں انتہ کرنا اور پران دوارا دیہہ تھا اندلیوں میں شکتی پراپت ہوا کرتی ہے ویسے اس وراٹ دیہہ کو بھی سو ترا آتایا ہرنیہ گرہہ روپ سسٹھی سوکشم دیہہ سے ہی شکتی پراپت ہوا کرتی ہے جس پرکار منیشہ اپنے انتھکرن دوارا سوچتا سمجھتا ہے اور سنگلیپ لیشے جنق اور اس دیہہ پر اسنگل نم کا ادھیکار کرتا ہے اسی پرکار سسٹھی وراٹ پرش بھی اپنے ہرنیہ گرہہ روپ سسٹھی انتہ کرنا دوارا سسٹھی کے لئے سنگلیپ کیا کرتا ہے۔ نیونکو دونوں آپا دھیوں میں ایک ہی وجہ شکتی آتم دیوگیان سروپ کی کام کرتی ہے اور اس سدھانت میں لائے شاستر بھی بہت ہے اور کئی آچاروں نے بھی اسی سدھانت کو شاستری مھاڈوں دوارا سدھہ کیا ہے کہ اس بھوت اکاش میں ہمارے آچارن ٹھہر گئے نشیدوں اور کریا کے سوکشم اور پشٹ اتھوا سنسکار اور شید روپ سے رہتے ہیں۔ (آج تو ریڈیو۔ واسرلس۔ ٹیلی ویژن۔ گرما فون۔ ٹیپ ریکارڈ اور سینما آدمی دوارا بھی یہ سب کو پرکھش ہو گیا ہے۔ اور جس پرکار سسٹھی میں منیشہ کا انتھکرن سرو تھا جڑا و سھقا میں رہتا ہے اسی پرکار وراٹ کے ہرنیہ گرہہ روپ سسٹھی انتہ کرنا کی بھی مہا پرے میں ویسی ہی اوسھقا ہوتی ہے جس کو اس بدھی سے نہ جان کر کیوں شاستر دوارا ہی جان سکتے ہیں۔ یہ اودیا کی گھٹی بھوت اوسھقا ہے اس کو سنکرت میں ادیا کرت کہتے ہیں۔

اس ریتی سے یہ سدھہ ہوا کہ سسٹھی استھول سوکشم اور کارن آپا دھی بھی سرو تھا ویشٹی آپا دھی کے سامان ہی ہے اور منیشہ کا یہ استھول دیہہ وراٹ کے سامان ہی ہے اسی کارن سے وہ وان لوگ اس منیشہ کو پرماہتہ کا ہی سروپ ہونے سے نہ کو نارائن کار روپ بتلاتے ہیں اور ہمیں یہ یوں وشواس کرنا چاہیے کہ جس پرکار ویشٹی آپا دھی میں جیو کی تین اوسھقا جاگرت آدمی ہیں اسی پرکار سسٹھی روپ میں بھی اس گیان سروپ کی تین ہی اوسھقا مانا روپ سسٹھی آپا دھی کے کارن سے ہیں۔ وہاں باہر کا استھول آپا دھی سے وراٹ۔ سوکشم آپا دھی سے ہرنیہ گرہہ اور کارن آپا دھی سے ادیا کرت یا گیان کی گھٹی بھوت اوسھقا ہے۔ اور ان کے نیر آدمی سورج چدر آدمی ہیں۔ جاگرت میں اس وراٹ پرش کی سیر اپنے نیر روپ سورج میں ہوتی ہے۔ اچھہ بیاں ہی اس کا درشن سورج کی راجد بانی میں کرنا چاہیے کیونکہ یہ جیوت وراٹ پرش کا چکشو ہے۔

ویشٹی آپا دھی میں اس بھگوت گیان کی پہلی سیر میں بتایا تھا کہ اس کا پہلا درشن بچے کے جنم کے ساتھ ساتھ جاگرت کالی میں آنکھ میں ہی ہوتا ہے اس پرکار وراٹ بھگوان جب اپنی ہرنیہ گرہہ اوسھقا سے استھول جگت کے آکار میں پرگٹ ہوتے ہیں تو ان کا پہلا درشن سورج میں ہی ہوتا ہے اور یہ داہرہ جگت پرگٹ ہو جاتا ہے۔ اسی کارن شرتی بھگوتی جاگرت اوسھقا میں اس کا استھان سورج مقرر کرتے ہیں اور آتشک آپا دھی لوگ سورج کے ساتھ بچھ کر کے ہی آسکا دھیان آدمی کیا کرتے ہیں یہی ایک بڑی گھٹی بھگوتوں کے اوسر سورج میں بھگوت گیان کا پہلا درشن جیتا کا ہوتا ہے پرتو جیسے ویشٹی اوسھقا میں جنم دیوانہ گیان اندریوں میں بھی پرتو

ی تھا اسی پر کار خیز ہو گئی جاگرت دیہ میں گئی جل والو آدمی میں بھی اپنا سا کشت کار کرتے ہیں ان کے دوا رکھی و شیش جگت کے کھن بھن کاروں کو بھی پورا کرتے ہیں جیسے کہ کھیتوں کا پکنا۔ پھلوں کا رس پرایت کرنا آدمی اسی سور یہ روپ لگی اور چندر ما آدمی کے دوا رکھ ہونہ کرتا ہے۔ برہمن لوگ اسی کارن سے لگی میں ہی ہوی (آہوئی) دیا کرتے ہیں اس سے یہ سدھ ہوتا ہے کہ دوا رک بھگوت اپنے و شیش و شیش کاروں کو اپنی سوکشم انگوں سے ہی کیا کرتے ہیں جیسے کہ و شیشی جیو کی اوسمھا میں بتلایا جاتا ہے اور سب کو اس کا برکش الو بھو بھی ہے۔ اس کا دستار روپ سے ورن ویشوا تری و دیا میں بھن روپ سے کیا گیا ہے جو کہ ایک بھن ہی اس کا دستار کا پوشیدہ ہے۔

۵۹۔ بھگوت! آپ کہہ یا سے اس شیشی و شیشی ایا دھی روپ جگت میں بھگوت گیان کی ایک ادوتیہ روپ کے دیا یک سد ہانت کو بار بار برہمن کر کے اس پر پور ہا ہے۔ کہہ یا کر کے اسے اور ادھک دستار پور وک کیے کہ کیے ایک ہی پری پورن شیشی اندر باہر کام کر رہی ہے اور جن جن کاروں کا ہونا ہم سے بھو نہیں وہ ہمارا ہی گیان سر روپ آتا ہے کہ رہا ہے یہ ذرا کھول کر سمجھائیں تاکہ مجھے درطہہ لکھنے ہو سکے۔

جگت کی رچنا کا کرم

۱۔ پیارے اس سد ہانت کو سمجھنے کے لئے تم کو اس ویشوا تری کا وگد رشن کر میں گئے جس کو سمجھ کر تم اس سد ہانت کو بھلی پر کار سے سمجھ جاؤ گے کہ کیسے و شیشی شیشی بھن کاروں کو کرنے میں ایک ہی بھگوت گیان سمان روپ سے سمرتہ ہے کلپنا کر کو کم از نکار (حق) لکھنا چاہتے ہو اس کے لئے تمہارے انتہ کر میں اچھا روپ ایک مانک کر یا ہوگی پھر منوراج یا کلپنا شیشی سے مستشک (دماغ) میں اس کی ایک آکرتی ہے گی اس کے انتہ پٹھوں اور انگلیوں میں شیش روپ کر یا ہوگی اور قلم بکر کرم اسی شکل میں از نکار کو لکھو گے جو تمہارے دماغ میں ہی ہے۔ تب اتنی کر یا کے انتہ ہی تمہاری گئی کا غیا سلیٹ پر وہ از نکار دکھائی دینگا۔ اسی پر کار جب باہری جگت میں تم چاہتے ہو کہ فلاں و ستو آئیں ہو اور برگٹ ہو کہ ہمارے سامنے آئے تو تمہارے شیشی سر روپ میں برہنہ کر بھ روپ انتہ کر میں پہلے اچھا شیشی کام کر گئی پھر وراٹ کے مستشک پر (دلوک میں) اس کی درسنامی سوکشم آکرتی ہے گی کہ فلاں و ستو بننی چاہیے پھر چندر ما اور تارے منڈل کی کرلوں کے دوا رستھول و بھوئی روپ بختی پر پہنچ کر اکاش رتھوی جل آدمی چار بھوتوں کی قلم سے جل مٹی آدمی سے تیار کی ہوئی سیاہی سے اس کی آکرتی اتنی سوکشم روپ سے بنے گی کہ آئیں ہو سے پہلے اس کی پریتی ہونا سمجھو ہے۔ اس پر کار وہ و ستو پیدا ہو جاتی ہے۔ اس پر کر یا سے یہ بھی سدھ ہوا کہ جس پر کار ہم اپنے سنگھ کے انوسار از نکار لکھنے کے لئے اپنے انگوں کو کام میں لاتے ہیں اسی پر کار تمہارا یہ سوکشم پر کار سر روپ آتا شیشی ایا دھی سے ایشور کہلاتا ہوا جگت کے سمجھی پدارتھوں کو آئین کیا کرتا ہے پرنو جیسے ایک بختی کو ہاتھ سے چلانے سے تھوڑا تھوڑا آتا ہے ہوا دکھائی دے جاتا ہے پرنو ایک بڑی بجلی کی بل سے اتنی دیر میں ہی سینکڑوں ہزاروں من آتا ہیں جاتا ہے اور اس کے اس جلدی کام ہو جانے سے ہم آخر پر یہ گرسٹ ہو جاتے ہیں اسی پر کار اس پر کرتی کے کارخانے میں بھن بھن پر کار کے ایک پدارتھ ایک ہی سمیہ ہماری ہی ہلان کر اکیات شیشی سے بننے چلے جاتے ہیں پرنو دلوں میں ایک ہی شیشی ان کام کر رہا ہے۔ بھگوت یہ کہہ لکھنا پڑھنا اور گنیا دوسرے و شیشی کار یہ اور کیا اس شیشی جگت کا کارخانہ جس میں ایک سمیہ میں ہی انیک پر کار کی و شیشی۔ کھن پدارتھ (مولنیا) دھاتیں اور جراتیج۔ سویدج۔ (نڈ اور ادبھج چاروں پر کار کی سر شیشی اسی بھگوت گیان کے سنگھ سے

پر کرپا کے اوسا رہی بنتی جا رہی ہے اور بن بنکر اور کچھ سال تک اس وقت رہ کر اسی ادیا کرت سرپ
یہ روئے ہوئی پہلی جا رہی ہے اور یہ کھیل سدا جا رہی رہتا ہے۔

پرتو ایک شری سبندھی کرپا کو کرتے ہوئے تو اسی گیان سرپ کا نام تو جیو ہوتا ہے اور سمشٹ جگت کی چنا
اوی کرے یہ اسے ہی ایشور کہا جاتا ہے۔ یہ سرب و بھو تیاں اور ان کے کارن۔ اس جگت کے بھن بھن پدارتھ۔ ان
کے بھن بھن نام اور ان کی الگ الگ ساگر ی جیو اور ایشور کی بھن بھن اوسمھاؤں میں بھن بھن ہیں۔ پرتو ان سر
دبھو تیوں اور چمکاروں میں ایک ہی دبھو تی مان اور مہا دالما اور سرو نام روپ دہاری ایک ہی نام رہیت
اور روپ و آکا رہیت زاکار سرپ سہارا ہی سویم پر کاش جپتہ آتا ہے۔

سمشٹ و سمشٹ جگت میں ایک ہی جپتہ رہتا ہے

ایسا سنشہ مت کرو کہ کھائی پٹھائی آدمی تو ہم پرکش روپ میں کیا کرتے ہیں اور اس سرشٹ کے ان بھی کاروں
کو کرنے والا کوئی دوسرا ہی جپتہ ہم سے بھن سرپ کیتان پڑوگا کیونکہ سمشٹ جگت کی کرپا میں ہماری شکتی سے باہر ہیں۔
ایسی شکتی کرنا آجت نہیں۔ کیونکہ یہ ایک ایسا رہیہ ہے جس کو تم نیتہ اپنے سوین اوسمھا میں لوبھو کرتے آئے ہو۔
کیونکہ وہاں سوین کی کرپا ایک تہا ہے جپتہ سرپ ہی ہوتی ہے۔ پھر بھی وہاں اپنے کو دیہہ دہاری سمجھ لینے سے
یہی بھان ہوتا ہے کہ ہم تو الپ شکتیمان ہیں اور باقی سارا جگت کسی دوسرے سر و شکتیمان پر ماتہ کی ہی رچنا ہے اور ایسا
پریت پونا بھی ایک تہا ہے ہی بھگوت گیان سرپ کا دلکش جپتہ رہے۔ برہم و دیاکے آچار یوں کاٹھن ہے
کہ سار تھ شبد میں ار تھ شبد کا شبد ار تھ دھن کے علاوہ چاہنا بھی ہے۔ اس سے جس میں کسی کام کرنے کی پوری
شکتی ہو تو اور اسے جیا چاہے کہ دکھائے اسے "سمر تھ" کہا جاتا ہے۔ پہلے اس کے لئے وہ سنکلیپ کرتا ہے پھر
اپنی اچھا پوری کے لئے اسے اپنی ہی شکتی سے پرکٹ کر لیتا ہے اسی کو سار تھتہ یا دوسرے شبدوں میں ادھیکار
بھی کہا جاتا ہے اور دوسری بھاشہ میں اسی کو اختیار بھی کہا گیا ہے۔ کسی کاریہ کے لئے پہلے شبدہ استھہ ہونے کا
نرے کر کے ہی منش اس کے لئے پانے یا چھوڑنے کا سنکلیپ کیا کرتا ہے اور پھر اس کے گرن یا تیاگ کی اچھا پوری کرتی
ہے۔ جہاں پر سنکلیپ اپنے دل پہلی انتہ کر کے سبندھ سے پہلے ہی سمشٹ انتہ کر کے یا ہرنیہ گرن میں اٹھتا ہے اور
ویشٹ انتہ کر کے سبندھ کے بنا ہی کام پورا ہو جاتا ہے تب اس کے لئے کہا جاتا ہے کہ ہمارے ادھیکار یا تھتہ
سے باہر ہے۔ درشتانت میں یوں سمجھو کہ سوین کالی میں سوین جگت کو بھگوت گیان اس جاگرت دیہہ کی آبادی کے
بنا ہی اپنی کلپنا شکتی سے آتین کر لیتا ہے اور منشیہ کے اچھے برے سنکلیپ یا اچھا کے آدھین نہیں ہو پاتا اس کو اپنی
سار تھتہ ادھیکار سے باہر کہا جاتا ہے۔ واستو میں یہ سوین سے جگت کی رچنا بھگوت گیان میں سنکلیپ روپ آبادی
سے ہوتی ہے اور اس وچتر رہیہ کے کارن ہی منشیہ ادھیا تک ادھی بھوتک اور آدمی دیوک سرپ پرکار کی رچنا
کو اپنے ادھیکار اور سار تھتہ سے باہر سمجھتا ہے۔ واستو میں سرپ کا کارن روپ سب کا اور سرشٹ ہونے
سے سب کچھ اسی بھگوت گیان کے سار تھتہ اور ادھیکار سے ہی ہوتا ہے اور یہ اس بھگوت گیان کی وچتر شکتی کا ہی
رہیہ ہے کہ منشیہ اپنے سرپ سے بھن اس ساری رچنا کو کسی اپنے سے بھن دوسری ستا کے آدھین سمجھتا ہے
اس رہیہ کو سمجھنے میں بڑے بڑے بدھیماؤں کی بدھی بھی حیران ہے۔ اس پرکار وراٹ بھگوان کے اس سمشٹ جگت
کی اپتی میں بھی پہلے سمشٹ انشکر ان تھات ہرنیہ گرن میں سنکلیپ اٹھتا ہے اور اس کے انگوں سولج آدمی سے

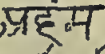
ہی اسے پورا کرتا ہے پرنتو دیشی اوستھا میں سنکپ پہلے دیشی انتہ کرن میں اٹھتا ہے اور اس دیشی دیہ کے انگوں
دوار اس کو کاریہ روپ میں لایا جاتا ہے۔ یہی کارن ہے کہ باہر جاگرت میں جگت یا سوپن جگت کے کام سادھا رتی
سے ہماری سارے تھیں سے باہر رتیت ہوتے ہیں اور دوسرے کئی دیشی کاریہ ہم کو اپنے ادھیکار میں گیات ہوتے ہیں
اس سے بہن دوسرا کوئی کاریہ نہیں۔

ایک جیتن میں آیا دھی کرت بھید

ہم و دیا کے آچار یوں کا تھن ہے کہ یدپی سنکپ یا اچھا شکتی جو کہ انتہ کرن کی برتی یا سپھرن کا ہی دوسرا
سے انتہ کرن میں ہی اٹھا کرتی ہے پرنتو اس میں پریرک اور ستا دینے والا بھگوت گیان ہی ہے اس آبادھی کا کارن
اسی کو اچھا یا سنکپ کرنے والا کہا جاتا ہے۔ انتہ کرن کو نہیں کہا جاتا۔ منشی آدی جیوں کے ہرے سے دیشی سنکپ اٹھا
کرتے ہیں اور ہرنیہ مگر بھ سے سشی سنکپ اٹھتے ہیں۔ ان دو بہن بہن انتہ کرن کے کارن ہی بھگوت گیان کے بھی
بہن بہن دو نام ہوتے ہیں دیشی اوستھا میں اسے جیو اور سشی اوستھا میں اسے ہی ایشور کہا جاتا ہے جیسے کہ لکھنے کے کام
سے ایک ہی آدمی لکھاری یا لیکھک اور سلائی کا کام کرنے سے اسے ہی درزی کہا جاتا ہے کیوں اوستھاؤں کے بھید ہونے
سے نام کا بھید ہے۔ دیکھی روپ ادھشتان دونوں میں ایک ہے۔ گریاؤں کے بھید سے نام میں بھید ہو جانا سو بھاوک
ہی ہے۔ اسی پر کار ایک ہی بھگوت گیان سشی دیشی انتہ کرن کے بھید سے اسی کے جیو ایشور دو نام ہو جاتے ہیں۔
دستور ہانت میں آیا دھی کو مٹھیا لٹچے کر دینے سے جیو اور ایشور کے لکشی ارتھ ہر ہم میں کچھ تا تر بھی بھید نہیں دونوں
کا واسطو روپ ایک ہی ہے۔

پرنتو بھگوت! آپ کی کرپا سے یہ تو میں سمجھ گیا ہوں کہ ایک ہی بھگوت گیان انیک آبادھیوں کے کارن انیک
ہو کر بھان ہو رہا ہے پھر لپے کو اور دوسروں کو بھی اوبھو کر رہا ہوں۔ سارے دیکھتے بہن بہن ہی تو بھان ہوتے ہیں پھر
سشی اوستھا میں ایک ہی بھگوت گیان کہہ دینا تو بنتا نہیں۔ اور آبادھی بھی دوست ہی معلوم ہوتی ہے جو کہ ان کو
بہن بہن کر کے دکھا رہی ہے۔ اس لئے کرپا کر کے پھر سمجھا دیں کہ کیسے ان سب میں ایک ہی ستا دیا پاک ہے!

اہم شبد کا ارتھ

اتر۔ پیارے! آچار یوں نے اس سد ہانت کو بھلی پرکار سے اوبھو کر کے جو ایسا کا سد ہانت پرتی پادان کیا ہے
وہ دیکھتی اور پرمان کی کسوٹی پر پورا اترتا ہے اور وہ سستی ہے۔ تیری سوکشم بدھی کے نہ ہونے سے تجھے اودیت میں لٹھکا
نہیں ہو رہی۔ ایک ہی بھگوت گیان جیو اور ایشور دونوں واجیہ روپوں میں لکشی ارتھ یا ادھشتان روپ سے موجود
ہے۔ دھیان دیکھ سنا اور گہرے دھار کے بعد اسے دھارن کرو۔ آچار یوں کا کہنا ہے کہ جس پرکار اچھا تو انتہ کرن
کرتا ہے جو کہ جیتن کی ستا سے ہی ایسا کر سکتا ہے اور جیتن سروپ کی شکتی اور پرکارش کے بنا کچھ بھی نہیں کر سکتا اور
کبھی یہ جاتا ہے کہ میں اچھا کرتا ہوں۔ اس سے میں یا اہم  ارتھ انہکار کا ہی دھرم ہے جو کہ انتہ کرن کی
ہی برتی دیشی ہے۔ اہم روپ سے پرگٹ ہونے والی انتہ کرن کی برتی کا نام ہی انہکار ہے۔ وہاں بھی اس اہم
روپ برتی کا ادھشتان یا لکشیہ گیان روپ آتہ ہی ہے کیونکہ بھگوت گیان جیب اپنے دیشی بھاو سے ایک دیکھتی کے
انتہ کرن میں سپھرن پیدا کرتے ہیں تو اسی سپھرن کا نام انہکار ہے اور سادھا رن بول چال میں اسے اہم یا میں کہا جاتا ہے

اور اس میں "شند اور میں" کے آکار والی برتی کا لکشیہ اور تھ کیول ایک جتنی سروپ آتمہ ہی ہوتا ہے۔ اس میں درشتانہ منو۔ تم کو اس سے آسانی سے سمجھ آ جاوے گا۔ شند تو بانی کا ہی وکار مائے ہے اور اچارن روپ کر یا بھی کٹھ تالو جیو آدمی کے ددار پر گٹ ہونیلے والو کا ہی وکار ہے۔ اس اچارن کا ادھشتان اور ایدان کارن والو ہی ہے۔ پرنو والو روپ بران کے سندھ سے ہی اچارن ہوسکتا ہے اور اس شند کا ارتھ تو وہ ہے جو کہ کوش اور زکرت شاستر میں نیچے کیا گیا ہے جیسے گھوڑا "شند کا ارتھ ایک چوپایہ پشو ہے اور اچارن کیا ہوا گھوڑا شند تو والو کا وکار مائے ہے جو کہ کٹھ جیو آدمی ددار پر گٹ ہوا ہے پھر بھی گھوڑا "شند سنتے ہی ہمیں ایک پشو و شیش کا گیان ہوتا ہے۔ ایسے ہی اہم روپ سے انتہ کرنا کا پرپیام تو برتی سروپ ہے اور اہم شند دھونی روپ سے والو کے موڈ توڑے پر گٹ ہوا اکاش کی شدت مائے روپ ہے پھر بھی اہم شند کا واسطو ارتھ نہ تو برتی ہے اور نہ والو بلکہ اس کا لکشیہ ارتھ شند گیان سروپ چینیہ آتا ہی ہے جو کہ انتہ کرنا کا پریرک اور ستادینے والا ادھشتان سروپ ہے۔

دیش کال اور دیکتی بھید جتنی سروپ انیک نہیں ہو جاتا

یہ بھی سمجھو کہ اگر ایک دیکتی کا نام رام ہے اور کوئی ایک یادس میں آدمی کٹھ یا باری باری سے اُسے رام کہہ کر پکاریں تو رام نام کا دیکتی جو کہ اس شند کا نامی یا ارتھ ہے وہ ایک ہی رہتا ہے انیک نہیں ہو جاتا۔ چاہے اس کو ہم دہلی میں پکاریں یا ممبئی میں آج پکاریں یا کل۔ مدھیم سور سے پکاریں یا اونچے سور سے۔ اتنا ہونے پر وہ رام سبے دیش کال منت اور دھونی بھید سے یکت نہیں ہو جاتا یعنی انیک پرکار کا نہیں ہو جاتا ایک ہی رہتا ہے اسی پرکار انیک یا دھو دیش کال منت اور استھان دھونی بھید سے وہ میں "روپ شند اور برتی کا لکش آتا روپ جتنی تو ایک ہی رہتا ہے وہ بھن بھن نہیں ہو جاتا جس پرکار رام اور شیان میں میں "روپ برتی کے بھن بھن ہونے پر بھی ان کا لکشیہ ارتھ گیان سروپ آتمہ ایک ہی رہتا ہے اسی پرکار بھن بھن انتہ کرنا اور ہر نیہ گریہ روپ سمشٹی انتہ کرنا کے بھید ہونے پر بھی "میں" روپ برتیاں تو بھن بھن ہوسکتی ہیں پرنو ان کا لکشیہ ارتھ ایک ہی گیان سروپ آتمہ ہی ہے اور یہ تو سب ود والوں کو پرکشش ہی ہے کہ دیکھی آیا دھمی میں کہے گئے اسی آتمہ کو سمشٹی روپ میں پر مائے کہا جاتا ہے دونوں نام ایک ہی تو کے ہیں یعنی "میں" روپ بھی برتیوں کا ایک مائے لکش ارتھ گیان سروپ برہم ہی ہے پرنو بھگوت گیان کے وچتر جیمکار اور رہسیہ کے کارن جس انتہ کرنا میں میں روپ برتی سے اپنا آتمہ لکشیہ روپ سے اوبھو ہوتا ہے اسی آتمہ کرنا کے گنوں اور دھرموں کے ساتھ اس کا ادھیاس ہونے سے اسی میں اہم بھاؤ نیچے کرتا ہے اور اسی استھول سر دیہ کو اپنا آپ سمجھتا ہے اور اسی میں درٹھ اہم بدھی کر لیتا ہے۔ اسی ادھیاس کے کارن بھن بھن شبر روں اور انتہ کرنا کے منت سے بھگوت گیان بھی انیک بھان ہوتے ہیں جس انتہ کرنا میں جتنی مائے اگیان کی اوھٹ ہے اتنی مائے اسی ہی اس کا ادھیاس اس میں درٹھ ہے اور اسی کے کارن اسے کو جتنی سروپ برہم سے بھن جان کر استھول سے استھول اور گھور سے گھور ادھیاس میں چلا جاتا ہے۔ ایک ادھیاس میں اگیانی اپنے کو دیہ ماننے لگتا ہے کیونکہ اہم روپ آتمہ کا استھول دیہ سے کلیتہ تاد اہم شند بنا ہوا ہے اس لئے وہ اپنے کو استھول دیہ ہی سمجھتا ہے اور بھی گریے اگیان کے کارن اپنے سندھیوں استری پتر آدمی میں مٹو بدھی اتنی درٹھ ہوتی ہے کہ ان کے دکھ سکھ ہائی لا بھ کو اپنا ہی دکھ سکھ ہائی لا بھ ماننے لگتا ہے اور انھیں میں اپنا بن بھیٹتا ہے ان کے جیوں سے اپنا جیوں اور مرے سے اپنا وناش مانتا ہے پرنو شکنت پرش اور نیا کے آدمی شاستروں کے سدھانت کے جاننے والے ان کا سوا دھیائے اور منن کرنے والے نہ تو

اپنے کو ہی استھول دیہہ سمجھتے ہیں اور نہ پتھر استری آدی سے اپنا داستوک سمبندھ ہی مانتے ہیں بلکہ ان سب کا سوامی اپنے کو جو روپ سے سوچا کر کرتے ہیں اور گیان کو من کا دھرم سمجھتے ہیں پر نہ تو گیان سروپ آتمہ اپنے کو نشی نہیں کرتے یہی کارن ہے کہ پورن گیان اپنے آتم سروپ کا نہیں کر پاتے پھر بھی دوسرے سادھارن کوئی کے پرشوں سے آگے بڑھے ہوئے دوان اور ششیت کہے جاتے ہیں۔

پورن بودھ کا آیائے

پر نہ تو جن ہمارے پرشوں کو پورن منوشدھی شاستری شکام کرم آپاسنا کے انوشٹھان سے پر اپت ہوئی ہے اور شاستروچار کو دیکھتی دوارا وید کے گیان کا منڈ کے سدھانت اوسا راہم کا لکشن ارٹھ شدھ گیان سروپ نشی ہوا ہے اور سفید رہیت جن کو یہ گیان ہو چکا ہے کہ یہی گیان سروپ برہم ہی ہمارا داستوک سروپ ہے کیول ادھیاس کے کارن ہی استھول سوکشم شریہ اور ان کے دھرم اپنے میں کلیت روپ سے پریت ہو رہے ہیں داستوک میں ہمارا ان سے کچھ بھی سمبندھ نہیں ایسا درٹھ بودھ رکھنے والے ہی داستوک میں تو دیتا میں کیونکہ اپنی ہمارے پرشوں کا آورن بھلی پرکار سے لذت ہوا ہے۔ یہ رہیہ اس پرکار کا ہے کہ جیسے ندراکال میں جب ہماری جاگرت دیہہ کے سمان ہی نئی سوین می آکرتی بن جاتی ہے تو ندراکال روپ دوش کے کارن ہم اسی کو اپنا سروپ سمجھتے ہیں اور اس سے اپنے کو ابھن نشی کرتے ہیں اور اسی سے اپنا تادتم سمبندھ ہو جاتا ہے اور سوین میں سوتے ہوئے بھی وہاں اپنے کو ایسا اوجھو کرتے ہیں جیسے کہ جاگرت میں ہوں واہیہ اندریہ اور گولکوں اور وشٹیوں سے سمبندھ نہ رہنے کے کارن سوین اوسٹھا ہی ہوتی ہے جاگرت نہیں۔ کیونکہ باہری اندریوں اور وشٹیوں سے سمبندھ چھوٹے کا نام ہی تو ندر ہے۔ جاگرت اوسٹھا بھی آتمہ کی ایک آیادھی ہے اور اس میں واہیہ اندریوں سے وشیہ گرہن ہوا کرتا ہے۔ اسی کو جاگرت کہا جاتا ہے وہ بھی شدھ سروپ آتمہ میں آروپت ہی ہے یہاں سوین اوسٹھا میں اس آتما کا سوین رجت اندریوں سے کلیت سمبندھ ہوتا ہے اس لئے اس کے دھرموں کو اپنا دھرم ماننے لگتا ہے۔ اور سوین اوسٹھا میں بھی سوین دیہہ سے ہونے والے کلیت سمبندھ کے سمان جاگرت اوسٹھا میں جاگرت دیہہ کے ساتھ کلیت سمبندھ ہوتا ہے اور سوین کے سمان ہی وہی آتمہ کرن سے کلیت سمبندھ ہو جائے ہے اپنے کو ایسا سمجھنے لگتا ہے کہ میں جوہوں اور یہی ابھیمان وچار ہیں ہونے کے کارن درٹھ ہوا ہوا ہے اور جب اسی وشٹی آتمہ کرن سے اپنا سمبندھ توڑ کر ششٹی آتمہ کرن ارتھات ہرنیہ گرہہ کی دیہہ کلیت سمبندھ بنا کر اسی سے ابھیمان کرتا ہے تو اس سمبندھ کے کارن دیاں کے ششٹی استھول دیہہ ارتھات برٹ میں بھی اپنا ابھیمان کر لیتا ہے جس کارن سے وشٹی آتمہ کرن اور استھول سوکشم دیہہ سے (جو کہ جاگرت اور سوین میں ہوتے ہیں) تادتم سمبندھ کلیت ہے داستوک نہیں۔ اسی طرح جاگرت میں بھی وشٹی دیہہ سے اپنے آتمہ کرن کے چھ اور چھوٹے پن کی آیادھی کے کارن تم کو یہ ابھیمان ہو رہا ہے کہ میں جوہوں ارتھات تم اپنے کو ایسا سک روپ سے گرہن کر رہے ہو۔ جو کہ کلیت ابھیمان ہی ہے۔ اور جب تم اس وشٹی آتمہ کرن کو چھوڑ جاتے ہو اور ششٹی آتمہ کرن ارتھات ہرنیہ گرہہ سے کلیت ابھیمان کرتے ہو تو اس وقت ششٹی ابھیمان کرنے کے کارن ہم ایشور سروپ ہیں۔ ایسا ماننے لگتے ہو جس کارن سے ششٹی وشٹی آتمہ کرن اور جاگرت سوین کے استھول سوکشم شریوں سے کلیت سمبندھ ہی ہے یہی تھا کہ نہیں۔ اس لئے اہم کا شدھ لکشدھ آتمہ گمان سروپ آتما ہے جو ان سے اسک اور شدھ ہے یہی کارن ہے کہ جب تو دیتا اس سدھانت کو بھلی بھانتی اوجھو کر لیتا ہے تو اس کا "اہم برہمنی" روپ سے درٹھ پچھ شدھ سروپ میں

ہو جاتا ہے اس میں درشتاوت یہ سمجھو کہ جیسے رہو میں سرب کا بھرم ہوتے سمیہ یہ سرب ہے "ایسا پرکش روپے بھان
ہوتا ہے یہی وہاں یہ اور ہے" اسی کا ہی سروپ ہے تو بھی اس میں یہ سرب ہے "ایسا بھرم ہوتا ہے۔ اسی پر کا نام
کا لکشیہ ارنہ تو ہر دستھا میں گیان سروپ آتا ہے ہوتا ہے تو بھی لکشیہ اوسھقا میں "میں منشیہ ہوں" یا ستمھی اوسھقا
میں مدایٹ ہوں "ایسا بھرم ہوا کرتا ہے۔"

پیش ۱۱ بجوں جب کشتی اور ویشی آیا دھیوں میں آتا روپ ادھستان ایک ادوتیہ ہونے پر بھی بھارتی سے منشیہ ہوں یا میں وراٹ ہوں ایسا بھرم ہوا کرتا ہے تو پھر شدھ سروپ کے بودھ کا کولنا اوسر (موقع) ہوگا۔ اور اس کا آیا ہے کیا ہے اور جب تک وہ دستھا پر اپنا نہ ہو تب تک جگیا سو کو کیا کرنا چاہیے ؟

شہزادوں کے منتظر منہ بند ہیں اور انہیں گہرا افسانہ کے ادھیکاری میں کھینچ دیا گیا ہے۔

آثر۔ پیالے۔ اس بالے میں آچاریوں کا یہ تھن ہے اور ہمارا اپنا انوکھ بھی ایسا ہی ہے کہ سادھن سمین ہو کر جب یہ سادھک ددھی سے گور و مکھ سے ہوا و کیہ کا ایدیش بکیتی سہت سنا ہے اور بہت کال تک اس کا نرنتہر ابھیا س کرتا ہے یعنی منن اور ندھیا س کا پرواہ جاری رکھتا ہے تو ایسے دیر گھ کال کے ابھیا س سے اس پر تر یا اوسٹھا آجاتی ہے اس وقت یہ جیو پنے کا ادھیا س جیون کال میں ہی چھوٹ جاتا ہے اس لئے ساکشات کار سے پور و اوتھم جگیا سو کو تو اس کا منن ندھیا س کا پرواہ جاری کرنا چاہیے اور جس کی اتنی سوکشم بدھی نہیں اور بھانا اور شر دھا پر دھان ہیں ایسے مدھیم کوئی کے جگیا سو کو ستھوادی بھرم کی ریتی سے پنجپشی کا دسوا می وویار نیہ کے تھن اُنوسار اسنگرہ آپاسنا کا ابھیا س جاری کرنا چاہیے اسکھات گور و دوارا اتوم اسی ہوا و کیہ کے ایدیش کے اُنوسار میں برہم ہوں ایسا نشی پورن شر دھا اور در دھتا پور وک کر کے اس کا ابھیا س نرنتہر دیر گھ کال تک کرنا چاہیے اور انا تم جپتن کو پاس نہ پھٹکنے دے اس سے سوکیم ہی سرورپ ساکشات کار اوشیہ ہو جاوے گا۔ اور ابھیا س کی در دھتا سے پورن آستھتی اس میں ہو جاتی ہے۔ اسی کارن ہی اس اسنگرہ آپاسنا میں لگانے کے لئے وید میں گائیتر منتر کا ایدیش لیا گیا ہے۔

گاتیری منتر دوارا اہنگرہ اُپاسنا

"ادم بھور بھو سو۔ نت سوسر ورینیم بھرگو دیلوسیہ دھی می دھبولونہ پرچودیات"

ॐ भू भवः स्वः तत्स्वीतु वरेण्यम् भार्गो देवस्य धीमही धियो यो नः प्रचोदयात् ॥

جس کا ارتھ یہ ہے کہ "جو جیوتی سروپ آتمہ سورج میں پرکاش کر رہا ہے وہ جیتن سروپ ساکشی میرا ہی آتما ہے۔ میں ہی وہ ہوں۔ ایسا میں دھیان کرتا ہوں" اس کے اوسار استنگرہ آپا سنا کا ابھیا س کرنے سے یہ آپا دھی بندھن والا جیو اپنے جیو پے سے اٹھ کر مشدہ زرنگ سروپ سے اپنے کو نیچے کرتا ہے۔ اس ابھیا س کے تحت (پرنیک) ماسنواد ی بھرم اور وسنواد ی بھرم دو پرکار کے بھرم ہیں۔ گنگا جل میں نہ جان کر بھی گنگا جل کی پیداوار کرنا سنواد ی بھرم ہے اور جیٹا جل میں گنگا جل کی پیداوار کرنا وسنواد ی بھرم ہے پہلے بھرم والا پاس جا کر اسی گنگا جل کو ہی پراپت کر لیا پرنیک دوسرا جیٹا جل کو۔ اسی پرکار استنگرہ آپا سنا بھی ہوا ناکی پر بلتا سے بنائیاں کے ہی شریک کی جاتی ہے اور مٹی پھیل کو پراپت کراتی ہے جو کہ منن ندھیاس کے ابھیا س سے ہوا کرتا ہے۔ کیوں ادھیکاری بھید ہے پھل دونوں کا ایک ہے ۛ

ہو جائے یہ دہیہ ادھیاس بہت حد تک کھین ہو جاتا ہے کیونکہ اس ادھیاس کے پر بھاو سے یہ دہیہ ادھیاس اتنی ہی نرمل ہو جاتا ہے اور گورو دوارا اُپدیش کیے گئے جہاں کہیے تہ قوم اسی کا انگ برہم اسی روپے ساکشات کار ہو جاتا ہے۔

پرستش۔ ۶۲ بھگوت! اس کا تیری منتر کا سینٹ ارتھ ذرا کھول کر سمجھا دیں اور یہ بھی بتا دیں کہ کیا کارن ہے کہ کچھ لوگ کا تیری منتر کا الو شٹھان کرنے والے بھی اس ساکشات کار کو کیوں پر اپت نہیں کرتے جبکہ آپ اس کو سرورپ ساکشات کار آپائے بتلا رہے ہیں۔

گا تیری دوارا انگرہ اپاسنا ہی سیتھارتھ اپاسنا ہے

اگر۔ پیارے! گا تیری منتر جو کہ ہم ویدک دھرمی لوگوں کو بال ادھمتھ کے آرنجھ سے ہی دیا جاتا تھا اور جو منتر ہے اسی انگرہ اپاسنا کی طرف لے جاتا ہے اور جو سنکیشٹ روپے اسی کا ارتھ پہلے کہہ آئے ہیں اسی کو کچھ کھول کر کہہ دیتے ہیں۔ میں اس تجویز سے سرورپ برہم آتمہ کا دھیان کرتا ہوں ارتھات آتم روپے جپن کرتا ہوں جو کہ شتو میں انتریا روپ سے موجود ہو کر اس کی پریرنا کرتا اور ستا پردان کرتا ہے وہی ہمارے انتہ کرن میں پریرک انتریا روپ ہو کر ہمیں پریرنا کر رہا ہے۔

آجکل کی نئی انجی سمجھا کر اپانے والے لوگ اس پر کار کی اپاسنا سے گھبرنا کرتے ہیں۔۔۔۔۔ انھوں نے دہشی لوگوں سے سنا ہے کہ ایسا برہما تم بھاو کا اہم روپ سے جپن کرنا ایشور سروپ کا اھیان ہے وہ لوگ سوچتے ہیں اس گمان سے بالکل ناواقف اور انجان ہیں اور ان کے سنکار چوکال سے ان میں بھی پڑتے آئے ہیں۔ ان لوگوں کے نشیے الو سار تو اپنے سرورپ سے کھین کوئی اپنا منو کلیت ہی نرگس سرورپ برہم ہے اسی کو اپنا آزاد دھیہ اور شٹ دیوانتے ہیں اور اسی کا دھیان جپن آدی کرتے ہیں۔ ایسی بھید اپاسنا اور نشیہ کسی کلیت سرورپ والے ایشور کی اپاسنا ہے۔ سیتھ اور واسٹو سرورپ کی اپاسنا نہیں۔ اور یہ سب جانتے ہی ہیں کہ کلیت وستو کی ستا ہو جاتی ہی نہیں اور جو اوپر دکھلائی گئی گا تیری منتر دوارا انگرہ اپاسنا ہے وہی بھید اپاسنا ہی واسٹو اپاسنا ہے اور وہی سیتھ برہم کی اپاسنا ہے اور اسی میں سچا وشوے میں کرنے سے پورن آندھ تھا سبکی پر اپت ہو سکتی ہے۔ اس وشوے میں ابھی اور زیادہ کہنے کی آو شکتی نہیں کیونکہ ادھیکار کے الو سار ہی کسی کو کچھ سمجھا جاتا ہے جس پر کار وشیٹھی آبادھی ارتھات جیو بھاو میں بھگوت گمان کا کلیت سمبندھ وشیٹھی انتہ کرن اور شٹھان دہیہ سے ہوتا ہے اسی پر کار ایشور بھاو میں شٹھی انتہ کرن اور وراٹ دہیہ سے بھی کلیت سمبندھ ہوا کرتا ہے۔ پھر ان میں سے پر کرنی روپ آبادھی کے نتیجے میں تو اپکار کہلاتے ہیں اور دوسرے اپکار یہ کہلاتے ہیں جو آدی اپکار ہیں اور چشٹو آدی اپکار یہ ہیں۔ اپکار کو آؤ گراہک اور اپکار یہ کو آؤ گراہیہ بھی کہتے ہیں۔ شتوے آدی میں پہلے گیاں شکتی تما سنکار ہوتا ہے اور چشٹو آدی میں تو اس کے دوارا ہی سنکار ہوا کرتا ہے۔ اس کارن سے وراٹ کا ہر انگ جس بھومی مرتکا پتھ آدی بھی اپکار ہونے سے پوجیہ ہیں اور اس درشتی سے وہ اپاسنا کے یوگیہ ہیں کیونکہ وہ واسٹو میں وراٹ پرش کے انگ ہیں جو کہ اپاسنا روپ ایشور کی آبادھی ہے اس لئے ایسی ہر وستو کی پوجا اسی ایشور کی پوجا اور آزاد دھیان ہے اسی کا آدر اور ستکار ہے۔ اسے ہم مورتی پوجا کہہ کر گھرناد نفرت نہیں کر سکتے بلکہ اسے ہم ایشور کے وراٹ روپ دہیہ کا انگ سمجھ کر اس کی آمادھنا کرتے ہیں۔ یہ سادھک کے ہر دیہ

میں پریم بھادڑ ہانے کا اہم سادھن ہے۔ یدی اُسے ہم مہی پر اہم دیو کے وراٹ دیسہ کا انگ سمجھ کر چھوٹے سے چھوٹے ٹکیٹ بنگلہ آدی میں بھی اسی ایشور کا دھیان کر کے اُس کی آرادھنا اور پوجا یا ستکار کریں تو وہ ہمارے لئے اُپکاری ہی ہیں کیونکہ پُرکاش دیو اُس روپ میں وہاں درشن دے رہے ہیں۔ دیکھو جب ہم کسی منشیہ کا آدرستکار کرتے ہیں تو اُس کے چروں کو ہی چھوٹے کے لئے اس کے آگے جھکتے ہیں۔ اور جب اُس سے کچھ لینے کے لئے اچھا کرتے ہیں تو اُس کے نیتروں سے ستر ملا کر اُس کے آگے پرارتھنا کرتے ہیں۔ ہم چروں میں جھکتے اور سپریش کرنے سے چروں کے پجاری اور آنکھوں کو دیکھنے سے آنکھوں کے پجاری نہیں ہو جاتے۔ اسی پرکار ہم سورج کی طرف سمجھ کر کے اُپاسنا کرنے سے سورج کے اُپاسک نہیں بن جاتے اور پرتھوی کی بنی ہوئی مورتی کے آگے سر جھکانے سے مورتی اُپاسک نہیں ہو جاتے۔ بلکہ جس پرکار چروں کو چھوٹے یا اس کے سامنے جھکنے سے ہم اُس پریش کا ہی آدر کر رہے ہوتے ہیں اور چروں کی جگہ یدی ہم کسی اور شریہ کے انگ کو چھوٹے تو اُن اس کا انا دار اور اپان ہی ہو گا۔ چروں کو چھوٹا ہی یتھارتھ آدر ہے۔ اسی پرکار وراٹ بھگوان کے چروں ارتھات پرتھوی سے پراپت سمجھ کر آدی کی مورتی کسی خاص دیوتا کی بنا کر اُس کا پوجا منسکار آدی کریں تو اسی وراٹ پریش۔ ایشور۔ کی ہی اُپاسنا ہو گی پھر کی نہیں۔ یدی کوئی نہیں کہے کہ چروں میں جھکنے سے چروں کا پجاری ہو جاتا ہے اور چروں والے کا پجاری نہیں ہوتا تو یہ اُس کی مورکھنا کا ہی پرمان ہو گا۔ ایسی شکا کرنے والے اُس پریش کا پورا گیان نہیں رکھتے اور نہ ہی اُن کو یہ گیان ہے کہ اُس پریش کے چروں میں جھکنے ہی واسطو میں اُس پریش کی پوجا کرنا ہے۔ اسی پرکار جب ہم پرتھوی اور اس کے کار یہ پھر آدی کی مورتی کی طرف اُن کو دھوی ورت بھگوان روپ سے پریشٹھا کر کے پوجن اور آرادھنا کرتے ہیں تو الب بدھی والے ودیشی لوگوں کے سنسکاروں سے یکت یہ لوگ ہم کو مورتی پوجک اور پھر کے پجاری کہہ کر آکشیپ کرتے ہیں پرتھو ہم جانتے ہیں کہ وہ لوگ اس وراٹ پریش کے سر روپ کو نہیں جانتے یہ تو بھگوت کی واسطو آرادھنا کے ہی سمجھ رہے ہیں اور یہ لوگ اُن سے ناواقف اور انجان ہیں۔

ہمیں دکھ ہوتا ہے کہ اپنے کو ویدک دھرم کے انویائی ماننے والے بھی کئی لوگ اُن کے اس پرکار کے اکھیشوں سے ہینک کر سنارنگ سے بھٹک جاتے ہیں۔ ہمارے شاستروں میں جو جو بھگتی اُپاسنا کے نیم ہیں وہ سب گیان کا ند کے آدھار پر ہی ہیں اور دیدوں سے لئے ہوئے ہیں اور ودیشی لوگ اُن کو نہیں جانتے کیونکہ بھارت کے لوگوں نے بھی سنسکرت پڑھنا چھوڑ دیا ہے اور انگلش آدی ودیشی بھاشاؤں میں بھی انا تم شاستروں کا ہی پھٹن پامٹن کرتے ہیں اس لئے سچے اور سچے سدھانت کو نہ سمجھنے کے کارن اُن کا ہی پرچار ہو رہا ہے۔ اس لئے بھارتیہ لوگوں کو چاہیے کہ وہ اپنے ادھیاتمک شاستروں کا گوروں کے سوا ادھیائے کریں اور اُن کو منن کر کے یہ جاننے کا یتن کریں کہ ستیہ کیا ہے اور مستھیا کیلہ ہے۔

سگن اور زگن اُپاسنا

بھادیہ ہے کہ ویدوں میں ہم پر یہ سیدھ ہوا ہے کہ اُپاسنا دو پرکار کی ہے سگن تھار زگن اُپاسنا جس کا ر سے بھگوت گیان کی آدھی دیوک اور آدھی بھوتک سیر میں ہم نے یہ سیدھ کیا ہے کہ بھگوت گیان جگت کے ذرہ ذرہ (کن کن) میں اور روم روم میں ودیمان ہے اور ہر ایک نام اور روپ اُس کی ہی منو منی اُپادھی ہے اس لئے بھگوت گیان پر ماتم روپ ہونے سے سرب کا واسطو اہم سر روپ ہے اور وہی ہر ایک میں استھت ہے اس کارن مورتی اتھو شبد روپ سے اُس کی اُپاسنا سگن اُپاسنا ہے (اونکار آدی کے منن سے اس کا دھیان شبد روپ اُپاسنا ہے) اسی کا نام سنسکرت گرنٹھوں میں پرتیک اُپاسنا کہا ہے اور زگن اُپاسنا تو اہم پر

اسی“ شیخے کے بنا ہو ہی نہیں سکتی اس لئے ایک ہی بھگوت گمان روپ برہم آبادھی یکت ہوئے سے سکتی ہے اور آبادھی کا بادھ کر کے وہی زرگن ہے۔ (بادھ کر کے کا ارتھ آبادھی کو مٹھیا شیخے کرنا ہے) زرگن آبادھی تو ابھنگ برہم اسی کے درٹھ ابھیاں کرنے کا ہی دوسرا نام ہے اور سادھن روپ سے وہی ابھنگ آبادھی کہلاتی ہے۔ ان دو پرکار کی آبادھی کے بنا تیسرے پرکار کی کوئی آبادھی نہ کہلاتی ہے۔ ان دو پرکار کی آبادھی کے بنا تیسرے پرکار کی کوئی آبادھی نہ کہلاتی ہے۔ اس لئے جو لوگ در بھاگیدش سگن آبادھی میں تو مورتی آبادھی کا آکشیپ کرتے ہیں اور زرگن آبادھی میں ایشور ہے کا ابھیمان اور ایشور کی برابری کہہ کر اسے نہیں کرتے اور دونوں سے دور رہتے ہیں۔ ان کے سبھی آکشیپ اور شیکھان گمان کے کارن ہیں اس لئے زیادہ تر یہ وہ اپنے کسی منونیت دھنگ سے کسی کلیت دستو کو لیے کا تین کرتے ہیں جو کوئی ہوا کوٹھی میں لینا چاہے اور سب کے سب ایک سے دھن بنا نا چاہے اور سوچ میں ملے ہوئے خزانہ سے امیر بننا چاہے۔ ان کو تو وہ کا نام مارتو ہے پر نتو دستو ہاتھ میں کچھ بھی نہیں لے کر کوئی ان کا استغوی نہیں لے لوگ تیرا اچھا ہونے پر بھی اس کی برائی میں سہل ہی ہے میں کچھ بھی پر اپت نہیں کرانے اور جن لوگوں نے ان سگن اور زرگن آبادھی سے بہن کوئی منو گھٹ طریقے نکالے ہیں ان کی آبادھی ایسی ہی سہل دیکھی جیسے کہ پانی بلوٹھا لکھن برائی کی اچھا رکھے والے کو ہوا کرتی ہے۔ انھوں نے ایسے کچھ بچوں کو لے کر لے کر جال پھیلائے ہیں جو سرش میں اتن تو نہیں ہوئے پر نو کھپتا کاروں نے ان کے نام اور گن اپنی پستوں میں کلنا کر لکھے ہیں جیسے کہ عنقا اور سہا کہے جاتے ہیں جن کا تین کال میں ہی کہیں استون نہیں اور جو لوگ ان کو اپنے وش میں لانے لے لے انھیں اپنے جال میں پھنسا چاہتے ہیں وہ سدا ہی خالی ہاتھ رہیں گے کیونکہ وہ دستو جس کا تین کال استون نہیں ہے نہیں وہ کیسے کسی کے ہاتھ آوے اس لئے جو جو گرنتھ جتنا جتنا وید کے واستوک سدھانت کے وردھ ہیں وہ ایشوری بانی گر نہیں ہو سکتے باصل بناوٹی ہی ہیں اور جس اتش میں وہ ویدک سدھانت کے الوکول ہیں اتنے اتش میں ہی وہ ماننے لگی ہیں اور آدر کے لگی ہیں انھیں وید کا ہی الو واد بھکر ایشوری بانی کے الوکول سمجھو۔ اس لئے اس اوپر لکھے آبادھی کے طریقے کو چھوڑ کر جتنے بناوٹی طریقے آبادھی کے ہیں نہ تو وہ ہمتا رہتے ہیں اور نہ ہی ان کو اپنانے سے موئن کی آشا کی جاسکتی ہے۔ اوپر لکھی ویدک زرگن اور سگن آبادھی ایشوری آبادھی ہے اور جس کارن سے سگن آبادھی میں آبادھی بھید سے آبادھی کے آکار بھین بھین ہیں اس لئے ان آبادھیوں کے کارن بھگوت گمان کے نام اس اس آبادھی کے انوسار وہ وہ اس کا دیوتا کہلاتا ہے جیسے کہ جل کی آبادھی میں پرگٹ ہونے والا وہی پراتم دیوتا کہلاتا ہے اور اسی آبادھی میں اگنی دیوتا اس پرکار انت نام اور آبادھیان اسی آدمی دیوک روپ میں سگن سروپ آتما کی ہیں وہاں وہی ایک ہی پراتم توراں ان ناموں سے آدمی دیو روپ آبادھیوں میں پاسیہ ہیں۔ اسی پرکار بھی میں سمجھو۔

پرشن ۶۳۔ بھگوت! آپ کی کرپا سے یہ تو میں سمجھ گیا ہوں کہ ایک ہی چتین دیو سمشٹ سروپ میں پاسیہ اور دیشٹھی روپ میں پاسک بھاو سے سمجھت ہے اور دونوں کا ادھت ثان ایک ہی شدھ برہم ہے۔ بھلا یہ آدمی دیو اور ادھیا تم آدمی پرلے کال میں کس روپ میں رہتے ہیں اور پھر نئی سرششی میں جوڑوں کی کیا ادھتھا ہوتی ہے۔ ان جوڑوں کو پورن روپ سے موئن کی پر اپتی کیسے ہو سکتی ہے۔

آکر۔ پیارے۔ تم نے یہ تو سنا ہی ہو گا کہ وہ آپ ہی نما اور آپ ہی نارائن ہے ارتھات وہی آپاسک اور وہی آپاسیہ ہے اور یہ اور آبادھی میں تو ہو ہی نہیں سکتی ادھت ثان میں ہی ہو سکتی ہے اور یہ بھید آبادھی کے منت سے مٹھیا بلو بار روپ ہی ہے جیسے کہ پہلے بتائے ہیں کہ ادھی دیو روپ میں وہی آپاسیہ اور ادھیا تم روپ میں وہی

آپاسک ہے۔ ہمارے شوں کا یہ سدھانت پورن شرودھاکے یوگیم ہے اس میں انتر دھاکھی مت کر د اور ہی سرتی
اس کا بھاویہ ہے کہ جس پر کار جاگرت اوستھا میں منشیہ میں ایک گن اور کرم دکھائی دیتے ہیں ایک پر کار وراٹ بھگوان
میں بھی سرب گن اور کرم ہیں۔ اور جب وہ وراٹ دیہ سے ابرام ہو جاتے ہیں تو سور یہ آدمی باج بھونک آیا دھووں سے
سروٹھا اپنا سبندھ تیاگ کر اپنا پورا پورا ادھیکار ہر نہیہ گرجہ روپ سمشٹی انتہ کر ن میں کر لیتے ہیں جیسے کہ جاگرت سے
سوچن میں جانا ہوتا ہے۔ بھید اس میں یہ ہے کہ نہ راکھل میں تو استھول دیہ سے باطل کنار انہیں کر جاتے اور ران
آدمی دوارا بھگوت گیان کی ستابی رستی ہے پر تو یہاں تو وراٹ روپ استھول دیہ سے پورا سبندھ وہی چھوڑ دیتے
ہیں جیسے کہ پچھلے جنم کے دیہ کو تیاگ کر یہ جو اگلے جنم کے دیہ کو پراپت کرنے سے پورب کی سوکشم اوستھا میں ہوتا ہے۔
یہاں یہ بھی اس وراٹ دیہ کو چھوڑ دیتے ہیں اریھت اس کو پورب بات ستانہ ملنے سے یہ وراٹ دیہ استھت
نہیں رہ سکتا اسی کارن اس اوستھا میں برتھو چند سور یہ آدمی ہو کہ وراٹ کا دیہ ہے تنکال نشٹ ہو جاتی ہیں اس
اوستھا کو پر لے کیا جاتا ہے جس کارن سے بھگوت گیان سرورپ کی سیر اس اوستھا میں سمشٹی سوکشم شریر۔ ہر نہیہ گرجہ
میں ہوتی ہے یہاں پر نرک سورگ آدمی کی وچتر گنی اور جیوں کے کرموں کا پھل اور اس کا بھگوان اور دھرم راج
کا نیا ہے۔ نار کی شریروں کو گھور سے گھور یا تنائیں کرٹش ورتنی آدمی امدان لوگوں سے ہونے والے دکھ سکھ اور انکو
ادھ دیلوک کے بھوگ سب کا سب تماشہ اتنا ہی سچا بریت ہوتا ہے جتنا کہ یہ لوک۔ پر تو یہ سب کچھ اسی وراٹ
سنگھ روپ آیا دھمی کی رچا ہے جس سے پر لوک آدمی بن گھڑے ہوتے ہیں جن کا ورن دوسرے کرم شاستروں میں رتار
سے ہوتا ہے۔ اسی کا نام پر لوک محی ہے۔

پر لے کے انتر کا ورن

اب اس اوستھا میں بھگوت گیان کے آدمی دیوک سوکشم آیا دھمی کے کارن دھرم راج دیم راج) مرتیو دیوتا آدمی
نام ہوتا ہے۔ اس سمشٹی سوکشم سرورپ کا نام ہی شریتی سو تر آتا رکھتی ہے اور یہاں تجوئے شریروں کا ہی سارا کھیل
ہوتا ہے۔ اس سمشٹی سرورپ کو ہی ہر نہیہ گرجہ بھی کہتے ہیں کیونکہ اس اوستھا میں سرب استھول جگت کا وناش
ہو کر سوکشم تجوئے روپ استھتی ہوتی ہے۔ یہ اوستھا اتنی ہی چھو استھاتی ہوتی ہے کہ کئی ود وانوں نے اسے
اور ستیہ تک کہہ دیا ہے اس میں اس استھول جگت کی ایکیشا بہت وچتر اور ولکش اوستھائیں ہوتی
ہیں۔ یہی ان کا یہاں ورن کیا جائے تو شکرت لوگ بھی انہیں انسانی سے نہیں مانیں گے۔ سادھارن لوگوں کا تو کہنا
ہی کیا ہے۔ کیونکہ وہاں کی رچا اتنی وچتر ہے اس لئے ہم نے اس میں سے کیول آوشیک اور شکم اوستھاؤں کا ہی
ورن کیا ہے۔ جب بھگوت گیان اس سنگھ میں سمشٹی سوکشم اوستھا کو بھی تیاگ دیتے ہیں تو وہ کارن اوستھا
میں سیر کے لئے بھیج جاتے ہیں اس اوستھا میں تجوئے میم راج آدمی ہی اپنے نرک سورگ آدمی بہت وراٹ کو پراپت ہو جاتے
ہیں۔ اس اوستھا کا نمونہ ہاری ویشٹی جگت سوچتی ہے۔ اس اوستھا پر جاگرت کا استھول جگت اور سنگھ
میں سوچن اوستھا کا سوکشم ویشٹی سمشٹی جگت سب کا سب وراٹ ہو جاتا ہے اور سب کا سب اسی سنگھ پر نام
سرورپ میں ولین ہو جاتا ہے اور بیج روپ سے کارن روپ سے کارن اوستھا میں ویدیان رہتا ہے۔ جیسے
بیج میں پودے کا پورا درکش اور شیعہ روپ سے ویدیان ہوتا ہے اسی لئے اس اوستھا کو ادیا گرت یا سرب استھول
سوکشم کا بیج روپ کہا جاتا ہے۔ اسے سمشٹی کارن شریر بھی کہا جاتا ہے۔ بھاویہ کہ سمشٹی کارن یہ روپ استھول

سو کٹم کا اس میں دے ہو جانے پر کارن روپ سے ہی دویان رہتا ہے۔ سیشٹا روپ سے پریتی نہ ہونے کے کارن اسکو
 اویا کرت کہا جاتا ہے اب اسے ہی انتر تم **अन्तरं** اور گنیہ اتی گنیہ بھی کہا جاتا ہے۔ اس سارے وسار
 کا بھاو یہ ہے کہ کل تین ہی اوستھیا اور تین ہی اس کے ابھیانی ہیں اور پھر وہ دو دو پرکار کے سمشی و سمشی بھید سے
 ہیں۔ و سمشی میں ان کا نام و شوخیس اور پراگہ ہے۔ اور سمشی میں ویشواکر ہرینہ گرہہ اور اویا کرت ہیں۔ اس برہاٹ
 روپ آپادھی کو ایک ایسا گول سمجھیں جس کا اوپر کا آدھا بھاگ تیوں بھاگوں میں اور نیچے کا آدھا بھاگ بھی تین بھاگ میں
 بٹا ہوا ہے اور پر کے بھاگوں کو آدھی ویلک کہا جاتا ہے جو کہ ایشوری آپادھی ہے اور نیچے کے تین بھاگوں کو چوسبندھی
 بھاگ کہا جاتا ہے یہ تو چتین اتار روپ ابھیانی کی دشٹی سے دہھاگ کیا اور آدھی بھونک سمشی ان کا دویہ سنارک
 روپ سے دویان ہے۔ ایک ہی بھگوت گمان کی اس برہاٹ روپ چکر میں کبھی آدھی ویلک آدی شرنشہ اوستھیا
 سیر ہوئی ہے جس کا بھلی پرکار سے پہلے ورن ہو چاہے۔ اسی پرکار بھین اوچی نیچی اوستھاؤں میں آنا جانا اسی کا نام
 آواگمن **आवागमन** ہے اور یہی تو اصل میں بندھن ہے۔ برتو یاد رکھو کہ یہ آتما کا جنم مرن روپ آوا
 جیتنیہ سر روپ کا کوئی داستوک بندھن نہیں کہ اس کی ذوروت نہ ہونے کے بلکہ مایا روپ ہی استھت ہے کیونکہ ہم پہلے
 سدھہ کر کے ہیں کہ اس کا آپادان کارن آگمان پر کرتی۔ اور دیا یا سنکپ ہی ہے اور یہ بھی بتلایا گیا تھا کہ یہ سنکپ
 ہی درشید روپ سرب آکاروں میں پرگٹ ہوتا ہے۔ اور اس کی درٹھ بھاونا ہی اس میں بھیت ہوتی ہے
 اس لئے اس بندھن سے مکتی پر اپت کرنے کا آیائے وچار سے اس کا بادھ کرنے کے سوائے ہے ہی نہیں۔ ارتھت
 اس کا مہتیا تو نیچے کیا جاوے تب ہی یہ دور ہو سکتا ہے اور وہ بھی ہو سکتا ہے کہ جب کرم اور آپاسنا کا ڈک ریتی
 سے شکام کرموں دوارا مل دوش ارتھت کھوٹی واسناؤں کا ناش کیا جاوے اور ساتھ ہی درودھی واسناؤ
 اور شاستر دردھہ آچرن کا تیاگ کر کے شدھہ کرموں سے اتھت کرن شدھہ اور نریل ہو جاوے۔ چت کی ایک گرتا بھی
 آپاسنا دوارا پوری ہو چکی ہو اور پھر آتم گمان دوارا چویتی سر روپ آتما اتھتوا بھگوت گمان سر روپ میں اسکو
 جوڑ دیا جاوے اور سادھی کا پورا پورا ابھیاس کر کے آتم سر روپ کا ورٹھ بودھ ارتھت ساکشات کار پر اپت
 کر لیا جاوے۔ ایسا ابھیاس کرنے سے اس جیون میں ہی ترنتر دھار گے بل سے سنکپ رک جاتے ہیں۔ سرب اناتم
 سنکاروں سے چت شدھہ ہو کر گمان سر روپ جیوتی ہی ایک ماتر شیش رہ جاتی ہے اور اس میں سنکپ یا واسنا
 کاشیش ماتر بھی نہیں رہ جاتا۔ ید پی جیون پریت پرانہ بدھہ ویک کے کارن سادھارن سنارک کام کاج کے
 کچھ سنکار اور سنکلیوں کا پر بھاویش اور دیا کے روپ میں رہ جاتا ہے پر نتو جس سمیہ چاہے سادھی کر کے شدھہ نوکلپ
 سر روپ کا انو بھو کر لیتے ہیں اور بولار میں بھی سیتہ بدھی نہ ہونے سے بندھن کو پر اپت نہیں ہوتا۔ سادھی اوستھا میں
 ابھیاس برٹھ جانے کے کارن سب سنکار برمول ہو سکتے ہیں۔ اسی اوستھا کو تریا پد بولا جاتا ہے اسی کے بل سے جیون
 منکھی اوستھا کو پر اپت ہوا ہوا لوک پر لوک کے بھے اور بندھنوں سے سدا کے لئے چھوٹ کر اپنے آندھ سر روپ میں
 آتما میں لیں ہو جاتا ہے اور شریچھوئے ہی واسنا کا پورن کھٹے ہو چکے کے کارن سنکپ ماتر کا بھی ناش ہو جاتا ہے
 اور پھر بھی آپادھی نہ چھ بندھن میں پر اپت نہیں ہوتا۔ سدا دتہ برہم سر روپ میں استھت رہتا ہے اسی کا نام کیولیہ پد یا برہم سر روپ کی
 پتی دویہ بھاوے سارو ہے کہ اپنے سنکپ ہی بندھن اور درٹھ شدھہ بودھ روپ سنکپ سے ہی مکتی ہے سنکلیوں یا واسناؤں کا بادھ
 ہونا ہی مکتی کا ساکشات سادھن ہے۔ اس لئے پیارے جلیا سو اتم بھی اپنے سنکپ کو شدھہ کر کے اور اپنی دشٹی کو بھگوت گمان سر روپ میں چھڑکے اسی
 میں لیں ہو کر اپنے چت کو سماتہ کر اس سے تم بھی لیے بھکت بندھنوں سے چھوٹ کر ترگن سر روپ میں ہی پر اپت ہو جاوے۔ وید

اُنپند آدی دوارا پراپت اس تو گیان کا یہی پھل ہے۔
 اب اس گرنٹھ کی سہا جی پر آپ کے لئے پھر ہرے سے کامنا کرتے ہیں کہ بھگوت گیان سرورپ پر ماتم دیو آجے گو
 کو اپنے شندھ سرورپ کے چیتکاروں کو سمجھے اور سرورپ میں پورن آتی کی یوگیتا اور بن پراپت کرے۔ اس میں آپ کا
 چیت پورن روپ سے سہا بہت ہو سکے اور آپ بھی ودیمہ کیولیہ روپ موکش یا برہم پراپتی کے پاتر بن سکیں۔
 ششتم استو۔ ادم گیان سرورپ پر م آئنے نمہ۔
 - ائی -

”رام“ کی حالتِ مستی

عشق کا طوفاں بہا ہے حاجتِ میخانہ نیست
 نول شراب و دل کبابِ فرصتِ پیمانہ نیست
 سختِ مخموری ہے طاری خواہ کوئی کیا کچھ کہے
 پست ہے عالمِ نظر میں وحشتِ دیوانہ نیست
 مہرِ ہومہ ہو دبتاں ہو گلستاں کو ہسار
 موجزن اپنی ہے خوبی صورتِ بیگانہ نیست
 اٹھ مری جاں جسم سے ہو غرق ذاتِ رام میں
 تو تو ہے ایشور کی مورت۔ حرکتِ فرزانہ نیست

(سوامی رام تیرتھ)



MAHA RISHI RAMANA

شری جگن ناتھ جی کھنہ بی لے بی ٹی برندناسی

ہرشی رمن کے سوانح حیات

بھارت بھوجی کو بڑے بڑے رشی، مہی، اوتار اور روحانیت اور تصوف کے پیار پیدا کرنے کا فخر حاصل ہے اور سب سے پر ہمیشہ دنیا کی تاریخی دور کرنے اور سنسار ساگر میں ڈوبے ہوئے جیوں کے کلیان کی خاطر ایسی قابل قدر ستیاں بیان فرمادیں پذیر ہوئی رہتی ہیں اور ہوتی رہیں گی، رمن ہرشی بھی اسی ہیکشاں کے ایک چمکدار ستارے تھے جنہوں نے اپنی بے نظیر روحانی طاقت اور مٹی دیدانت سے ایک عالم کے عالم کو مسحور کر دیا، جس سے بات کی اسے روحانیت کے اعلیٰ معراج پر پہنچا دیا۔

صرف بھارت باسی ہی ان کی ساحرانہ شخصیت سے متاثر ہوئے بلکہ مغربی دنیا کے بڑے بڑے فلاسفر۔ امریکن، فرانسیسی، انگریز اور روسی مفکران بھی ان کی صحبت بابرکت سے فیضیاب ہوئے اور ان کی کایا ہی پلٹ گئی اور کئی ایک ان کے زیر اثر ہو کر آشرم میں ہی اقامت گزریں ہو گئے گھر گھرنے کا نام تک نہ لیا بیسویں صدی کے پہلے پچاس سال ہرشی کے جن کو بھگوان ان کے شروہا لو، سیوک اور عقیدت مند اپنی عقیدت کی گہرائی کا ثبوت دیتے تھے۔ خروج و کمال کا زمانہ تھا اور لہ ارا پرل سنہ تک یہ آفتاب معرفت و توحید نصف النہار پر بڑی آب و تاب سے درخشاں رہا۔ اور وہ ہونے پر بھی اس نئی روحانی شاعری عالم کو منور کر رہی ہیں۔ آئیے آج ہم ان کے سوانح حیات پر ایک نگاہ طائرانہ ڈالیں اور اس سے مستفیض ہونے کی کوشش کریں۔

آپ کا جنم صوبہ مدراس کے ایک چھوٹے سے قصبہ تر وچوٹی میں ہوا۔ مدراس سے تیس میل کے فاصلہ پر واقع ہے اور جس کا نزدیک سے نزدیک ریلوے اسٹیشن درادھاننگر وہاں سے کم از کم اٹھارہ میل دور ہے۔ اس طرح دور افتادہ ہونے کی وجہ سے سائرین اور سیاسی کارکنوں کی نگاہ التفات سے محروم رہا، وہاں کئی صدیوں سے ایک پراچین مندر موجود ہے جس کے آبا سیدہ دیوینی معبود کے گناؤں کا تامل زبان کے مشہور شاعروں نے بڑی عقیدت سے گائے ہیں، علاوہ ازیں قصبہ مذکور کو ایک پرائے حلقہ کا صدر گاہ ہونے کا بھی شرف حاصل ہے۔ اس وقت وہاں پانچسو سے کچھ زیادہ گھر آباد تھے اور وہاں ایک چھوٹی سی مقامی عدالت بھی تھی جہاں ایک صاحب سندرم آئر، بطور ایک بغیر سند یافتہ وکیل کے پریکٹس کرتے تھے وہ ایک بہت مصروف آدمی تھے اور ان کے موٹوں کی تعداد بھی کافی تھی جن میں اکثر موہاپے اور دوستوں کے ان کے ہاں ہی ٹھہر کرتے تھے۔ وکیل صاحب جو مستقبل کے مشہور رمن ہرشی کے پتا تھے، ایک نہایت ہی فیاض، نیکدل اور بلند شخصیت کے مالک تھے، جہاں نواز اس حد تک کہ ان کا دسترخواں ہر نووارد کے لئے خواہ وہ سرکاری کرپاری ہو یا کوئی بیوپاری، ہمیشہ کھلا رہتا۔ اور ہر ایک کی بطور ایک معزز جہان کے خاطر تواضع کرتے۔ یہی وجہ تھی کہ قصبہ کا ہر چھوٹا بڑا ان کی عزت کرتا بیاباں تک کہ چور اور بد معاشر بھی ان سے خم کھاتے اور ان کی طرف آنکھ اٹھا کر نہ دیکھتے مختصر آدھ اس قصبہ کی ایک برگزیدہ ہستی خیال کئے جاتے تھے انہوں نے بارہ سال کی عمر میں دوروپہ ماہوار کی کلر کی سے اپنی زندگی کا آغاز کیا اور کچھ عرصہ بعد اسے چھوڑ کر آپ نے عناصر نو سی

کام شروع کر دیا اور بالآخر انھیں بطور ایک مکمل کے کام کرنے کی اجازت مل گئی۔ مذہب اور روحانیت کی طرف ان کا خاص رجحان نہیں تھا لیکن استقلال، بردباری اور تحمل کی وہ زندہ تصویر تھے، اشیاء اور اشخاص کو دیکھنے کی خاص اہلیت رکھتے تھے اور دراصل یہی اوصاف ان کی کامیاب زندگی کا باعث تھے اور بہت حد تک ان کے مشہور عالم فرزند کی خصوصی قابلیت کا راز، شعبہ مذہبیات میں وہ زیادہ دسترس نہیں رکھتے تھے سوائے اس کے کہ کبھی کبھی مقامی مندر میں درشن کے لئے چلے جاتے یا گھر پر کوئی مذہبی یادگار ملک کتاب پڑھ لیتے۔

مگر ان کے خاندان میں ایک روایت چلی آتی تھی کہ ان کی ہر نسل کا ایک فرد ایک عجیب خاندانی روایت ہے۔ ہر نسل کا ایک فرد ہوتا ہے جو گھر کو خیر باد کہہ دیتا، سندرم آئر کا ایک چچا سادھو ہوتا تھا اور بعد میں ان کا بڑا بھائی گھر بار چھوڑ کر فقیری اختیار کر چکا تھا، اور اس کے بعد اب ان کے دوسرے لڑکے کی باری آنے والی تھی، ایسا کیوں ہوا؟ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ان کے کسی پور دج کے ہاں ایک بھکشک آیا اور اس نے کچھ مانگا لیکن اسے کچھ نہ ملا۔ بدیں دجہ بجا لیت غصہ اُس نے اس خاندان کو یہ شاپ دیدیا کہ تمہاری ہر نسل کا ایک آدمی گھر سے نکلتا ہوگا کہ بھکشک مانگا کر اپنا گزارہ کر لے گا، لیکن سندرم آئر کو تو یہ بھول کر بھی کبھی خیال نہیں آیا تھا کہ اس کا اپنا ہی ایک لڑکا بچپن میں ہی گھر سے بھاگ جائے گا۔ اس وقت ان کا انتقال ہوا تو اس وقت ان کے تین لڑکے تھے۔ سب سے بڑا نانکا سوامی..... جس کی عمر چودہ سال کی تھی، دوسرا ونکٹا رمن جو بارہ سال کا تھا اور سب سے چھوٹا نانکا سندرم جو چھ سال کا بچہ تھا، گاؤں کے لوگ روایت کے مطابق یہ سوچنے لگے کہ دیکھیے اب ان میں سے کون سا دھوبے گا۔ نانکا سوامی کو پڑھنے کا بہت شوق تھا اور کھابھی وہ بہت ذہین اور ہوشیار اس لئے اس کے متعلق سب کا یہی خیال تھا کہ یہ تعلیم حاصل کر کے کسی اچھی ملازمت پر مامور ہوگا۔ ونکٹا رمن، منجھلا جو بعد میں رمن ہرشی کے نام سے مشہور ہوا، پڑھائی میں ذرا بھی دلچسپی نہیں لیتا تھا باوجود جلی ذہانت اور فہمیدگی کے اس نے پڑھائی میں کوئی نمایاں ترقی نہ کی وہ گھر میں کبھی نہ پڑھتا اور نہ ہی سکول کا کوئی کام کرتا۔ لیکن اس کی ذہانت اتنی تیز تھی کہ جب کبھی وہ کسی اور کے کو سبق یاد کرتے تب بھی سن لیتا تو سب کا سب اُسے از پر ہو جاتا اور وہ لفظ بہ لفظ سنا دیتا لیکن کمرے سے باہر نکلتے ہی وہ سب کچھ بھول جاتا کیونکہ دراصل پڑھائی کی طرف اُس کی توجہ بھی نہیں ہوتی تھی اسے کھیل کود کا زیادہ شوق تھا اور اپنے دوستوں کے ساتھ کھیلنے میں بھی زیادہ تر مصروف رہتا۔ مکہ بازی کشتی لڑنا، تیرنا، دوڑنا اور فٹ بال کھیلنا ہی اُسے مرغوب خاطر تھا مجھیں وجہ اُس کی صحت جسمانی بہت تھی تھی اور اعضاء اتنے مضبوط کہ اس کے ہم عمر اُس سے..... بہت خوف کھاتے تھے۔ لیکن اس زمانہ میں اس جسمانی قابلیت کو اتنی پسندیدہ نگاہ سے نہیں دیکھا جاتا تھا۔ اور بدیں دجہ خاندان اس کی آئندہ ترقی سے کچھ مایوس ہو گیا، اگرچہ اس کی پیدائش کا دن اور وقت (۳۰ دسمبر ۱۹۰۷ء بوقت ایک بجے رات) جو بہادری و جی کی لوجا کا خاص دن تھا، نہایت مسعود اور مبارک خیال کئے جاتے تھے، لیکن ونکٹا رمن کی طبیعت کا رجحان دیکھ کر یہ کبھی خیال نہیں کیا جاسکتا تھا کہ وہ کسی دن ساری دنیا میں بطور ہرشی مشہور ہوگا، اپنے باپ کی طرح وہ شوجی کی لوجا کے لئے مندر ضرور جایا کرتا لیکن محض خاندانی روایت کے مطابق کسی خاص ذاتی جذبہ کے زیر اثر نہیں۔ ابتدائی تعلیم اپنے گاؤں کے سکول میں حاصل کرنے کے بعد مدورا کے سکول میں داخل ہوئے اور وہیں ہائی اسکول

کی تعلیم کے لئے امریکن مشن ہائی اسکول میں داخل ہوئے اور مذہبی تعلیم اگلا نہیں کہیں حاصل ہوئی تو انہی اسکول میں اور وہ بھی عیسائیت کی عام طور پر ہندو لڑکوں کو انجیل کی جاعتوں سے نفرت ہوا کرتی تھی اور وہ بھل کی تعلیم سے کچھ بھی حاصل نہیں کرتے تھے، وینکٹا رمن کو یہ ہی عام تعلیم سے مس تھا اور نہ ہی کسی مذہبی تعلیم سے۔ دراصل اس کے دل میں کسی بات کے لئے بھی رغبت نہیں تھی۔ ٹکھیلوں کے لئے بھی نہیں۔ زندگی کا کوئی مدعا اور مقصد اس وقت تک اسے کشش نہ کر سکا، ان کے پاس سذر م آرٹ کے انتقال کے چار سال بعد تک ان کے کسی لڑکے نے بھی روحانیت کی طرف رجحان ظاہر نہ کیا، اور سب کا یہی خیال تھا کہ اس روحانی بددعا کا اثر ان کے کسی چھپرے بھائی پر ہی ہوگا۔

وینکٹا رمن میں اچانک اظہار تبدیلی | سنہ ۱۹۹۵ء کے آخر میں جب وہ مدور میں زیر تعلیم تھے ایک اور اپنے اس سے رسمیہ طور پر پوچھا آپ کہاں سے آئیے ہیں؟ اس نے جواب دیا "ارونا چلم" سے یہ سننے ہی وینکٹا رمن کا سارا جسم تھرا اٹھا۔ گویا برقی طاقت اس کے اندر سرسراٹ کر گئی، پھر اس کے ساتھ اس کے دل میں پورتا، سرور یا پکتا دیا لتا، اور اسیم شکتی کے خیالات پیدا ہونے لگے اور اس کے ساتھ ہی اس میں تیر جگہ کا تصور باندھتے ہوئے جس کا ہر ذرہ اور پھر اسے پورے دکھائی دینے لگا، مزبور ان وینکٹا رمن نے غیب انداز سے اس بزرگ سے پھر پوچھا، کیا آپ ارونا چلم سے آ رہے ہیں، وہ سہ کہاں؟ یہ سوال سن کر وہ بوڑھا حیران ہو گیا اور اس نے جو ان کی ناواقفیت پر رحم کرتے ہوئے بولا کیا تم ترو و مملائی کو نہیں جانتے وہی ارونا چلم ہے۔ یہ جواب سن کر وینکٹا رمن کے دل میں جو شرارہ پیدا ہوا تھا وہ ٹھنڈا پڑ گیا اور اس کے بعد اس نے بہت دیر تک ارونا چلم کو باکل مٹھلا دیا ایک اور واقعہ جس سے وینکٹا رمن کو ایک دھار ملک کتاب پڑھے کا موقع ملا اور اس کی کاپی پلٹ گئی اس سے چند ماہ بعد کا ذکر ہے کہ وینکٹا رمن کو جب وہ رخصتوں میں گھر آئے ہوئے تھے ایک کتاب ملی جس کا نام پیریا پونم تھا کتاب مذکور ان کا چچا کہیں سے لایا تھا کتاب پڑھتے ہی وہ کسی دوسری دنیا میں جا بیٹھا جیسا الف لیلا پڑھنے سے لگتی جو بالوں کی حالت ہو جاتی ہے کتاب مذکور ترسیلہ تال ہما تاؤں کی جویوں اور آپدیشوں کا سنگرہ تھا جن میں ایشور بھگتی اور شرڈھا کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی، لیکن اس کتاب کے مطالعہ کے بعد جب وہ نئی جذباتی لہر بند ہو گئی تو وینکٹا رمن پھر ویسے رہ گئے، اور ۱۹۹۴ء کے وسط تک وہ پٹی جات کی پڑھائی اور گھر بلیو دھندوں میں ہی لگے رہے، ان کی زندگی میں حقیقی تیر ۱۹۹۴ء کے وسط میں واقع ہوا جب ان کی زندگی کا سترھواں سال چل رہا تھا اور تقریباً اسی عمر میں اکثر دھار ملک اور مذہبی نیتاؤں کی زندگی میں تبدیلی واقع ہوا کرتی ہے خاص طور پر آپے اشخاص کی صورت میں جو اپنے خیالات کا اظہار کرنا پسند نہیں کرتے اور اپنی کوششوں سے انہیں دبائے رکھتے ہیں۔ وینکٹا رمن اسی نوعیت کی ایک تھی وہ ایک گونہ اپنے دوستوں اور بھائیوں کے لئے بھی مقرر تھا جس کو سمجھنے میں وہ قاصر رہے، اس واقعہ کے مدت مدید بعد جب ان کے بھگتوں نے ان سے اس کے متعلق استفسار کیا تو انہوں نے دلائل الفاظ میں جواب دیا۔ میرے جیون میں یہ جہان پر یورتن میرے مدور کو ہمیشہ کے لئے خیر باد کہہ دینے کے چھ ہفتے بعد شروع ہوا اور یہ اچانک ہی ظہور میں آیا۔ میں ایک دن اپنے چچا کے گھر کے چیلے کمرہ میں بیٹھا تھا، میری صحت حسب معمولی اچھی تھی مجھے کوئی عارضہ نہیں تھا۔ میں ان دنوں سویا بہت کرتا تھا۔ اور یہی میری اچھی صحت کی ایک علامت تھی اس روز مجھے کوئی جسمانی تکلیف نہیں تھی،

لیکن اچانک مجھے ایسا معلوم ہونے لگا کہ میں مر رہا ہوں۔ مریتو کے بچھنے میں کس دل پر قبضہ کر لیا اگرچہ صریحاً اس کی کوئی وجہ مجھے دکھائی نہیں دیتی تھی۔ اس وقت بجائے کسی ڈاکٹر کا مشورہ لینے یا کسی رشتہ دار کو بتانے کے میں اس آنے والی موت کے مقابلہ کے لئے خود ہی جٹ گیا۔ بغیر کچھ مہینے سے بولنے کے میں یوں سوچے لگا اب میری موت آگئی ہے، اس کا مطلب کیا ہے، مرنا ہوتا کیا ہے؟ مرتا تو یہ شر ہے۔ یہ خیال آتے ہی میں نے اپنے اعضا کو پھیل کر اکڑا لیا اور باطل مردہ کی طرح لیٹ گیا میں نے اپنا سانس روک لیا، منہ بند کر لیا اور ہونٹوں کو زور سے دبا لیا تاکہ کوئی آواز میرے منہ سے نہ نکلے خاص طور پر میں کا شبد پھر میں نے کہا، لو اب یہ جسم مر گیا، اب اسے شمشان بھومی میں لیجا کر جلا دیا جائے گا اور یہ راکھ کا ڈھیر ہو جائے گا لیکن اس کے ساتھ ہی مجھے یہ خیال آگیا کیا اس جسم کی موت ہو جانے کے ساتھ کیا ہیں "بھی مر گیا ہوں کیا میں جسم ہوں؟ یہ شر ہے یا جسم خاموش اور بے حس و حرکت پڑا ہے لیکن اپنی شخصیت کی پوری پوری طاقت میں محسوس کر رہا ہوں اور وہ میرے شر سے باطل الگ ہے، پس میں شر نہیں ہوں۔ میں اس سے نہیں بالاتر ہوں بھوتیک شر ہے مرنے والا ہے لیکن آتما کو موت چھو بھی نہیں سکتی۔ اس لئے میں تو ایک امر چیز ہوں، یاد رہے کہ یہ میرا محض ذہنی تجربہ ہی نہیں تھا بلکہ میرے سامنے ایک زندہ سچائی اور حقیقت جلوہ کناں ہو رہی تھی ایک ایسی چیز جس کا مجھے کوئی طور پر ادراک ہوا۔ میں نے اس وقت یہ چھی طرح سے سمجھ لیا کہ میری "میں" ایک حقیقی چیز ہے اور میرے شر کے کی حقیقتاً اس پر مرکوز ہے اس وقت سے لے کر آج تک آتما میں میرا لین ہو جانا یا استغراق جاری ہے۔ اس میں ذرا فرق نہیں آیا۔ اس سے پہلے مجھے اپنے اصلی بن کا کچھ احساس نہیں ہوتا تھا بعد میں یہ احساس میری عادت میں ہی تبدیل ہو گیا جس کے نتائج میری زندگی کے گونا گوں واقعات سے ظاہر ہو رہے ہیں۔

صحیح تشخیص باتا عند علاج عمدہ دوائیں

دانش

حاصل الخاص

پٹھوں کی کمزوری رعشہ اور نیم کی
زیادتی تھکیلے

نزہ زکام اور دماغی تھکاوٹ
تھکیلے

قیمت: 2/12

قیمت: 2 روپے

کاندھی دوا خانہ 152 ڈی کلاگرہ دہلی
۱۵۲ ڈی کلاگرہ دہلی

شری جوندلال شاد منشی فاضل - ادیب فاضل
فیروز پور جھانوی

تختِ عرفان مناجات بدرگاہِ قاضی الحاجات

پر تو ننگ ہے یارب! تو ارض میں سما میں !
تیرا ہی ایک قاصد جھونکا نسیم کا ہے
سجد میں نام تیرا وِردِ زبانِ مسلم
کہتے ہیں بوجدیں کو نابود ہے وہ یارب
تو جاودان و ابدی - تیری قدیم ہستی
تیرا ہی پاک جلوہ ہر جزو و مکمل کے اندر
تو فرش پر رواں ہے تو غش پر دواں ہے
موج رواں کے سر میں تیرا ہی شورِ آفت
بنتا گمہ کشا ہے اشکالِ غم میں سب کا
تو چشمہ بقا ہے تو سرسبز شفا ہے
سینے میں عاشقوں کے تو عشق ہو کے چمکا
پہناں نہیں نظر سے غیب و شہود تیرا
یوگی مراقبہ میں پاتا ہے تیرے درشن
ادبار کی گھٹائیں جس وقت سر پر آئیں

خورشید کی چمک میں مہتاب کی ضیا میں
تیری ہی موجِ رحمت موجود ہے صبا میں
مند میں ذکر تیرا ہندو کو سندھیا میں
باقی ہے ایک تو ہی دنیائے بے ہمتا میں !
قائم وجودِ عالمِ الحق تیری ہفتا میں
تیرا ہی نور پایا ہر ارض ہر سما میں
جاری تو ابتدا میں ساری تو انتہا میں
تیرا ہی زورِ بازو بازوئے ناخدا میں
کرتا ہے دستگیری ہر رنج و ہر بلا میں
تیرا کرم ہے شامل ہر درد کی دوا میں
اور حسن بن کے دیکھا خوبانِ مہ لقما میں
پہچانتے ہیں طالبِ تجھ کو ہر اک ادا میں
اور لطیف دیدِ حاصلِ صوفی کو ہے دعا میں
گھر جائے آدمی جب اسلا س کی پلا میں

مجبوریاں کر لائیں درد و غم و غنا میں
حاصل ہونا مرادی ہر ایک مدد میں
ہو آب آب زہرہ جب کرب و ابتلا میں
فیض عظیم تیرا ہر دردِ حیا نگر میں
ہوتی ہے اس کو حاصل طوہارِ تیری لایا میں
اور نورِ کشف تیرا ہے قلبِ اولیا میں
رازِ دردِ پردہ کہتا تھا اس ادا میں
ہم دیکھتے ہیں اس کو اک بت کے نقشِ پامیں
میں نیکرِ عقیدت راضی تیری رضا میں

محرورِ میاں ستائیں چاروں طرف سے اگر
جب زندگی کے لالے پڑ جائیں سبکیوں پر
سر پر گرج رہے ہوں مایوسیوں کے بال
عزمِ ضمیم بن کر ہمت بندھائے سب کی
حسرت نصیبِ دل کا بنتا ہے تو مہار
پینے میں انبیا کے ہے تیری بوتِ روشن
کل ایک مردِ کامل و امنگی میں آکر !
یہ حال و قال والے پھرتے ہیں جس کے ہویا
از راہِ کبریائی کر با مراد مجھ کو !

دے شاکر کو کچھ حصہ خوانِ کرم سے اپنے
آبِ دیرِ کس لئے ہے مولا ! تیری عطا میں

← x ... (❧) ... x →



ایک نرالی شان پیدا کرنے کے لئے

بُوطِ پالش

ایسٹ
بُوطِ کرم

استعمال کیجئے

کبھی نے جدید ترین فارمولوں کے تجربات سے اپنی
پالش میں بہت سی خوبیاں پیدا کر دی ہیں۔

آج ہی خریدیے استعمال کیجئے اور ملا خط فرمائیے، روزانہ لاکھوں استعمال کرتے ہیں۔

بُوطِ پالش کمپنی دہلی - 6



SWAMI SHANKAR ACHARYA

کمارل بھٹا چاریہ

”ہوں وہ شگفتہ دل کہ نہ دوزخ میں تنگ ہوں
آہن کی طرح آگ میں بھی لالہ رنگ ہوں

کمارل بھٹا چاریہ کی زندگی آورش زندگی تھی۔ کرم یوگ کی مجسم اور پر جلال تصویر۔ اُن کی زندگی بھی ایک برقی صفت جوہل و ظلمات کے پُر آشوب زمانہ میں سچ ہستی پر بجلی کی مانند چمکی اور بطالت و جہالت کی قیامت خیز تاریکیوں کو پارہ پارہ کرتی ہوئی دوائے عالم پر نور بن کر چھا گئی۔ کمارل بھٹا چاریہ وہ مردِ مجاہد تھا جس نے اُس زمانے کے دہریت اور ناسکنتا کے طوفانی زلیلوں کی سینہ سپر ہو کر وہ روکِ ستھام کی کوشمنوں کی زبان سے بھی خراجِ تحسین کے کلمات نکلے بغیر نہ رہ سکے۔ کمارل بھٹا چاریہ سہتلال اور العزیز و قربانی اور ایثار کا وہ مجسمہ تھا جس نے اپنے رٹنے کی زبردست سے زبردست طاقتوں کے گمراہ کن سدھانت یا عقائد گناہ آموز و اخلاق سوز تعلیم اور مختلف مذہبی اندھیروں کے طلسم کو اپنی جانفشانی سے یکسر توڑ کر رکھ دیا اور صداقت، نیکی، کرم کوشلتا، سچی پرستی اور سچے گیان کے پرکاش کو چاروں طرف بھیلایا۔ مبدھ دھرم اور عین مت اپنی اہمیت و ماہیت کو لکھ کر خود غرض بنے سمجھے اور زیاکار پر و کاروں کے ہاتھوں ناسکنتا، کرم بھل سے منکر کچھ عجیب رویہ بہرے تھے کہ جس سے انسانی تہذیب و اخلاق اور امن عامہ کی روح پناہ مانگتی تھی۔ تمام ملک میں دام مار گھیل چکا تھا اُس رد کو انگریز کسی نے سب سے پہلے میدان میں ختم ٹھونک کر روکا اور نیت نابود کیا تو وہ کمارل بھٹا چاریہ ہی تھے۔ گمیا لکوں کی شراب نوشی، گوشت خوری اور دیوتاؤں کی بیدی پر غریب معصوم اور بے کسوں کو بلی دینے کی مذمت اُس کے خلاف سب سے پہلے اگر اُس وقت کا زمانے میں سر بکھٹ ہو کر کسی نے جہاد کیا تو وہ مظلوموں کا حامی یتیموں کا غمخوار، بیواؤں کا جان نثار سچا کرم یوگی کمارل بھٹا چاریہ ہی تھے۔ ویدوں کے افضل و مقدم گیان کو صفحہ ہستی سے مٹانے والے ددھرمید کو ناکوں چنے اگر کسی نے چبوائے اور راہِ راست پر لانے کا کام کیا تو وہ پہلے کمارل بھٹا چاریہ ہی ہمارے ہیں۔ ان کی زندگی کے مختصر واقعات مردہ دلوں میں برقی زندگی دوڑا دیتے ہیں۔ خونِ نجد میں بھی شجاعت اور قربانی کا اُبال پیدا کر دیتے ہیں اور صداقت کی راہ پر پروانہ دار مصلحتوں کے نشیب فراز کو چھاندتے ہوئے کامزن رہنے کا زبردست دلوں میں طحال دیتے ہیں۔

کمارل بھٹا چاریہ براہن کل بھوشن تھے۔ اُن کی بھی بہت تیز اور نرم تھی۔ اُن کی دماغی قوت نہایت حیرت انگیز تھی جھوٹی عمر میں ہی انھوں نے تمام وید، شاستروں کا اچھی طرح مطالعہ کر لیا تھا۔ ایک دفعہ وہ اپنی دھن میں مست جانے گیا سوچتے ہوئے ایک عالی شان مکان کے نیچے سے گزر رہے تھے۔ اس مکان کی بالائی منزل پر ایک راجکار ہی بیٹھی ہوئی ددھرم کی دُرُ مشا خستہ اور افسوسناک حالت، عوام کی وید اور ایشور پر اشر دھا یا غیر عقیدہ مندی کا دکھڑا ردی بچو

سوج سوج کر کہہ صا شلوک پڑھ رہی تھی ۵

किं करोमि किमिच्छामि को वेदानु करिष्यति
یعنی میں کیا کروں اور کہاں جاؤں اس اندھکار ناستک کے زمانے میں کون ویدوں کا آدھا رکھتا
اس درد بھری اور پر صمعی آواز کو سن کر کارل بھٹا چاریہ نے شلوک کو مکمل کرتے ہوئے جواب دیا ۵

न विभीषीविरा रोहे भट्टाचार्योऽस्ति भूतले ॥

مطلب :- اے پر یہ انکرمت کر بھٹا چاریہ پر تھوڑی پر ویدوں کا آدھا رکھنے والا موجود ہے۔
اس واقعہ کے بعد سچ بھٹا چاریہ کے دل میں ویدوں کے آدھا رکھار اور ناستک کے سنگھار کی آگ سی لگ
گئی اور وہ سنسار کی تشکام سیوا کے لئے کرم کشتیر میں سرفروشی کی تمنا کے کوڈ پر طے پڑا۔

*** (۲) ***

اس زمانہ میں ناستک کے فروغ کی ذمہ داری بودھ دھرم اور جین مت کے پیروکاروں پر عائد ہوتی
تھی۔ ان میں بہت سی ایسی ہی خامیاں آگئی تھیں جو حقیقت ان ہر دو مذاہب کے بانیوں کے عقائد کے خلاف
بھی تھیں یعنی وہ اپنے اپنے دھرم کا بھی سچا سروپ بھول گئے تھے۔ ویدوں کے سدھانت کے سمجھنے کی تو بات
ہی الگ تھی۔ لیکن ان ہر دو مذاہب کے پیروکاروں کے ہاتھ میں ہر طرح کی طاقت تھی۔ حکومت ان کی اپنی تھی۔
قاؤن اپنا تھا۔ اکثریت کی طاقت انہیں نصیب تھی۔ پرچار اور ایسے مشن کی تعلیم و تدریس کی تمام مراعات ان
کے حصہ میں تھیں۔ بھارت ورش کے طول عرض پر انہیں کاظمی بولتا تھا کسی کی کیا مجال کہ ان کے خلاف زبان اٹھے
اور سانپ کے بل میں نویدہ دانستہ ہاتھ ڈالے۔ غرض کہ ان ہر دو زبردست طاقتوں سے کارل بھٹا چاریہ
کی ٹکر تھی۔ ان کے خلاف جہاد کر کے ہی وہ اپنے مشن میں کامیاب ہو سکتے تھے۔ مگر یہ کوئی بچوں کا کھیل نہ تھا۔
بلکہ تلوار کی تیز دھار پر چلنے کے مترادف تھا۔ اس کے علاوہ ایک اور خوفناک طاقت تھی جس کا گمارل بھٹا چاریہ
کو سامنا کرنا تھا۔ وہ تھوڑے تھوڑے شیوؤں شیوؤں اور شاکتوں کی باہمی مخالفت اور اپنی اپنی جگہ پر سہرا ایک کا جذبہ
نوقیت۔ شاکتوں اور بھیر مت کے پیروکاروں کا مقابلہ کوئی چھوٹی موٹی بات نہ تھی۔ ان مشنوں کا تو عقیدہ ہی یہ
تھا کہ ان کے دیوتا انسان اور پھر ان میں سے برہمنوں کے سرسری بل سے ہی خوش ہوتے ہیں۔ گویا ایسے مت کے خلاف
کچھ کہنا پہلے اپنا سر پھیلانی پر رکھ کر میدان میں نکلنے کا چیلنج تھا۔ لیکن ہمارے کارل بھٹا چاریہ کو تو انھیں بد رسومات
اور غلط عقیدہ مند کی کا قلع مع کرنا تھا۔ اس لئے ان کو تمام برسر اقتدار طاقتوں سے ٹکر لینے میں ذرا بھی خوف محسوس نہیں
ہوا۔ اور انھوں نے ان کے خلاف دیدہ دلیری کے ساتھ جہاد شروع کر دیا۔

بودھ مذہب اور جین مت کے پیروکاروں کے خلاف صدائے احتجاج بلند کرنے میں اس وقت تک کارل بھٹا
کو وقت معلوم دینی تھی جب تک کہ وہ ان کے دھرم گرتھوں اور فلسفہ کو اچھی طرح سمجھنے اور بیان کرنے کی قابلیت پیدا
نہیں کر لیتے تھے۔ چنانچہ انھوں نے بودھوں اور جینوں کی درسگاہوں میں طالب علم کی حیثیت سے تعلیم پائی شروع کی۔
ان گرتھوں کو اور فلسفہ کو خوب اچھی طرح سمجھنے کی کوشش کی۔ تھوڑے ہی عرصہ میں وہ ان کے سدھانتوں کے
پنڈت ہو گئے اور حقیقت کو سچا سمجھنے لگے۔ انھیں ان پانچ سالوں میں تعلیم حاصل کرنے کے دوران میں بڑی بڑی مصائب
جھیلنی پڑیں مگر ایک سچے کرم یوگی کی طرح نیک ارادے پر قربان ہو جانے کے جذبہ کے زیر اثر انھوں نے ہر مصیبت
کو جیتنے جیتنے جھیلنا صبر و استقلال کے دامن کو ہاتھ سے نہ چھوڑا۔ لیکن یہ پروشواش دکھا۔ ان کے اس طالب علمی

کے زمانے کا واقعہ تو نہایت درد انگیز ہے

ایک دن کمارل بھٹا چاریہ کے گورو نے ویدوں پر دوش (الزام) لگا کر ویدک مارگ کو غلط راستہ (مارگ) گنوا علاوہ ازیں اور بھی بہت سی ایسی نکتہ چینیائیں کیں جس سے کمارل بھٹا چاریہ کا دل زخمی ہو گیا۔ وہ ویدوں کی اس ناجائز بے حرمتی کی تاب نہ لا سکے۔ ان کے صبر کا پیمانہ گویا لبریز ہو چکا تھا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ ان کی آنکھوں میں آنسو پھر آئے۔ مگر زبان پر گوئی حرف نہایت نہ آیا اتنا ضبط انہوں نے اس حالت میں بھی کیا۔ لیکن دوسرے طالب علم ہمارے گئے کہ دال میں کچھ کا ملا ضرور ہے۔ ہونہ ہو کمارل بھٹا چاریہ درحقیقت برہمن ہے اور ویدوں کا پریم بھگت۔ لیکن ان کا جانی دشمن، القصد اُس دن سے تمام طالب علم ان کی زندگی کے خریدار اور خون کے پیاسے بن گئے۔ وہ ہر وقت سوچا کرتے کہ کب جمع قوت ہاتھ آئے اور کمارل بھٹا چاریہ کو پھکانے لگایا جائے۔

ایک دن کمارل بھٹا چاریہ ایک اُدبھے مندر کی دیوار پر بیٹھے ہوئے کچھ سوچ رہے تھے۔ ان کی نگاہوں کے سامنے ملک و قوم کی درویشا کا نقشہ تھا اور دل میں اٹھ رہے تھے دلوں کے کس طرح اس حالت کا قصہ مالک ہو۔ ان کے دشمن طالب علموں نے عین موقع پا کر انھیں اچانک پیچھے سے زبردست دھکا دیا کہ وہ طلبا زبیاں کھاتے ہوئے فرار ہوا ہے۔ اس وقت ان کی زبان پر جو نعرہ مستانہ تھا اُس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ کتنے مستقل مزاج، بلند عرصہ اور اشد یقین رکھنے والے تھے۔ انہوں نے کہا: "شرقی اپنے آشرقوں کی دکھشک ہے۔ ایشور اپنے بھگتوں کا محاط ہے۔ اگر وید ایک اُل حقیقت ہیں اپنا ثبوت آپ ہیں سوتا پرمان ہیں تو میں ضرور زندہ رہوں گا اور اس سچائی کو ونکے کی چوڑ سے سارے جہان پر پھیلاؤں گا۔ کمارل بھٹا چاریہ سچ جہان سے جگے ہوئے مگر ایک آنکھ پر ایسی چوڑ آئی کہ دنیا کی جاتی رہی۔ اس پر بھی وہ خوش و خرم تھے۔ اس کے متعلق ان کا یقین تھا کہ میں نے اپنے آپ کو چھپا کر بودھوں کی ان کے دشمن بڑھے ہیں جس کا یہ پھیل ملا ہے کہ ایک آنکھ جاتی رہی ہے یہ میسر اپنے کرموں کا پھل ہے ورنہ دشمنوں کی کیا طاقت تھی کہ ذرا بھی ایذا پہنچا سکتے۔ لیکن چونکہ میں نے سچائی کی خاطر ہی ایسا کیا تھا اس لئے مجھ میں وہ طاقت اور شکتی موجود ہے جس سے میں ویدوں کا اُدھار کر سکتا ہوں بطلالت کا نام نشان مٹا سکتا ہوں۔"

بس اُس دن سے بودھ اور جین گرنیتھوں کے پوسے عالم ہو کر کمارل بھٹا چاریہ ملک کے طول و عرض میں گھوم گھوم کر حقیقت کا انکشاف کرنے لگے۔ بودھ دھرم اور جین مت میں آئی ہوئی خامیوں اور ان کی بنیادی کمزوری کے خلاف بیانیگ دہلی اظہار رائے کرنے لگے۔ جگہ بہ جگہ بودھوں کے ساتھ بڑے بڑے شاستر ارتھ سے انھیں شکست فاش دینے لگے۔ آپ کے نعرہ حق نے ایک قیامت خیز غلط فہمی یا استگتا کے بلند ایدوان خود بخود مہندم ہونے لگے۔ بھٹا چاریہ بودھ اور جینیوں کے ممتاز پندتوں کو قابل کرتے ہوئے راجہ کے پاس پہنچے۔ اس راجہ کے دربار میں بہت سے ویدوان موجود تھے۔ یہ راجہ بھی بدھ مت کا پیر و کار تھا۔ لیکن کمارل بھٹا چاریہ کو اُس نے اپنے دربار میں دیگر تمام علماء سے بلند مرتبہ پیش کیا۔ کمارل بھٹا چاریہ نے کہا: "راجن! اگر تو ویدوں کی زندا کرنے والوں کے مت میں نہ ہوتا تو بہتر تھا اور قابل ستائش بھی تھا۔"

کمارل بھٹا چاریہ کے یہ الفاظ سن کر دربار کے دیگر تمام بودھ علماء کے سینے پر سانپ لوٹ گیا۔ غصہ کے مائے آنکھوں سے چنگاریاں برسنے لگیں جسے تمنا اٹھے دانت پیس میں کر ویدوں کی زندا کرنے لگے اور ویدک دھرم کو پیہودہ اور نوابت کرنے لگے۔ کمارل بھٹا چاریہ نے ان کی بدزبانی کا محقول اور پرتدیب جواب دیتے ہوئے سینہ تان کر شاستر ارتھ کا بیج دیا۔ کمارل بھٹا چاریہ کے محقول ہوا بات کا راجہ کے دل پر بھی بڑا گہرا اثر ہوا۔ اُس نے ملک بھر کے بودھ دھرم اور جین مت کے بہترین مالوں کو جمع کیا اور

کمارل بھٹا چاریہ کے ساتھ شاستر ارتھ کرنے کا وسیع پیمانہ پر انتہا کر کیا اس عالمگیر شاستر ارتھ میں کمارل بھٹا چاریہ کو عظیم الشان فتح نصیب ہوئی اور راجہ ان کا شیش بن گیا۔ اس وقت سوامی شنکر آچاریہ جی برہمن کل بھوشن سنیاس دھارتن کر کے ویش جاتی کے سدھائے لئے میدان عمل میں قدم رکھ چکے تھے شنکر آچاریہ نے جب ملک کے چاروں طرف اپنی نظر دوڑائی تو ان کو کمارل بھٹا چاریہ کی شہرت ہی ایک چمکتا ہوا ستارہ دکھائی دینے لگا۔ انھوں نے سوچا کہ ہمارے مشن کو تقویت دینے کے لئے کمارل بھٹا چاریہ کی امداد آپ حیات کا کام کرے گی کیونکہ کمارل بھٹا چاریہ اپنے زمانہ کے لافانی عالم اور مذہب غیر کے فلسفہ کے پورے پورے واقف تھے۔ انھوں نے سینکڑوں جگہ بودھیوں اور جینوں کو ویدک دھرم کے مقابلہ میں بچھاڑا تھا۔ چنانچہ سوامی شنکر آچاریہ جی کمارل بھٹا چاریہ کو اپنا سمد اور معاون بنانے کی غرض سے انھیں ملنے کے لئے روانہ ہوئے۔

سوامی شنکر آچاریہ اپنے شاگردوں کے ساتھ کمارل بھٹا چاریہ کی تلاش کرتے کرتے پریاگ میں پہنچے۔ اس وقت انھیں ایک نہایت رنجیدہ اور دل ہلا دینے والی خبر ملی۔ کہ وہ کمارل بھٹا چاریہ جس کی شہرت سن کر ڈیو دیگا شرم سے چلی کر رہے ہیں۔ وہ کمارل بھٹا چاریہ جس نے سینکڑوں مصائب کے سامنے جیان کی طرح کھڑے رہ کر حقیقت کا انکشاف کیا تھا۔ ویدک دھرم کا بہت بڑا عظمت ظاہر کی تھی وہ کمارل بھٹا چاریہ جس کا نام سن کر دید و درودھیوں اور ناستکوں کی صفحہ فنا ہوئی تھی جس کی علمی لیاقت کا لوہا دوست دشمن مانتے تھے جس کی قربانیاں اور ایثار سلسلہ تھے جو ویدک دھرمیوں اور ایسور بھگتوں کا واحد سہارا تھا پوری خوشی کے ساتھ شاستر آگیا کے مطابق ایک پرستوت کرنے کے لئے چاروں کے چھٹکوں کی آگ میں جل جانے کو تیار بیٹھا ہے شنکر آچاریہ جی نے سمجھا یہ خبر سنی پیلج مشن کر رہ گئے تھوڑی دیر کے لئے آپ کو دنیا اندھیر دکھائی دینے لگی۔ انھیں پاپوسی کے ڈلاؤنے اور خوفناک بادل نظر آنے لگے۔ ان کی امید پاپس میں بدل گئی مگر فوراً ہی سنبھل کر کمارل بھٹا چاریہ کے پاس پہنچنے کے لئے بے تاب ہو گئے۔

جب شنکر آچاریہ جی موقع پر پہنچے تو عجیب نظارہ پیش نظر دیکھا۔ چاروں کے بھاری ڈھیر کو آگ لگا دی گئی ہے اور اس کے درمیان ایک مہاں تجسوی مورتی پر اچان ہے۔ کون ؟ ویدوں کا پرستار حقیقت کا خیالی اور استقلال کا مجسمہ کمارل بھٹا چاریہ کمارل بھٹا چاریہ کے چہرے سے مسرت کا نور پس رہا تھا۔ ایک یزدانی نور ان کے منہ میں مل رہا تھا۔ چھٹکوں کی اس جتا کے چاروں طرف ان کے شاگرد کھڑے بھڑوٹ تھوٹ کر رہے تھے۔ یہ درد انگیز نظارہ دیکھ کر سوامی شنکر آچاریہ کا دل بھی قابو میں نہ رہ سکا۔ آخر بڑی جرأت کر کے وہ جتا کے اور بھی نزدیک جا کر کہنے لگے۔ ویدک علمیت کے آفتاب اودھیا بھر کی آنکھیں آپ کی طرف لگی ہوئی ہیں۔ آپ کی علمیت، فضیلت اور عظیم المثال قربانی کو دیکھ کر بڑے بڑے گمراہ گمراہی کی پتھریوں کو ترک کر کے آپ کی شرم میں آ رہے ہیں۔ ہم آپ کو اس حالت میں دیکھ کر مایہ نہ آ رہے ہیں۔ آپ ہمیں اور ملک کے ان سینکڑوں استری پریشوں کو کس کے حوالے کر کے جلتی ہوئی آگ کے شعلوں میں آسن لگائے بیٹھے ہیں۔ آپ کا یہ فعل دیکھنے والوں کے لئے خود کشی کا محرک ہو گا۔ اس لئے آپ اس بھوتک آگ سے نکل کر لاکھوں انسانوں کے لئے کچے دھرم کی جو آپ نے شاہراہ تیار کی ہے اس پر چلتا بھی سکتا ہیں۔ دھرم موت!

استقلال کے دیوتا! کیا میری التجا آپ کے دل میں کچھ متحرک پیدا کرے گی۔ میں آپ کی امید پر سب کام چھوڑ کر سیدھا آپ کے پاس آیا ہوں۔ میرے ساتھ یہ ہنڈیا لوگ آپ کو دیکھ کر حیران ہیں کہ آپ نے کونسا ہا پ کیا ہے جس کا اتنا خوفناک پریشیت آپ کو ہو گیا ہے، لے ویدوں کے گیا تا، آپ نے شاستروں کی میمانا کی، آپ کے بڑے ویدوں کا ارتھ جاننے والا کون ہو گا؟ آپ کے چھپائے سجا اور عقلی طور پر آتشک اعد ویدوں پر یقین رکھنے والا اب کہاں ملے گا؟ آہ! دیکھیں تو اوش اور چانی کی حالت کو پھر ایک بار دیکھیں جس دلش اور دھرم کی خاطر آپ کے دل میں اتنی ٹرپ ہے۔ دد ہے اور قربانی کا مادہ ہے اسے کس کے بھروسے چھوڑ چکے ہیں۔ اسے سچے جہانتا! ہمارے پرار مھتا کو قبول کیجئے اور جیتا سے باہر آجائیے!"

کمار ل بھٹا چار یہ لے اگرچہ اس سے پہلے سوامی شنکر آچار یہ کو دیکھا نہیں تھا۔ مگر ان کی شہرت ضرور کمال بھٹا چار یہ نے کانوں سے سن رکھی تھی۔ اب جب انھیں یہ معلوم ہوا کہ ان کے سامنے وہی انسان تھا جس نے انھیں شری شنکر آچار یہ جی کھڑے مخاطب کر رہے ہیں تو نہایت خوش ہوئے اور ان کی بہت تعریف کی اور کہا:

"پیارے شنکر! مجھے افسوس ہے کہ آپ اُس وقت تشریف لائے ہیں جبکہ میں اپنی زندگی ختم کر چکا ہوں۔ میں آپ کا سواگت کرتا ہوں اور تمام بھارت واسیوں کو جو ناسطکتائے ظلم و ستم سے متہور و عجور ہیں آپ کے سپرد کرتا ہوں۔ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ختم ہو گیا تھا۔ آٹھ ماہ سے میرے اس طرح چلنے سے میری حقیقت نا بد نہیں ہوئی۔ میری آتما سدا ہار کی ان تمام خواہشوں کے ساتھ ہمیشہ آپ کے ساتھ رہے گی۔ آپ کے بیان کرنے سے میری دلی آرزو برآئی ہے اور مجھے کامل یقین ہے کہ آپ سنا ت ویدک دھرم کو پھر سے بحال کر دینے میں کامیاب ہوں گے۔ میں نے ویدک کرموں پر دیا کھیا کی ہے۔ کرم مارگ کو شودھن کیا ہے۔ طریق عمل کو صفا کیا ہے۔ بودھوں کے دلائل اور ٹکڑے جیسی کا جو وہ وید پر کیا کرتے تھے حتی المقدور غیر معمولی جواب دیا ہے۔ مجھے دنیاوی لذات اور اس زندگی کی اب ضرورت محسوس نہیں ہوتی۔ نا ہی میں اپنے میں یہ طاقت محسوس کرتا ہوں کہ اس پریشیت کو طال سکوں۔ اس کیوجہ یہ ہے کہ میں بودھ اور جین مت سے وگیان حاصل کرنے ان کے فلسفوں سے پوری واقفیت پیدا کرنے کی غرض سے ان کی ہاتھ شالوں کا شیش بنا۔ ان کے درشنوں کا کاحقہ مطالعہ کیا۔ میں جانتا ہوں کہ ایک شبد کا آپدیش کرنے والا بھی گورو کی حیثیت رکھتا ہے۔ چونکہ میں نے بودھ اور جین مت کے درشن انھیں سے پڑھے مگر انھیں کا کھنڈن کیا۔ ہر جید کہ دیا کرنے پر میں حق بجانب ہوں تاہم یہ شاستر مریدا کے خلاف ہے اور شاستر مریدا کے مطابق میں گوروکل کی مخالفت کا مجرم ہوں اس مجرم کا پریشیت یہ ہے کہ میں چاولوں کے چھلکوں کے ٹھوس میں اپنا سر برہم کر دوں تاکہ میں اس باپ کا اذالہ کر دوں کہ لوں اور دوسرے جنم میں مجھ پر اس باپ کا کوئی اثر نہ ہو۔ مجھے اس بات کا غم ہے کہ میں نے جو کچھ بھی کیا ہے۔ صداقت کے بولی بالا کے لئے ہی کیا ہے۔ مجھ مرنے کا ہرگز خوف نہیں۔ میری آتما اس جارے گئے ہوئے کام کو اس جھوٹک بشریہ کو چھوڑ کر بھی کرے گی اور اس طریقہ سے کمرے گی جس میں پوری شکتی ہوگی اعد کامیابی ہوگی۔ اس لئے مجھے یہ غم نہیں کہ میں اپنا کام اذھور چھوڑ رہا ہوں۔ آپ جیسے مرد میدان میرے سن کو پہلے سے ہی لئے ہوئے کام کر رہے ہیں۔ اب میری آتما آپ کی آتما سے مل کر غیر مرئی طور پر اپنے درشن کو پورا کرے گی اس لئے آپ میں سے مل جانے پر انوی نہ کریں۔ بلکہ یہ یقین کہ میں شاستر مریدا کی تعلیم میں اپنے عناصر ہی جسم کو قربان کر رہا ہوں۔ امید ہے۔"

آپ لوگ دیمہ تیاگ پر شانت چلیں گے۔ افسوس نہیں کریں گے۔ آپ سے سب سے بہترین شش منڈن مشر کے پاس چائیں۔ وہ آپ کے کام کا آدمی ثابت ہوگا۔ اگرچہ وہ دیکر دھرم کے پرچار میں لگا ہوا ہے مگر پورٹی شاستری بھی اس کو توڑ پھینک پھینک رہا ہے۔ اس کی استری بھی بڑی عالمہ ہے اس کو قایل کر کے اپنے ساتھ ملاو۔ ایشور بھی کرے گا۔ اچھا اب آخری وقت ہے مجھے ایشور دھیان کی آگیا دس، اتنا کہہ کر کمارل بھٹا چار یہ ایشور کے دھیان میں لین ہو گئے۔ اتنے میں آگ کے شعلہ بھی زوروں کے ساتھ بھڑک اٹھے۔ کمارل بھٹا چار یہ کمال استقلال کے ساتھ بیٹھا ہوا دکھاؤ اُسے لہا تھا۔ آخر میں ان کے جسم کی ذرا نیت آگ کے شعلوں میں مل گئی اور باقی جسم راکھ ہو کر پھپھوکوں کے راکھ میں چھو ہو گیا۔ کمارل بھٹا چار یہ کے شریہ تیاگ کے اس واقعے شنکر آچاریہ کے حوصلہ اتنے بلند کر دیئے کہ جس کا نتیجہ ان کی کامیابی اور دگ دجے کی صورت میں ظاہر ہوا۔



فیض عمل

شری حسرت رسالپوری

- یہ حقیقت کوئی شرمندہ اظہار نہیں
زندگی کا دیش پیچ ہو تو کچھ بار نہیں
جس کے سینے میں اگر جذبہ ایشاد نہیں!
پتھ تو یہ ہے کہ وہ جینے کا بھی حق دار نہیں
ٹوٹ کر رہتی ہیں فولاد کی زنجیریں بھی
عزم راسخ سے بدل جاتی ہیں تقدیریں بھی
زندگی جس کی بھی اک دھن میں جھرتی ہے
اُس کے قدموں پہ فدا فتح و ظفر ہوتی ہے
ہر طرف مایہ صبر برق و شرر ہوتی ہے
ایسے انسان پر زمانے کی نظر ہوتی ہے
کوئی مشکل ہو دے پاؤں گد جاتی ہے
جنگل میں ہر بات بہر طور سنور جاتی ہے
مگر ارادہ ہے تو کون بھی سے نہیں
دنگلاتے ہوئے قدموں کی نہ ہے کوئی زنجیر (۳)
پھر جھوں کے لئے ہر کام میں تخصیص نہیں
جہم کے جو خاک پہ بیٹھا وہ عرش نشین
کوئی صورت ہو زمانے کی بدل جاتی ہے
سامنے آئی ہوئی موت بھی ٹل جاتی ہے
لگن اک کام کی شب و روز اگر ہو جائے
کوئی منزل کوئی میدان ہو سر ہو جائے (۴)
بحر کو سعی و عمل چاہیں تو بر ہو جائے
لوند ہر دم جو پڑے رنگ میں گھر ہو جائے
عزم نادار کو ذی جاہ بنا دیتا ہے
یہ غلاموں کو شہنشاہ بنا دیتا ہے

جب تک ہم دھرم مارگ پر ہیں گتے فتح ہماری ہوگی ! ڈاکٹر کانے کی تالیف دھرم شاستر مکمل۔ پونا کی تقریب میں راشٹری کی تقریر

پونا، ۱۲ نومبر۔ راشٹری ڈاکٹر رادھا کرشنن نے آج یہاں زور دے کر کہا کہ جب تک ہم اپنے دھرم شاستروں کے مطابق حق و سچ کے رستے پر نہیں گئے فتح لازمی طور پر ہماری ہوگی۔ آپ ہماری دھیائے پی وی کانے کی عظیم الشان تاریخی تصنیف "تالیف دھرم شاستر" کی آخری جلد کی اشاعت کی تقریب کی صدارت کر رہے تھے۔ جہاں ہوا دھیائے کانے نے یہ کام ۳۵ سال ہوئے شروع کیا تھا۔ یہ تقریب یہاں جھڈا کلسرچ لٹی چورٹ میں منعقد کی گئی جس کی سرپرستی میں یہ کام جاری رہا ہے۔ پوری تصنیف پانچ جلدوں میں ہے اور کل صفحے ۶۵۰۰ سے زیادہ ہیں۔ راشٹری نے شاستروں کی اس عظیم کی یاد دہانی کرانی کہ "جہاں دھرم ہے وہاں جیت ہے"۔ ایک ایسے وقت میں جب ہمارے سامنے جنگ و جدل کی دھول اور جاہلانہ نظریات کا اندھیرا چھایا ہوا ہے یہ بات یاد رکھنی چاہیے کہ آتما کی روشنی اور عقل کی روشنی بھی ہے اس ہماری امید بندھتی ہے کہ جب تک ہمارا عمل صحیح اور درست ہے فتح ہماری ہے۔ آپ نے کہا کہ ہم جو کام بھی کریں ہیں اپنے دلیں نفرت اور بدخواہی کے جذبات پیدا نہیں ہونے دیے چاہئیں۔ اپنے بدترین دشمنوں کے لئے اپنے دل صاف رکھو۔ آپ نے دھرم کی تعریف پیش کرتے ہوئے کہا دھرم وہ ہے جس سے کل انسانی سماج ایک رشتے میں بندھتا ہے۔ "جس چیز سے بھی انسانی سماج ایک ہوتا ہے وہ دھرم ہے جس سے سماج کا شیرازہ بھرتا ہے وہ دھرم ہے۔"

حکیم نندلال حسنا پوری۔ سرمدیدیل پریستیز کی کامیاب کیرج

ایگزیمیا آٹمیٹ

ایگزیمیا یا نیا ہو یا پیرانا۔ خشک ہو یا پانی نکلتا ہو بہت جلد ٹھیک ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں ہر قسم کی جلدی امراض اور پوشیدہ زخموں کا کامیاب علاج کرنے کے لئے مشورہ مفت طلب کریں۔ برہمچریہ کی رکشا کے لئے رہبر جوانی مفت منگوائیں۔

ہم سب خط و کتابت کا پتہ
پوری میڈیکل سٹور ۳۲ مسجد روڈ اکیٹ جھنگورہ
نئی دہلی ۱۱۰۰۱۱

اگر آپ بڑھاپے کی تکلیفات سمجھا چاہتے ہیں اور تو سال تک

مندرست اور توانا رہنا چاہتے ہیں تو یہ صحیح مصنف حکیم نندلال صاحب پوری سنگھ اگر مطالعہ کیجئے۔ اور قدرتی ہونو سے صحت اور طاقت کو قائم رکھنے کے راز معلوم کیجئے جن پر عمل کرنے سے ہزاروں لوگ صحت اور طاقت میں حیرت انگیز

بہتری دیکھتے ہیں۔ اضافہ حاصل کر سکتے ہیں۔ منہجیت منہجیت
قیمت دو روپیہ لیکن ایک ماہ کے لئے مفت
قیمت ڈیڑھ روپیہ علاوہ ڈاکچارج۔

مکتبہ کا پتہ

دفتر رسالہ "اوم"۔ جمیری گیٹ دہلی۔

موت اور زندگی جلد دوم پر اخبار طاپ کار یو لو

کیور تھلہ کے ایک سنیاسی سوامی بھولانا تھہ جی کار یو لو ان کالوں میں بیٹھے بھی آچکا ہے۔ وہ نہ صرف شکر ایشن میں کافی مضامین روحانیت کے متعلق لکھتے رہتے ہیں۔ بلکہ ان کی ایک چھوٹی سی کتاب موت اور زندگی کا میں ان کالوں میں ریو یو بھی کر چکا ہوں۔ سوامی جی نے اب اس کتاب کا دوسرا حصہ چھپوایا ہے جو پہلے حصے سے بہت بڑا اضافہ ہے۔ روحانیت کے متعلق بیش قیمت دانہ دینے کے علاوہ سوامی جی نے اس میں مشہور سائنسدان انیٹا سین کی تھیوری آف ریلٹیویٹی کا تجربہ کر کے ثابت کیا ہے کہ مادہ پرستی کا آخری سرا ہے۔ اس لئے جب تک سائنسدان روحانیت کو بنیاد بنا کر آگے نہیں بڑھتے تب تک وہ دنیا کو ترقی یا آئندگی کی طرف سے جانے کی بجائے بربادی اور تباہی کی طرف ہی لے جائینگے۔ مغربی سائنس کی دیگر تھیوریوں مثلاً ۹ عناصر اور سورج آگ کا گولہ ہے۔ وغیرہ کو انھوں نے دلیل اور منطق کے زور سے غلط ثابت کیا ہے اور بتایا ہے کہ ان کے متعلق پراچین بھارت اور ویدوں کے نظریے کس قدر ٹھوس اور درست ہیں اور انھیں بنیاد مان کر دنیاوی مسائل حل کرنے میں کتنی مدد مل سکتی ہے۔ موت اور زندگی ایک قیمتی اور قابل قدر کتاب ہے۔ سوامی جی کے متعلق مجھے بتایا گیا کہ وہ لوگ دیو یاں گہری دسترس رکھتے ہیں اور یہ جو کچھ انہوں نے لکھا ہے۔ وہ محض کتابی ہی نہیں بہت کچھ انوکھ بھی ہے۔ اس لئے یہ اور بھی قیمتی ہے۔ اس لئے اسے عوام تک پہنچانے کا کوئی بہتر انتظام ہونا چاہیے۔ قیمت فی جلد تین روپے صفحات تین صد سے زائد حصہ اول کی قیمت ایک روپیہ۔ دونوں جھولنے والوں کو

محصول اک محاف

ملنے کا پتہ:- سوامی بھولانا تھہ سرنامرت بازار کیور تھلہ ممبئی

موتیوں سے تولنے والی کتاب

پر بھو کے ساکشات درشن (مصنفہ شری بھاگل جی سائی)

اس نادر ترین کتاب میں پر بھو کے درشن کے مختلف طبقات کے کھولنے کی کوشش رکھی ہے سچی روحانیت کی دقیق ترین گہرائیوں کو سادہ صاف باتوں میں کھول کر رکھ دیا ہے آپ اسے پڑھ کر بیباختہ کہہ سکیں گے واہ انکا عالم کچھ تعلیم ہے کیا ہمہ گیر آئیش ہے یہ زندگی کا انمول تحفہ اعلیٰ ترین سچائیوں کی روشنی میں صبح ہر پر جیسا سکھاتا ہے اس میں زندگی کی سچی انھنوں کا حل پایا جاتا ہے اس میں ایک ہی وقت میں گیان، بھگتی اور کریم (خال جذبہ اعمل) کی ہم آہنگی اور موافقت دکھائی گئی ہے فدا دل دیگر پڑھنے تو سہی پھر دیکھئے اس کا کمال کہ جس طرح زندگی کی کوئی ٹھوس اور بھری ہوئی لڑیاں دوبارہ جڑ جاتی ہیں اس طرح اوجھڑی اٹھ جاتی اور بے چین زندگی امر جیوں اور آتمک جیوں میں تبدیل ہو جاتی ہے جس طرح زندگی کا ریختان بدلہ جاتے ہوئے جن میں بد جالنے سے بچ تو یہ ہے کہ "مشک آئنت کہ خود پیوید نا کہ عطار گوید لیکن ایک قدم مطالعہ کی آزمائش لازم ہے۔ قیمت ایک روپیہ نوٹ:- وی پی نہیں ہوگا۔ رقم بذریعہ منی آرڈر بھج کر کتاب کو میرنگ پوسٹ منگوائیں۔

دفتر رسالہ "اوم" اجیسی ٹیمپل دھلہ

تعریفی چٹیاں!

شری انندہ صاحب جی!

جسے ست نازاں چکی پو میں نویدن ہو کہ بندہ کو رسالہ اوم کا مطالعہ کرتے اب سال پورا ہونے والا ہے گزشتہ سال جب میں نے سب سے پہلے دیوالی ایڈیشن کا مطالعہ کیا تو میرے من لے آواز دی کہ اس مرتبہ لوگ میں رہتے ہوئے موجودہ دور میں صرف اُردو کا واحد رسالہ اوم ہی ہے جس میں دھرم شاستر کی جھلک صحیح نظر آرہی ہے اس آواز پر سالانہ پریم انگ منگو اگر خریدار ماہواری صورت میں بن گیا اور ہمراہ مجھے اپنا رسالہ اوم مختلف دھارمک نمبروں کی صورت میں درست ملتا رہا ہے۔ اور مجھے ہر نئے اور پرانے ماحول کے مقابلہ اور تبادلہ خیالات سے مستفید ہونے کا کافی سے زیادہ مزید موقع نصیب ہوا ہے۔ مختلف دھارمک نمبرات ہی رسالہ ہذا کے سنہری زینے تصور ہو رہے ہیں۔ بندہ نے اب پھر آئندہ سال کے لئے اپنا چندہ بھی مستقل خریدار بننے کی کوشش کی ہے۔ اور ایڈیٹر صاحب جی کی داد دیتا ہوں کہ انھوں نے اپنے سماج کے بھولے بھٹکے بھائیوں کے لئے یہ بجلی کی روشنی کا کھمبہ تیار کر دیا ہے کہ اس کی ترقی میں وہ اپنے ہندو سماج کی ترقی عیاں ہے۔ دھارمک پہلو سے مجھے کافی دلچسپی کا موجب ہے۔ جے ہند۔ بشمبر ناتھ سورن باد لوی ٹیچر ٹیڈل سکول بڈھیال برہمنیاں۔

ملا محترم منیر صاحب خستہ!

رسالہ اوم ماہ دسمبر موصول ہوا ماقبل فارم منی آرڈر موصول ہو چکا ہے جو اباً عرض ہے کہ ۱۲-۱۷ کو مبلغ ۷/۱۰ روپیہ ارسال خدمت کر دیئے جائیں گے بہر صورت خاطر جمع فرما کر مطمئن رہیں گے۔ ۷.۸ ہرگز ہرگز روانہ نہ کریں گے سلسلہ اسی طرح قائم رکھیں گے آپ کو معلوم ہے کہ ہم آپ کے قدیمی مدد دہارے ہی خواں ہیں اور ہمارا دوا دار آپ سے ہمیشہ صاف پایا ہے اس لئے امید تو یہ ہے کہ آپ سلسلہ پرچہ منقطع نہ فرما کر قائم رکھیں گے ایسا شکور بنائیں گے کہ رسالہ اوم کی بلند ترین روحانی خیالات کی پرواز دور حاضرہ میں بنی نوع انسان کے سکون دل کا آگ مخصوص نسخہ ہے یا نور وحدت کا ایک قطر ہے۔ جو تاریک دلوں کو نور معرفت سے روشن کرتا ہے اس لئے یہ چند سطور بغرض آپ کے رطینان کے تحریر کر کے ارسال ہیں کہ سند رہے اور وقت ضرورت کام آدے۔ اظہار عرض ہے۔

تقدیر و تدبیر کا اکس لے مصنفہ شری بھاگل جی سانی

گھٹیا انجمنی اور ادنیٰ اہمیت کو تبدیل کرنے اور اپنے اندر قوت اور جوش عمل کی تازہ روح بھونکنے کے لئے اس بصیرت افروز کتاب کا ضرور بالضرور مطالعہ کیجئے یہ کتاب محض بھلائی، انسانی بہبودی اور حوصلہ افزائی کے نقطہ نگاہ سے لکھی گئی ہے تاکہ ان جی ہارے ہوئے اور رنج و غم میں ڈوبے ہوئے کمزور بھائیوں کو تسلی بخشی اور دشمنی کا سامان ملے جو گھٹے پر سر رکھے ہوئے ہیں۔ یہ کتاب صرف ان کے دلوں میں اطمینان کی لہر دوڑ جائے اور ان کی زندگی پر تقدیر کی جھائی ہوئی تاریکی کا خاتمہ ہو جائے۔ افسانہ کی روش کا افق تقدیر کی جوت سے روشن ہو جائے اور ان میں حوصلہ اور آئینگی کی روشنی بھر جائے۔

قیمت صرف ایک روپیہ

رقم بذریعہ منی آرڈر ارسال کر کے کتاب بیرنگ پوسٹ منگوائیں

ملنے کا پتہ: رسالہ "اوم" اجبیری گیٹ درہلہ 6

سقراط

اقربا میرے کریں خون کا دعوے اے کس پر

یونان کے دارالسلطنت ایشینہ میں سفرونقیس نام کا ایک بہت ترش تھا۔ اسی کو سقراط کا باپ ہونے کی عزت حاصل تھی۔ پوش و حواس سنبھالنے ہی سقراط نے بھی یہی خاندانی صنعت حاصل کر لی شرع کی جس کی یونان میں ان دنوں بہت ہی قدر تھی۔ لیکن اسی انسان میں لگو نامی ایک دلہند فلسفی نے اس کی طبعی و ذہانت کا اندازہ کر کے اسے تحصیل فلسفہ کی طرف متوجہ کیا۔ اس طرح سقراط نے آبائی کام چھوڑ کر مسائل الہی اور رموز حکمت دریافت کرنے کی طرف توجہ کی۔ ان دنوں اس نے بند قیلین نامی ایک حکیم کے اصولوں کی پیروی کی۔ کچھ عرصہ کے بعد اس نے ایک جانب ازسپاہی کی حیثیت سے فوجی خدمات بھی انجام دیں۔ عربی محققین کا قول ہے کہ اس زمانہ میں یونان والے فلسفیوں اور حکیموں کی قدر بطور مذہبی مقتداؤں کے کرتے تھے اور لڑائی کے موقع پر بھی مہتر کا فوج کے ساتھ لے جایا کرتے تھے۔ اسی رسم کے مطابق یونان کا فرانر و ایک مرتبہ سقراط کو اپنی فوج کے ساتھ میدان جنگ میں لے گیا۔ مگر سقراط بجائے سپاہیوں میں رہنے اور ان سے ملنے جلنے کے ایک خلوت مکان میں بیٹھا رہتا اور جب آفتاب نکلتا تو دھوپ کھانے کے لئے باہر آ بیٹھتا۔ ایک دن اتفاقاً بادشاہ اس طرف سے گزرا اس کی طرف دیکھتے ہی بادشاہ نے کہا۔ ”آپ میرے پاس کیوں نہیں آتے؟“ جواب دیا ”فرصت نہیں ملتی“ پوچھا ”آخر آپ کیا کام کرتے ہیں؟“ کہا۔ ”صرف وہی کام جس سے زندگی نہ سکے۔“ بادشاہ نے حیرت سے کہا۔ ”یہ کونسی بڑی چیز ہے یہ تو آپ کے لئے میرے پاس ہر وقت موجود ہے۔ جب اور جس وقت آئیے حاضر کروں گا۔“ سقراط نے کہا کہ اگر یہی امید ہوتی تو میں کبھی آپ کا دروازہ نہ چھوڑتا۔ یہ سن کر بادشاہ نے کہا۔ ”ابھا! فرمایے آپ کو کسی چیز کی حاجت تو نہیں ہے؟“ کہا۔ ”جی ہاں! ہے اس قدر کھوٹے کی ہاگ موڑ کر چلے جائیے اور میری صوب چھوڑ دیجئے۔“ اب بادشاہ نے اس کی اس بے نفسی پر غش غش کر کے خلعت فاخرہ اور بہت کچھ مال و زر منگوا کر دینا چاہا مگر سقراط نے انکار کیا اور کہا کہ بادشاہ! تو نے اس چیز کے دینے کا وعدہ کیا تھا جس سے زندگی کو قیام ہو۔ حالانکہ دے وہ چیز یا ہے جس سے موت کو قیام ہو۔ سقراط کو زمین کے پتھروں (جواہرات) گھاس کے ریشوں (کپڑوں) اور کپڑوں کے تعاب (دھن دیشمی کپڑوں) کی ضرورت نہیں ہے اور جس چیز کی اسے واقعی ضرورت ہے وہ چاہے جہاں اور جس جگہ ہو ہمیشہ اس کے پاس رہتی ہے۔“

اس جواب نے بادشاہ کو ایسا جواب کیا کہ مجھ اس کے کہ چپکا واپس چلا جائے اور کچھ بن نہ پڑی۔

اس کے بعد سقراط نے بہت دنوں تک طیماطاس ایک زبردست فلسفی کی شاگردی کی اور اپنے فلسفیانہ مذاق میں زیادہ تر اسی کے نقش قدم پر چلتا تھا۔ تعلیم دینے کے زمانہ میں طیماطاس اسے کچھ لکھنے کی اجازت نہ دیتا تھا۔ بلکہ مجبور کرتا تھا کہ ہر چیز کو زبانی یاد کر لیا کرے۔ ایک دن سقراط نے اسے کہا کہ آپ مجھے لکھنے کی اجازت کیوں نہیں دیتے؟ طیماطاس بولا۔ ”علم الہی اور رموز حکمت کا مراد جانوروں کی کھال پر رہنا اچھا یا انسان کے دل پر؟ اگر راستہ میں کوئی شخص تم سے کوئی مسئلہ پوچھ بیٹھے تو تباہ دیکھنے کے لئے کھردوڑے جاؤ گے؟“ یہ بات ان کے دل میں جم گئی اور اسی وجہ سے وہ اپنے تمام شاگردوں کو لکھنے اور تالیف و تصنیف سے منع کیا کرتا تھا۔

وہ اپنے علمی ذوق میں اس قدر ڈوبا ہوا تھا اور علم و حکمت کی شرافت کو اس پایہ کا مانتا تھا کہ ان مسائل کا

چمڑے یا حیر (اُن دلوں کا غزنہ تھا) پر لکھنا اُس کے خیال میں بے ادبی اور گستاخی میں شامل تھا۔ وہ لکھتا اور بھول کر مابے کہ حکمت پاک اور مقدس چیز ہے۔ نہ اس میں کوئی خراب چیز ہے اور نہ اس میں کسی قسم کی نجاست ہے۔ لہذا اس کی شان اس سے علیا ہے۔ مگر اس کے رموز لوحِ دل کے سوائے کسی اور چیز پر ثبت کئے جاتے ہیں اور اسی وجہ سے اکثر لوگوں کا خیال ہے کہ اُس نے بجائے فائدہ پہنچانے کے علم و فضل کو ضرر پہنچایا ہے کیونکہ سوائے بڑھاپے اور شاگردوں کو سکھا دینے کے نہ کبھی کوئی مضمون اُس نے لکھا اور نہ اپنے باغِ علم کے خوشہ چینوں میں سے کسی کو لکھنے دیا۔ تاہم دنیا میں حکمت و فلسفہ کا جہاں تک اور جس قدر رواج ہوا ہے۔ سب اُسی کی برکت ہے۔ اسی لئے کہ افلاطون و ارسطو طالس جو فلسفہ کے زبردست ارکان اور پہلے مروج تسلیم کئے جاتے ہیں دونوں نے اپنے پورے علم اُسی کے چراغ سے روشن کئے تھے۔

افلاطون سے بھی زیادہ تہذیب و تمدن پرستی اور علوم و ہنر میں مہنگ رہنا سقراط کی زندگی کا طرزِ عمل تھا۔ دوست و حشمت کو وہ ذلیل اور بیخ خیال کرتا تھا اور خرد و حکمت کو انسان کا سب سے بڑا عیب۔ آخر اسی تصوف کے دریا میں غوطہ لگاتے لگاتے اور الہیات کے آسمان پر مروج کرتے کرتے اس درجے کو پہنچ گیا کہ بے اختیار ہو کر حیدر لے تو حیدر بلندی۔ ملک اور قوم میں ہر طرف بت پرستی کا رواج تھا اور مذہم پرستی یونانیوں کا عام مذہب سب سے بڑی تھی۔ سقراط نے ایک پیغمبر کی شان سے بے خوف و خطر کہنا شروع کیا کہ اُن بتوں کی پرستش کو چھوڑ دو جو پتھر سے کاٹ کر بنائے گئے ہیں۔ نہ بول سکتے ہیں نہ سن سکتے ہیں نہ اُن میں کسی قسم کی حس و حرکت ہے۔ عبادت صرف اُس ایک خدا کے واسطے ہے جو پاک و صاف ہے سب کا پیدا کرنے والا ہے۔ حکیم و دانہ ہے۔ جسے ہر بات کی قدرت ہے اور ہر چیز اس کے اختیار میں ہے۔ لہذا اُسی کی پرستش کرو۔ نیکی کرو۔ بُرے کاموں سے بچو۔ اور اپنی نفسِ حرکات سے باز آؤ۔ یہ خبر جیسے ہی مشہور ہوئی۔ یونانیوں کا مذہب ہی مقصد۔ بڑے بڑے بت خانوں کے پجاری اور سلطنت کی کونسل کے تمام ارکان بکڑ گئے۔ ہر طرف سخت برہمی پیدا ہوئی اور آخر اشنینہ کے قاضیوں اور تجسٹریٹوں نے بالاتفاق اُس کے واجب القتل ہونے کا فتوے دے دیا۔ فریاد و رائے اشنینہ کو اگرچہ یہ فتوے نہایت ہی ناگوار تھا مگر مجبور تھا اور اُس کے اختیار سے باہر تھا کہ کونسل کے فتوے کو مسترد کرے۔ تاہم اُس نے اتنی مہربانی ضرور کی کہ سقراط سے پوچھا کہ ”آپ جس طرح قتل ہونے کو پسند کریں۔ وہی طریقہ عمل میں لایا جائے“

سقراط نے زہری کر جھان دینے کو پسند کیا اور یہی طریقہ منظور کر لیا گیا۔ اُن دلوں معمول تھا کہ ہر سال ایک جہاز یونانیوں کی ندریں اور چوڑھاوے کی چیزیں لے کر آپا کو کے مندر کو جایا کرتا۔ آپا کو یونانیوں کا سب سے بڑا دیوتا تھا۔ جو دنیا میں سورج کا منظر خیال کیا جاتا تھا۔ یہ جہاز جب منگ واپس نہ آجاتا اور جب تک نذر و نیاز کی چیزوں کے قبول ہو جانے کا یقین نہ ہولیتا۔ اس وقت تک کسی جرم کو موت کی سزا نہ دی جاتی۔ موسمِ خراب ہونے اور مندر میں تلخ ہونے کی وجہ سے اُس زمانے میں جہاز کی روانگی میں بہت دیر لگتی جس کی وجہ سے پچارہ سقراط و واجب القتل پھڑپھڑائے جانے کے بعد بھی کئی ماہ تک قید خانہ میں پڑا رہا۔ قید میں وہ نہایت ہی استقلال اور جواہر دی سے موت کا انتظار کرتا تھا۔ یہ بھی عنیت تھا کہ اس کے شاگردوں اور عزیزوں کو اجازت تھی کہ جو وقت اور جب چاہیں اُس سے آکر مل جائیں۔

اب جہاز کے آنے کو دو چار روز ہی رہ گئے تھے کہ اُس کے شاگرد اور قدردان سہمے ہوئے تھے کہ قیامت کی گھڑی سر پر آیا چاہتی ہے۔ اپنی دلوں اُس کا شاگرد رشید اقرطیون قید خانے میں آکر اُسے ملا اور بولا۔ ”جہاز آجکل میں کیا ہی چاہتا ہے۔ پھر اُس کے آجانے کے بعد کوئی تدبیر نہ بن پڑے گی۔ میں نے داروغہ مجلس کو راضی

کر لیا ہے کہ چار سو روپے لیکر آپ کو نکل جانے کا موقع دیدے۔ آپ بس اتنا کیجیے کہ رات کو چھپنے سے نکل کر روم میں چلے جائیے جہاں آپ آزادی سے رہیں گے اور کوئی آپ کا بال بیکا نہ کر سکے گا۔ سقراط نے کہا: ”اقریطون! تم جانتے ہو کہ میں چار سو روپے کا بندوبست نہیں کر سکتا۔ نہ اتنا روپیہ نقد میسر پاس موجود ہے اور نہ اتنا اسباب رکھتا ہوں کہ اسے بیچ باج کر فراہم کر سکوں۔“

اقریطون بولا: ”میرا یہ مطلب نہ تھا کہ آپ روپے کی فکر کیجیے۔ اس کا بندوبست میں کر لوں گا۔ آپ صرف اقرار کیجیے کہ قید خانہ سے نکل کر چلے جائیے گا۔“ اس کا جواب سقراط نے یہ دیا کہ ”یہ سزا جو مجھے دی گئی ہے خود اپنے وطن اور اپنی قوم کی طرف سے دی گئی ہے۔ تم دیکھ رہے ہو کہ ان لوگوں نے مجھے قید کیا اور قتل کرنا چاہتے ہیں اور پھر یہ بھی جانتے ہو کہ میں اس سزا کا سختی سے نہیں ہوں۔ نہ میں نے کوئی مجرم کیا ہے نہ کسی کا مجھ بھڑا ہے بلکہ میرا جرم صرف یہ ہے کہ ظلم و طغیان کی مخالفت کرتا ہوں اور لوگوں کو کفر، الحاد اور خدا کی ناشکری سے روکتا ہوں۔ بہت پرستی کو بڑھاتا ہوں اور شرکت کی ترغیبات ظاہر کرتا ہوں میری یہ حالت کسی طرح بدل نہیں سکتی۔ جہاں جاؤں گا اور جب تک زندہ رہوں گا۔ اسی اصول پر قائم رہوں گا۔ اور یوں ہی لوگوں کو ہدایت کرنے کی کوشش کروں گا۔ پھر روم میں کیا ہے۔ جہاں جاؤں گا یہی حال ہوگا اور جوں جوں پر رہوں گا۔ یہی فساد کھڑا کروں گا۔ اور اس کی سزا جب اہل وطن اور دوستوں سے یہ ملی ہے تو غیر قوم والے اس سے بھی سخت سزا دیں گے۔ انہیں تو ہموطنی کا کھوڑا بہت پاس اور لحاظ بھی ہوگا مگر غیروں سے اتنی بھی امید نہیں کی جاسکتی۔“

یہ سنکر اقریطون بولا: ”اگر آپ کو اپنے آپ پر ترس نہیں آتا تو آپ اہل و عیال اور بال بچوں پر تو ترس کھائیے۔“ سقراط نے کہا کہ ”اس حسرت سے بھی میرا روم جانا مناسب نہیں ہے۔ وہاں میرے بعد نہ ان کا کوئی حامی ہوگا، نہ پرسان حالی اور یہاں تم لوگ موجود ہو۔ جن سے ہر طرح لطف اور شفقت کی امید ہے۔“ آخر اقریطون نے جواب ہو کر چپ ہو گیا۔ اور نہایت حسرت اور اندوہ کے ساتھ قید خانے سے چلا آیا۔ اس کے تیسرے دن قیامت کی گھڑی آگئی جبکہ سقراط دنیا سے رخصت ہونے والا تھا۔ صبح ہوتے ہی قید خانے کے باہر تمام شاگردوں کا ہجوم ہو گیا وہ لوگ ہجوم کئے ہوئے تھے کہ قید خانے کا داروغہ دروازہ کھول کر اندر سقراط کے پاس گیا۔ پھر وہاں کو نسل کے گیارہ ارکان آئے اور چند لمحے اس کے پاس ٹھہر کر چلے گئے اب سقراط کے پیروں سے زنجیریں کھول دی گئیں جن میں ایام اسیری میں وہ غریب بھڑا رہتا تھا اور شاگردوں و عزیزوں کو اجازت دی گئی کہ اپنے استاد اور عزیز کا آخری دیدار دیکھ لیں۔ اجازت پاتے ہی یہ سب لوگ اندر گئے اور سقراط کے اس پاس بیٹھ گئے۔ ان لوگوں کو دیکھ کر یہ بے نفس حکیم یونان تخت سے اتر کر زمین پر آ بیٹھا۔ اپنی رائیں کھول دیں۔ ان پر ہاتھ پھر بعض بعض جگہ انہیں ملا اور دبایا اور حاضرین کی طرف دیکھ کر کہا۔ ”خدا کی بھی کیا حکمت ہے کہ ایسی ایسی چیزوں کو جمع کر لیا ہے جو باہم ایک دوسرے کی ضد ہیں کوئی راحت نہیں ہوتی جس کے بعد آلم نہ ہو اور کوئی اہم نہیں ہوتا جس کے بعد راحت نہ ہو۔“

اس وقت تک سب لوگ خاموش بیٹھے نہایت حسرت سے اس کی صورت کو دیکھ رہے تھے۔ یہ الفاظ اس کی زبان سے نکلتے ہی بحث چھڑ گئی اور جو جس کے دل میں آئی کہنے لگے چنانچہ میثاس اور قیدوں نے نفس کے انحال کے متعلق سوال کیا اور سقراط نے اس اطمینان کشادہ خاطر ی اور خندہ پیشانی کے ساتھ جواب دیا کہ گویا اُسے موت کی خبر ہو نا تو درکنار یہ بھی معلوم نہیں تھا کہ وہ قید خانے میں ہے سقراط نفس انسانی پر ایک نہایت دقیق معنی خیز اور محققانہ لیکچر دے رہا تھا اور لوگ حیرت سے اس کی طرف دیکھ رہے تھے کہ یہ دل کا کتنا بڑا مضبوط ہے اور کس قدر بخیر ہے کہ موت کی ذرا بھی پروا نہیں کرتا۔ اور ایسی نازک گھڑی میں بھی ایسا ثابت قدم ہے کہ معمولی اخلاق اور عادات میں بھی کسی قسم کا فرق نہیں آیا۔ آخر میثاس سے ضبط نہ ہو سکا اور بولا افسوس! آپ سے نہ کچھ پوچھتے بنتی ہے اور نہ نہ پوچھتے۔ پوچھتے ہیں۔

تو آپ سے علیحدگی کے خیال سے دل بھرتا رہا ہے اور نہیں پوچھتے تو حسرت رہ جاتی ہے کہ ان رموز الہی کو آپ کے بعد کس سے پوچھیں گے۔ "سقراط نے کہا: "میاں! جو کچھ پوچھنا ہو شوق سے پوچھو۔ تمہارے ان سوالوں سے میں خوش ہوتا ہوں اور میرے نزدیک تو اس حال اور اس زندگی میں اور اس دوسرے حال اور دوسری زندگی میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ تعجب کوئی ایسی چیز نہیں ہے کہ اس کا خیال یہ کہ ذوقِ علم پر غالب آجائے۔ اگرچہ اس انقلاب سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ہم بہت سے نیک، فاضل، لائق، دوستوں اور رفیقوں سے جدا ہو جاتے ہیں مگر ان کو چھوڑ کر ہم ان سے بھی اچھے ان سے زیادہ فاضل، لائق، دوستوں اور بھائیوں سے ملتے ہیں۔ اب یہاں سے جا کر اسلاؤس، ایارس اور ارقیاس سے ملوں گے۔ نفس پر بحث ختم ہونے کے بعد شاگردوں نے عالم کی حیات اور آسمانوں کی حرکت کے متعلق سوال کیا اور پوچھا کہ عنایتِ اربعہ کی ترکیب کیونکر ہے۔ ان مسائل پر بھی بحث کر کے سقراط نے سپکا کا اطمینان کر دیا۔ پھر دیر تک علومِ الہی اور اسرارِ ربانی کے بہت سے رموز بیان کرتا رہا اور جب اچھی طرح سب کی تسلی و تشفی ہو گئی تو بولا۔ اب میں جانتا ہوں وقت آ گیا کہ غسل کر کے جہاں تک ممکن ہو، عبادت کروں اور کسی کو اپنی میت کے غسل کی تکلیف نہ دوں۔ مجھے آسانی نے بلایا ہے اور زائوس کے پاس جانے والا ہوں (یہ بھی قدیم مشہور یونانی ناموروں کے نام ہیں) اور تم بھی اپنے اہل و عیال کے پاس جاؤ گے یہ کہتے ہی اٹھا ایک کمرے میں جا کر نہایا اور غسل کے بعد دیر تک وہیں مصروفِ عبادت رہا۔ اس وقت وہ عبادت کر رہے تھے اور دوسرے کمرے میں اس کے شاگرد اور پیروں سمیت باہم افسوس کر رہے تھے اور بار بار ان کی زبان سے نکلتا تھا کہ افسوس! کتنا بڑا حکیم اجل اور پندہن مشفق چھوٹا جاتا ہے۔ اس کے بعد ہم سب یتیم ہو جاویں گے۔

اب سقراط عبادت کے کمرے سے نکل کر باہر آیا اور اپنے بچوں اور بیوی کو بلایا۔ ایک بڑا بیٹا تھا اور دو ننھے ننھے بچے تھے۔ جنھیں سامنے بلا کر اس نے رخصت کیا کچھ سمجھایا سمجھایا اور کہا۔ بس اب جاؤ۔ اس وقت موقعہ پا کر اقریطون نے کہا۔ آپ ان بچوں اور اپنی بیوی کے متعلق ہمیں کیا حکم دیتے ہیں اور خود ہمارے لئے کیا فرماتے ہیں جواب دیا۔ کچھ نہیں جو ہمیشہ کہتا رہا کہ اپنے نفسوں کی اصلاح کرو۔ وہی اب بھی کہتا ہوں۔ اگر تم نے اس نصیحت پر عمل کیا تو مجھے بھی خوش کرو گے اور ان تمام لوگوں کو بھی جو میرے سمجھنا چاہیں یہ کہہ کر خاموش ہو گیا اور سب شاگرد بھی خاموشی سے اس کی صورت دیکھتے رہے اتنے میں ممبرانِ کونسل کا ایک خادم یا یوں کہتے کہ عدالت کا چیر اسی آیا اور حکیم اجل کی طرف دیکھ کر بولا۔ اے سقراط! آپ جانتے ہیں کہ میں آپ کی موت کا باعث نہیں ہوں۔ آپ کے لئے یہ حکم ان گیا رہ ممبروں نے نافذ کیا ہے جو عدالتِ فوجداری کے رکن ہیں اور مجھے اس فیصلے کی تعمیل کرنے کا حکم دیا گیا ہے جس کے بحالانے پر میں مجبور ہوں۔ حالانکہ میں اقرار کرتا ہوں کہ آپ تمام لوگوں سے افضل اور اعلیٰ ہیں۔ لہذا اس جامِ زہر کو لے لیجئے اور نوش کیجئے اس کے پیٹے وقت جو اضطرابی اور بے قرارگی کی حالت طاری ہو۔ اس کو صبر اور ضبط کے ساتھ گوارا کیجئے اور نوش کیجئے چیر اسی کہنے کو تو اتنا کہہ گیا مگر ساتھ ہی آنکھوں میں آنسو بھر آئے اور بے اختیار روتا ہوا اٹھا پھر اسقراط نے اسی استقلال کے ساتھ نہایت شگفتگی اور بے نفسی سے کہا۔ میں تمہارا کہنا مانوں گا اور تم کو الزام نہیں دیتا۔ یہ کہہ کے چند لمحے سقراط خاموش رہا پھر اقریطون کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا۔ یہ شخص تو چلا گیا میرے لئے شربت مرگ کب لائے گا اور ایک نوجوان سے کہا "اُسے بلاؤ تو" نوجوان نے ٹیکارا۔ اس کی آواز کے ساتھ ہی سرکاری چیر اسی آیا۔ اب اُس کے ہاتھ میں زہر کا جام تھا سقراط نے جام ہاتھ میں لے کے یلاتا تھا بغیر کسی ہتھیلی کے اور نہایت بے پرواہی کے ساتھ منہ سے نکال لیا گراں پایہ استاد کو جامِ زہر پیئے دیکھ کر شاگردوں میں ضبط کی تاب نہ رہی۔ زار و قطار رونے لگے اور ہر طرف سے نوحہ بکاں ٹی آواز بلند ہوئی۔ اب سقراط نے پورا جام پی کر ان لوگوں کی طرف توجہ کی ان کو اس آہ و زاری سے روکا اور سمجھانے لگا۔ کہ اس طرح بے صبر نہ ہونا چاہیے۔ میں نے عورتوں کو اس وقت

وجہ سے ہی صرف ہٹا دیا تھا کہ اُن سے ضبط نہ ہو سکے گا۔ الغرض ایسی باتیں کہیں اور ایسا وصلہ بندھایا کہ سب لوگوں کو اپنے اس فعل پر ندامت ہوئی اور خاموش ہو رہے۔ اب سقراط اٹھ کھڑا ہوا اور ادھر ادھر ٹپٹپٹے لگا۔ گویا کسی تکلیف کو دبا اور طال رہا تھا۔ نظری ہی دیر بٹلا ہو گا کہ پاؤں کی طاقت سلب ہو گئی۔ اور اسی سرکاری آدمی سے مخاطب ہو کر بولا۔ اب میرے پاؤں بوجھ ہو گئے اور مجھ میں چلنے کی قوت نہیں ہے۔ اُس نے کہا۔ لیٹ جائیے۔ سقراط بے تامل لیٹ گیا اور ایک نوجوان شخص میرے دباے لگا دیتا تھا اور بار بار پوچھتا تھا کہ میرا دانا آپ کو محسوس ہوتا ہے؟ جواب دیا "نہیں" اب کمر تک جسم سرد اور بے جان ہو گیا۔ سرکاری آدمی بولا۔ بس یونہی یہ حالت جب قلب تک پہنچے گی تو آپ ختم ہو جائیں گے۔

اب اقریطون نے بیتابی کے ساتھ پکارا۔ اے امام حکمت! یہ کیا بات ہے کہ آپ کے حواس اور آپ کی عقل بھی ولسی ہے جیسے کہ ہماری ہے۔ اس بارے میں کچھ ارشاد ہو۔ اب سقراط میں بات کرنے کی تاب نہ تھی مگر زور کرتے بولا۔ "میں تم سے وہی کہتا ہوں جو کچھ کہہ چکا ہوں"۔ یہ کہہ کر ہاتھ بڑھایا اور اقریطون کا ہاتھ اپنے سینہ پر رکھ لیا اقریطون نے کہا۔ جو فرماتے ہیں۔ فرمائیے۔ اس کا جواب سقراط نے دے سکا بلکہ اب آنکھیں پھڑک گئیں مگر پھر بھی اتنا ایک جملہ اور اُس کی زبان سے نکلا۔ "میں اپنی جان اُس خدا کے سپرد کرتا ہوں جو سب کا سچا معبود ہے" اسی جملہ کے ساتھ اُس گراں پایہ حکیم اس فلسفی خدا شناس اور اس عواص دیارے معرفت کی زندگی کا خاتمہ ہو گیا۔

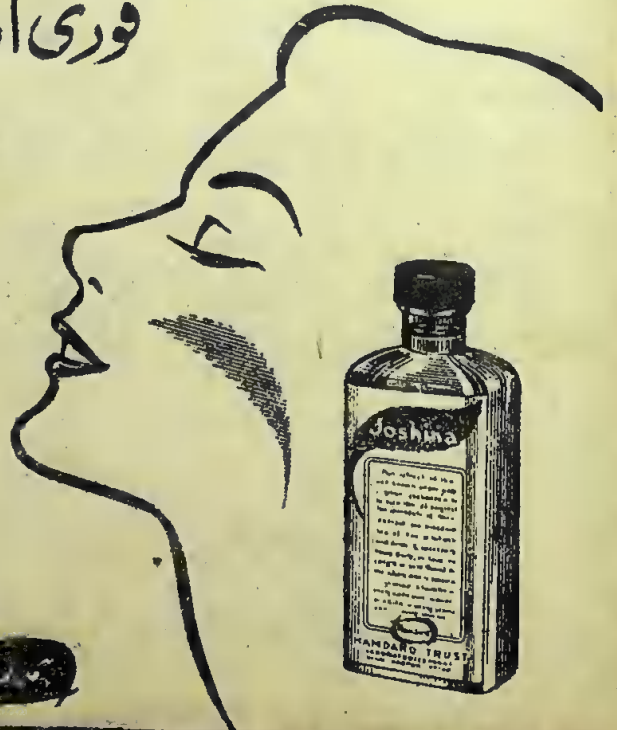
افسوس! زمانے!! تو نے کیسے کیسے عالم لوگوں پر کیا کیا ظلم کئے ہیں۔ یہی سبب ہے کہ دشمن اور قاتل تک کھڑے رو رہے ہیں۔ یونان نے یہ ایسا فعل کیا ہے کہ اس سے زیادہ شرمناک فعل بھی اس سرزد نہ ہوا ہو گا۔ اور کیا عجب کہ اس کے انتقام میں اسی گھڑی سے اُس قدیم متمدن اور زبردست قوم کا تشریف فرما ہو گیا ہو گا کیونکہ چند ہی روز کے بعد ہم دیکھتے ہیں کہ یونان کی سلطنت خاک میں مل گئی۔ اُس کی آزادی ہمیشہ کے لئے چھین لی اور وہ رومیوں کی تختی میں دلت

فوری آرام اور تسکین کے لئے

جوشینا

طب یونانی کے مشہور نسخہ جوشینا کا ایکسٹریکٹ
جوشینا زکام کا مکمل علاج ہے۔ یہ سانس
کی نالیوں کو کھولتا ہے۔ کھانسی۔ چھینکوں اور حرارت
کو روکتا ہے۔ اور تسکین بخشتا ہے۔
ہمیشہ ایک شیشی اپنے پاس رکھیں۔

ہمدرد دواخانہ (وقف)
دہلی - کانپور - پٹنہ



فلسفہ حیات

از پروفیسر بخشیش اختر امرتسری یادگار دولتی دہلوی

مر کے خود فرق حیات و موت سمجھاتا ہوں میں !
 پہلے اک قطرہ تھا اب دریا ہوا جاتا ہوں میں !
 کچھ سمجھ آتا نہیں چکر حیات و موت کا !!
 بار بار آتا ہوں میں کیوں بار بار جاتا ہوں میں
 موت پر میری - تمہاری چاک درمانی ہے کیوں
 صبر اے اہل جہاں بس لوٹ کر آتا ہوں میں !
 اہل دنیا کے نشاط و غم کی حد ہوتی نہیں !
 اس طرف آتا ہوں میں جب اس طرف جاتا ہوں میں
 جھوٹ پڑتا ہوں کبھی بن کر شوارع آفتاب
 میٹ کے نورِ حسن مطلق میں سما جاتا ہوں میں
 ہر نشاط آکر ٹھہلا دیتی ہے اسرارِ حیات
 غم میں جب ہوتا ہوں رازِ زندگی پاتا ہوں میں
 نصرتِ درد و الم للہ نہ مجھ سے چھینے غم !
 ان غنیمتوں ہی سے تو لطفِ زندگی پاتا ہوں میں
 جلوہ حسنِ ازل کا شوق دامن گیر ہے !
 واہ وا بیگانہ دنیا ہوا جاتا ہوں میں !
 قطرہ قطرہ میں وہی وہ نور آتا ہے نظر
 ذرہ ذرہ میں اسی اُس کی ضیا پاتا ہوں میں !

لگ ہی جاؤں گا کنارے ایکن اختر ضرور
 بحرِ ہستی کی روانی میں بہ جاتا ہوں میں

ولی ابوالحسن

”یہ پتلے خدا کے بنائے ہوئے ہیں“

ایک درویش جو شہر طالقان کا باشندہ تھا۔ خرقان میں رہنے والے ایک ازبس عالی ہمت اور بزرگ مرتبہ ولی ابوالحسن کی زیارت کے لئے روانہ ہوا۔ بڑے صدق و نیاز کے ساتھ بلند پہاڑوں اور بڑی وادیوں کو طے کرتا ہوا جب وہ خرقان پہنچا تو اس نے ولی صاحب کے گھر کا نشان پوچھا اور اس مکان پر جا کر بڑے ادب کے ساتھ دروازے کی کھنٹی بجائی۔

دریچہ سے ایک عورت نے جھانک کر دریافت کیا کہ کیا چاہتے ہو؟
درویش بولا۔ میں ولی صاحب کی زیارت کے لئے آیا ہوں۔

عورت بڑے زور سے ہنسنے لگا کر بولی۔ واہ! تیرا یہ سفر اور درویشی دونوں ہی ہنسنے کے لائق ہیں۔ کیا تجھے گھر میں کوئی کام کاج نہ تھا؟ کہ تو یہودہ اُدھر چلا آیا۔ کیا تجھے آوارہ گردی کا سودا ہو گیا تھا یا وطن میں تو دکھی تھا؟ اس طرح عورت نے بہت سی فحش اور مکروہ باتیں کہیں جو قابل ذکر نہیں ہیں۔

درویش اس عورت کی باتیں سن کر بڑا غمگین اور مضطرب ہوا۔ انکھوں سے آنسو برساتے ہوئے پھر سوال کیا۔ آخر تیرا تو یہی وہ سچا بادشاہ کہاں ہے؟

عورت بولی وہ بڑے درجے کا مکتا اور اندر سے تقوٰتھا ہے اور احمق لوگوں کے لئے ایک جال بن رہا ہے۔ تیرے ایسے لاکھوں بے شعور اس کے کنید گمراہی میں بھنس رہے ہیں۔ اگر تو اسے بغیر دیکھے واپس چلا جائے تو گمراہی سے بچ جائے گا۔ وہ تو بڑا دینیکیا پیالہ چٹ اور پیٹو آدمی ہے۔ اس کے خالی ڈھول کی آواز دور دور تک بھیل رہی ہے رات کے مردود اور دن کے یا وہ کو لوگ اس پر لٹو ہو رہے ہیں علم و کمال کی راہ چھوڑ کر مکر و دغا کو اپنا پیشہ بنا رکھا ہے کوئی انھیں درست کرنے والا نہیں رہا۔ اس جماعت کی بدعت تو اب دنیا میں فاش ہو رہی ہے۔

درویش نے ان باتوں کی تاب نہ لا کر نعرہ لگایا کہ بس! دن کے وقت چوکیداروں کا کام ہی کیا۔ اس بزرگ کا نور مشرق و مغرب میں بھیل رہا ہے۔ اس آفتاب حقیقت کے گرد ہو تو آسمانی سورج بھی شرمساری سے زور دے گا۔ میں ہوا کا بادل نہیں ہوں کہ تیری یہودہ باتیں سن کر واپس پھر جاؤں۔ بدعت بھی وہی گری ہوئی ہے جو ہوس سے پیدا ہو۔ خدا سے پیدا ہونے والی بدعت تو خود کمال ہوتی ہے۔ جہاں تو معرفت چمکتا ہے وہاں تو کفر بھی ایمان ہو جاتا ہے اور اگر کفر بھی دیتا بن جاتا ہے تو شیخ حق پر چھونک مارتی ہوئی اپنا منہ سر جلا بیٹھے گی۔ کیا کتا سمندر کو پلید کر سکتا ہے؟ یا چھونک سورج کو بجھا سکتی ہے۔ تیرے ایسی بہت سی چمگادڑیں خواب لیا کرتی ہیں کہ اب سورج دنیا سے معدوم ہو چکا ہے۔ چاند چاندنی برساتا ہے اور کتا بھوں بھوں کرتا ہے۔ ہر ایک شخص اپنی فطرت پر مجبور ہے لیکن رات کو چاندنی میں چلنے والے مسافر اپنا راستہ کب چھوڑتے ہیں جب وہ ایسے نکل کی طرف خواہ مخواہ تیزی کے ساتھ چلا جاتا ہے تیرے کہنے سے رگ نہیں سکتا۔ منصوص کے اعلان انا الحق نے سب کو یہ باتوں کا کھلا ٹھونٹ دیا تھا۔ اگر تو انکھیں

رکھتی ہے تو کھول کر دیکھ کر جب بندہ کی میں وجود سے نیست ہوگئی تو باقی تیارہ جائے گا (باقی خدا ہی رہ جاتا ہے) تھوڑے کچھ بھی آسمان پر نہیں پہنچتی۔ بلکہ لوٹ کر ٹھوکنے والے کے منہ پر گر جاتی ہے۔ تو جیسے پیلو اور طبل خواہ کہتی ہے۔ ساتویں آسمان بھی اس کی درگاہ کے بندے اور شرق مغرب اس کے بھکاری ہیں۔ ایسے بزرگوں کی بدولت ہی تو آسمان نور و گردش اور شاہی ایوان رکھتا ہے۔ ان کے لئے سمند بھیلیوں اور موتیوں سے بھر لو رہے۔ ان کی خاطر ہی میں اپنے اندر رخوانے اور باہر گل ہائے یاسمین رکھتی ہے۔ اگر وہ نہ ہوتے۔ تو پیارے سوال ہی زور لعل اور مرمیائی ع سے بہرہ ور نہ ہوتے اور نہ ہی جہان کو بلاناغے بے حد رزق نصیب ہوتا۔ دنیا بھر کے رزق ان ہی کے تو رزق خوار ہیں اور گل میوے ان کی بارش رحمت کے خشک لب ہیں۔ یہ ایک بعید العقل راز ہے کہ ایسے والوں کو ہی ہمیشہ دیا جاتا ہے۔ فقیر جو لیتے ہوئے معلوم ہوتے ہیں وہ دراصل وہی زرا اور پوشاک دیتے ہیں۔

کہاں وہ پاک صوف اور کہاں تجھ سی بے حیا بیوی۔ اگر تیری اس گھر سے نسبت نہ ملتی تو میں تجھیں پاہ پاہ کرتا چونکہ تو اس شاہ زمان کی گھر والی ہے۔ اس لئے میں ویسی گستاخی کر لے کی جرأت نہیں رکھ سکتا۔ اس کے بعد وہ درویش اس ولی کے متعلق دوسرے لوگوں سے دریافت کرنے لگا۔ ایک نے بتلایا کہ وہ پہاڑی جنگل سے لکڑیاں لینے گئے ہیں۔ پس اس نے بھی جنگل کا رخ کیا۔

جاتے جاتے اس کے دل میں دوسو سے آٹھ رہے تھے کہ وہ ایسے بزرگ ہو کر ایسا ہم نشین کیوں رکھتے ہیں۔ بھلا دیوتا اور بھوت کیونکر اکٹھے رہ سکتے ہیں۔ وہ ایسی باتیں دل ہی دل میں سوچ رہا تھا کہ دود سے وہ بزرگ شیر پر سوار دکھلائی دیئے۔ دیکھا کہ شیر ان کی لکڑیاں کھینچ رہا ہے اور خود لکڑیوں پر بیٹھے ہوئے ہاتھ میں سانپ لئے آئے کوڑے کے طور پر استعمال کر رہے ہیں۔

ولی صاحب دود سے ہی درویش کو دیکھ کر سنتے ہوئے کہنے لگے کہ نفس کی باتیں مت سن۔ اور جو کچھ درویش پر آب تک گزری تھی، اپنی ضمیر سے جان کر سب کا سب کھول کر سنا دی اور پھر اپنی عورت کے سلوک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ "میں اس کی ہم نشینی کو اپنے نفس کی خاطر برداشت نہیں کرتا۔ یہ خیال تیرے نفس کا ہے۔ اس پر مت بھروسہ۔ اگر میرا صبر اس عورت کا بوجھ نہ سہہ سکا۔ تو شیر نہ گس طرح میری لکڑیاں کھینچتا۔ میں خالق کے امر و فرمان کھچا ہوا ہوں کہ شیعہ عام کی پرواہ رکھوں۔ اس کا حکم ہی میرے لئے خاص و عام ہے۔ میری وح سدا اس کی طالب ہے میں سب کی تحسین اور تشویق سے دور ہوں اور کسی اور کی تصدیق و تکذیب کی پرواہ نہیں کرتا۔ میرا فردیا جفت ہونا ہوائے نفس سے نہیں ہے۔ کیونکہ میری جان ہرہ کی مانند خدا کے ہاتھ میں ہے۔ وہ ایک بیوقوف عورت تو کیا میں ایسی ہی کئی اور عورتوں کا بوجھ اٹھانے کے لئے تیار رہوں مگر رنگ و بو کے عشق سے کبھی نہیں۔

نفس نے تیری خاطر یہ نیچے درجے کی بات کہی ہے تاکہ تو بندہ خود ساقی کے ساتھ نبھانا سیکھے۔ اور خوش و خدا ہو کر یہ بوجھ اٹھا سکے۔ صبر نہی شکلات کی چابی ہے۔ کمینوں کے ساتھ نہ باہ کرنے سے تیرے اندر نور جلوہ گر ہوگا۔ اس سے آگے جو کچھ ہے اس کا ذکر کیا کروں وہاں تو جا (جگ) ہی نہیں ہے۔ بس نور ہی نور کی تصورات ادا وہاں سے دور ہے۔

ہندوؤں کے پران تو (Mysahagry) میں ہر ایک دیوتا کسی نہ کسی پشو کا باہن (سواری) رکھتا ہے۔ کوئی شیر پر، کوئی گر پر، کوئی راج ہنس پر اور کوئی چوہے پر سوار ہے۔ یہ تمام مورتیاں ایک نہایت گہری سچائی کو ظاہر کرتی ہیں۔ ہر ایک دیوتا کسی نہ کسی پشو بھاد کو جیتنے (اس پر سوار ہونے) سے پیدا ہوتا ہے۔

کرودھ کو جیتنے سے کھٹشا اور دوش کو جیتنے سے پریم کی پراپتی ہوتی ہے۔ ہمارے وجود میں جتنے بھی لیشو بھاؤ دیکھے جاتے ہیں وہ ہمارے اندر دیو بھاؤوں کے ظہور کے لازمی وسیلے ہیں۔ لیشو بھاؤ کے مقابلہ میں دیو بھاؤ ظاہر ہوتا ہے اور معنی رکھ سکتا ہے اور دیو بھاؤ کی نسبت سے ہی ہم لیشو بھاؤ کو جان سکتے ہیں۔ بلندی اورستی ہمیشہ باہمی نسبت سے ہوتی اور معنی رکھ سکتے ہیں۔ ہر انسان کے وجود میں صرف ایک حیوان ہی نہیں بلکہ کل حیوانات موجود ہیں۔ اگر ہم ان حیوانات سے مخلوق کو جانیں تو ہم درجہ زندگی میں حیوانات سے بھی گر جائیں گے لیکن اگر ہم ان پر غالب آسکیں تو ہماری زندگی تمام خیالی دیوتاؤں سے برتر ہوگی۔ مذکورہ بالا حکایت میں یو کی صاحب کا شیر پر سوار ہونا یہ اشارہ دیتا ہے کہ وہ اپنے نفس پر غالب آچکے تھے۔ روحانی طاقت بیرونی چیزوں پر قابض ہونے اور قدرتی طاقتوں کے ساتھ لڑائی کرنے سے حاصل نہیں ہوتی۔ بلکہ اپنے وجود کے اندر اپنے نفسانی میلانات پر سواری کرنے سے ہاتھ لگتی ہے پس سچی روحانی طاقت کا اصلی راز یہ ہے کہ اپنے اندر دنیوی حیوان کو کمزور بنانے کی بجائے اُسے دن بدن طاقتور بنا کر اُس پر سواری کرنا سیکھا جائے ہم اپنے حیوانی جزو کو ضعیف رکھ کر کبھی اعلیٰ درجہ کی روحانی طاقت حاصل نہیں کر سکیں گے۔

حقیقت میں جو بھی شخص روحانی طاقت رکھتا ہے وہ اسی طرح شیر پر سواری کرتا ہے

تو یقین مے دان کہ ہر شیخ کہ ہست

ہم سواری مے کند بر شیر مست

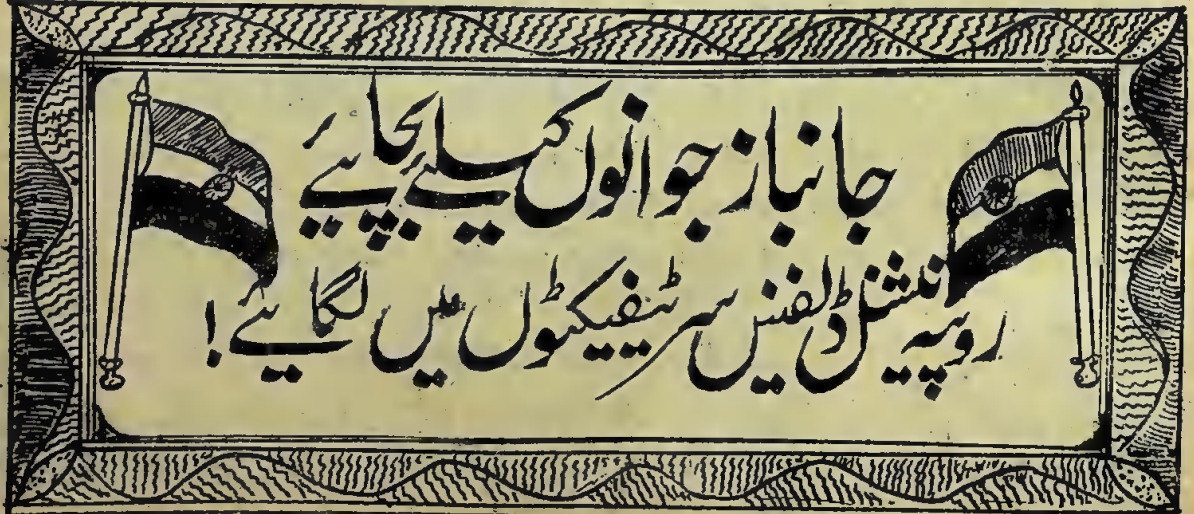
صد ہزاراں شیر زیران نشاں!

پیش دیدہ غیب بین ہیزم کشاں!

(مشنوی شریف)

تو یقینی طور پر جان لے کہ جو بھی روحانی عظمت رکھتا ہے وہ شیر مست پر سوار ہوتا ہے بلکہ غیب بین آنکھ ایسے لوگوں کی ران تلے لاکھوں شیروں کو لکڑیاں کھینچے دیکھا کرتی ہے لکڑیاں کھینچنے کے یہ معنی نہیں کہ وہی جذباتی نفسانی جو پہلے ہم پر حکمران ہو رہے تھے نئی زندگی حاصل ہونے پر نہ صرف ہماری اطاعت قبول کرتے ہیں بلکہ ہمارے خادم بن جاتے ہیں +

(ادامہ)



امیر خسرو

”درد مند عشق را دار و مجز و دیدار نیست“

امیر خسرو ترکوں کے قبیلہ الاچین سے تعلق رکھتے تھے۔ اُن کے والد سیف الدین شہر کش کے رہنے والے تھے اور اپنے قبیلے کے رئیس تھے۔ چنگیز خانی حملوں نے انھیں اپنا وطن مالوٹ چھوڑنے پر مجبور کر دیا۔ چنانچہ ہندوستان چلے آئے اور سلطان محمد تغلق کے دربار میں ایک عہدہ جلیہ پر متعین ہوئے۔ امیر خسرو کی ولادت ۷۵۰ھ میں بمقام پٹیائی جو ضلع ایڑہ کا ایک قصبہ ہے ہوئی۔ سات برس کی عمر میں باپ کے سایہ کو کھو بیٹھے۔ شریع ہی سے انھیں روحانیت اور شاعری کے ساتھ مس تھا۔ اگرچہ صغیر سنی ہی میں اُن کے والد نے انھیں مکتب میں بٹھا دیا تھا لیکن اُن کا دل لکھنے پر مائل نہ تھا بلکہ اس طرف پڑا رہتا تھا۔ ۱۵ برس میں تحصیل علوم سے فراغت حاصل کی۔

سلطان غیاث الدین کے دوران حکومت میں کنکواں المعروف پتھو ایک گرامی قدر امیر تھا اور سلطان وقت کا بھتیجا بھی۔ جو دوسرا اور علم دوستی کے باعث مشہور زمانہ تھا۔ اولاً اُسی کے دربار میں خسرو نے بادیابی حاصل کی اور اکثر قصیدے اس کی مدح میں بلند کئے۔

کنکواں سے تعلقات زیادہ عرصہ تک قائم نہ رہے۔ اُن بعد خسرو نے بغرا خاں کی طرف ہجرت کی اور سلطان کا بیٹا تھا۔ مراجعت کی۔ اُس نے خسرو کی بہت زیادہ قدر دانی کی اور اپنا ندیم خاص بنا لیا۔ سلطان اور بغرا خاں ایک بغاوت کے فرد کرنے کے لئے بنگال گئے خسرو بھی ساتھ تھے۔ سلطان نے بغرا خاں کو بنگال کا گورنر مقرر کر دیا۔ لیکن امیر خسرو کا دل بنگال میں کیوں لگتا۔ رخصت کی اور دہلی کی راہ لی خسرو کی شاعری کا اب کافی شہرہ ہو گیا تھا۔ سلطان محمد قآن جو سلطان کا بڑا بیٹا تھا۔ اسی اثنا میں ملتان کا گورنر مقرر ہوا۔ اُس نے امیر خسرو کو شعرائے خاص میں داخل کیا اور انھیں اپنے ساتھ ملتان لے گیا۔ اُس کی پانچ سال تک ملازمت کی۔ بدتمیزی سے نا اہلیوں نے ملتان پر حملہ کیا۔ اگرچہ کئی تاتاریوں نے شہریت بھی کھائی۔ لیکن بالآخر یہ تاتاریوں کا ہی بھاری رہا۔ امیر خسرو اور جن دہلوی دولا محرک میں شریک تھے۔ انھیں گرفتار کر کے بلخ لے گئے۔ ان خونین واقعات پر خسرو نے نہایت ہی دردناک شے لکھے۔ اور دہلی روانہ کئے۔

اُن کے مرسلہ مرثیے دہلی میں گھر گھر پڑھے جاتے تھے۔ اور لوگ اپنے عزیزوں کی موت پر ہزار ہزار آنسو بہاتے تھے۔ دو سال بعد خسرو نے تاتاریوں سے کسی نہ کسی طرح رہائی حاصل کی۔ دہلی پہنچے پر خان شہید (جو کہ سلطان کا بڑا بیٹا تھا اور ملتان کا گورنر تھا) کی وفات پر جو مرثیہ لکھا تھا۔ اُسے دربار میں پڑھا۔ دربار میں اس قدر رقت طاری اور اتنا اویلا مچا کہ سب بے ہوش ہو گئے۔ سلطان اس قدر رویا کہ اُس کی طبیعت سخت ناساز ہو گئی۔ اور اسی صدمہ میں چل بسا۔ اُس کے بعد خسرو نے خان جہان گورنر اور دھ کے دربار میں رسائی حاصل کی۔

اُس کے دربار میں دو سال تک رہے ماں کی محبت نے پھر دہلی میں پہنچ بلایا۔ اُس زمانہ میں کیقباد تخت سلطنت پر تھیں تھے۔ اسی بادشاہ نے سب سے پہلے خسرو کی قدر دانی کی۔

کیقباد نے تین سال بعد وفات پائی۔ اُس کے بعد سلطان جلال الدین خلجی جو ایک سن رسیدہ اور نہایت ہی با اثر

امیر تھا، تخت سلطنت پر بیٹھا چلال الدین خلجی نہایت قابل اور با عظمت بادشاہ تھا۔ علم دوست اور فیاض بھی تھا۔ شہر بھی کہتا تھا ایسے بادشاہ کے دربار میں خسرو سے زیادہ اور کون مرکز عنایات ہو سکتا تھا۔ شروع ہی سے جلال الدین خسرو کو قید کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔ چنانچہ امارت کے زمانہ ہی میں ان کا معقول مشاہرہ مقرر کر دیا تھا۔ سلطان ہوتے ہی انھوں نے خسرو کو اپنا ندیم خاص بنا دیا۔ امارت کا درجہ عنایت کیا گیا۔ اُس زمانہ میں قرآن شریف کے رکھنے کی خدمت ایک شخص کے پر سر دہوتی تھی۔ چنانچہ خسرو کو یہ خدمت بھی تفویض کی گئی۔ لفظ "امیر" جو خسرو کے نام سے پہلے چسپاں ہے۔ اُس کی علت غائی یہ ہے۔

اگرچہ بچپن میں خسرو کے والد نے انھیں حضرت خواجہ نظام الدین رحمۃ اللہ علیہ کے قدموں پر ڈال دیا تھا۔ تاہم دنیاوی مشاغل کا غبار ان کے اوپر زیادہ چڑھ گیا تھا۔ اُسی زمانہ میں خسرو نے حضرت نظام الدین اولیا کے ہاتھ پر بار بیعت کی۔ دو آتشہ شراب بہت تیز ہوئی ہے۔ اس دو بارہ بیعت نے خسرو کی حالت کو بالکل ہی بدل دیا۔ اب وہ مذاہب کے عقائد سے بہت بلند ہو گئے اور ان کی نظروں میں سولے ذات احد کے کچھ رہا ہی نہ۔ چنانچہ اس بخود کی حالت میں آپ نے جو نظم لکھی ہے اسے ذیل میں درج کیا جاتا ہے:-

کافر عشقم مسلمان مراد کار نیست	بر رگ من تار گشت حاجت ز نار نیست
ما سیراں را تماشاے چمن در کار نیست	داغ ہائے سیدہ ما کتر از گلزار نیست
عاشقان را روز محشر باقیامت کار نیست	کار عاشق جز تماشاے جمال یار نیست
از سر بالین من برخیزاے نادا طیب	در دمنید عشق را وار و مجر ویدار نیست
مشاد باش اے دل کہ فردا بسر باز عشق	مژدہ قتل است گرچہ وعدہ دیدار نیست
ناخداے کشتی ماگر نباشد گو میباش	ما خدا داریم مارا نا خدا در کار نیست
خلق مے گوید کہ خسرو بت پرستی مے کند	آرے آرے مے کنم با خلق و عالم کار نیست

اب خسرو پر اور ہی رنگ تھا حضرت نظام الدین اولیا ان کی روحانی فیض میں بلند پر وازیوں کو دیکھ کر نہایت خوش ہوتے تھے اور خسرو کے اندر درست معنوں میں عشق الہی جاگ اٹھا تھا اور وہ ہر قسم کی مذہبی حدود سے بہت ہی بلند ہو چکے تھے۔

اس کے بعد یہ حالت ہو گئی کہ اپنا تمام مال و زر و خواجہ صاحب کے نام پر لٹا دیا۔ اس اشار میں خواجہ صاحب نے بھی اپنا شریر چھوڑ دیا۔ خسرو ناتی لباس میں ملبوس ہو گئے اور خواجہ صاحب کے مزار پر بطور حجاجہ چھ ماہ گزارے اور ۲۵ھ میں لبیک کہا۔ انھیں حضرت خواجہ صاحب کے مزار کی پائنتی میں دفن کیا گیا۔ جو ان کی روحانی عظمت کا بدیہی نشان ہے۔

جواں نکر نکار جناب اندر حجت کا دھمکا صد ستر لکھیں اور جبر طو کے بہترین اور نامندہ افسانہ کا مجموعہ

پینے لوط سے پڑھو

ملنے کا نتیجہ

"مکتبہ مہک" ۲۶۳۴ بستی پنجا بیاں (سبزی منڈی) دہلی ۴
رسالہ "اوم" اجمیری گیت بازار۔ دہلی ۳

ہامیرا شہزاد دیوان پندیا س قمر

ہندوستان ہمارا

ہندوستان کے دم سے ہے گل جہاں ہمارا
خوش حال جس جگہ ہے پیسیر بواں ہمارا
صدیوں سے یہ وطن ہے آرام خاں ہمارا
ہے پریم کا ترازو ورد زباں ہمارا
مکن ہے مدقوں سے غنہ جہاں ہمارا
ایسا بھی ہے کسی کا جیسا مکاں ہمارا
سوراج بن کے سورج چمکایاں ہمارا
مٹ میٹ کے کہہ رہا ہے دروہاں ہمارا
بعد از خدا ہی ہے روزی رساں ہمارا!
چمکان حال ہر دم ہے جہاں ہمارا!
بیمار کا معراج اور راز داں ہمارا
ہے کان سیم وزر کی یہ خاکداں ہمارا
اغیار جس پہ صدقے یہ ہے وطن ہمارا
ہر دل عزیز کیا ہے صحن چمن ہمارا
اس سرزمین پہ شیدا ہے مرد و زن ہمارا
کرتے ہیں نذر اس تکی یہ تن بدن ہمارا
بن کر بیمار آئی وہ زونفتیں ہمارا!
برسار ہی ہے گو ہر گلشن کی کیاری کیاری
پھر مائل کرم ہیں الطاف ذات باری
شیدا وطن کی لبلیں یہ دیکھ کر مپکاری
پیدا ہوئے یہاں ہم آخر ہمیں مرے گئے!
ہو رنج یا کر راحت اس جا گزر کر ننگے!
جب دہشتی نہیں ہے پھر کس لئے لڑائیکے
اس راز کو سمجھ کر اہل وطن ملیں گئے
پردہ تھا غیریت کا آنکھوں سے اٹھ گیا ہے

ہندوستان کے ہم ہیں ہندوستان ہمارا

ہندوستان کے ہم ہیں ہندوستان ہمارا

ہندوستان کے ہم ہیں ہندوستان ہمارا

ہندوستان کے ہم ہیں ہندوستان ہمارا

ہندوستان کے ہم ہیں ہندوستان ہمارا

ہندوستان کے ہم ہیں ہندوستان ہمارا

دل رفتہ رفتہ سب کا اب مائل فنا ہے

بھارت کا ذرہ ذرہ کیا لعل بے بہار ہے
خوشیوں سے آج ہندی کیا خوبگار ہے

ہندوستان کے ہم ہیں ہندوستان ہمارا

ہر دم وطن پرستی ایمان و دھرم ہے

ناراض ہونے کوئی ہندی کا کرم ہے

نیچی نظر سے چلنا آنکھوں میں شرم یہ ہے
چوٹی کا دھیان رکھنا کچھ ہے تو بھرم یہ ہے

ہندوستان کے ہم ہیں ہندوستان ہمارا

کوثر کے ساتھ بل کر گنگ و جمن رواں ہو
ناقص اور اذال بھی دونوں ہی ہم زباں ہو

ماؤ شا کے گلشن و البتہ خنزاں ہوں
ہم اُن کے وہ ہمارے کیوں فرق درمیاں ہو

ہندوستان کے ہم ہیں ہندوستان ہمارا

اب ہم ہیں اور ہمارا مسکن ہے رشک گلشن
خوشیوں کے پھول چن کر ہم بھر رہے ہیں دامن

اپنوں سے ہم ہوں دشمن ہرگز نہیں یہ ممکن
ہیں ایک ہی نظر میں مومن ہوں یا برہمن

ہندوستان کے ہم ہیں ہندوستان ہمارا

شاداب گلستاں ہے سرسبز کھیتیاں ہیں
شاہوں کی شان والے دیہقاں ہیں اور کسٹیاں ہیں

لہریں وہ دودھ کی بھر چاروں طرف ہیں
بلت کی ہے ضرورت سب شیشیوں میں ہیں

ہندوستان کے ہم ہیں ہندوستان ہمارا

اپنوں کے ہو تم اپنے۔ اپنوں کو تم سلجھا لو
غصے اگر نکالو تو غیب پر نیکالو

ایمان و دھرم یہ ہے کمزور کو بچا لو
یہ کجہ کے ہم وطن کو سینے سے تم لگا لو

ہندوستان کے ہم ہیں ہندوستان ہمارا

واہ خوش نصیب بھارت بیدار بخت ہے
بلت سے آئے ہیں سب تاج و تخت تیرے

روپوش ہو چکے ہیں جو دن تھے سخت تیرے
خوش ہنسیوں میں بدلے ارماں کرخت تیرے

ہندوستان کے ہم ہیں ہندوستان ہمارا

ہو اتحاد دل میں پھر کچھ کمی نہیں ہے
بلت کی برکتوں سے دل میں غمی نہیں ہے

اب یہ ہوائے آگفت کچھ موسمی نہیں ہے
کہتا ہے کون ہم میں وہ نیکوئی نہیں ہے

ہندوستان کے ہم ہیں ہندوستان ہمارا

بھارت کے ہیں دلائے سب راہنما ہمارے
آنکھوں کے ہیں یہ تالے سب راہنما ہمارے

اپنے وطن کے پیارے سب راہنما ہمارے
دکھنیوں کے ہیں سب راہنما ہمارے
یہ راہنما ہمارے واقف ہیں کلفتوں سے
آشنا نہیں ہیں دور مصیبتوں سے !

دل آئینہ ہیں ان کے بھارت کی حالتوں سے
ہیں قلب جہات ان کے گرد و رتوں سے
یارب کرم سے تیرے بدلے ہیں دل ہمارے
قائم رہیں ابد تک بھارت کے چاند تار

ہیں جسم و جان پیارے ہندوستان کے پیارے
قربانیاں ہیں جن کی سوراخ کے لٹا لٹے
عاجز قہر کی دل سے ہر دم دُعا ہے
سرکارِ دو جہاں میں اب التجا یہی ہے

دارالشفاء کے در پر شوق شفا یہی ہے
جے ہند کی صدا میں نغمہ سرا یہی ہے

دش پر سنکٹ اور ہمارا کرتوبہ

ہمیں کے حملے کے پیش نظر آج ہمارے دشمن کو ایک بڑی مشکل کا سامنا ہوتا ہے اس وقت جو حالات ہیں کہنا مشکل ہے کہ یہ لڑائی کب تک جاری رہے اور اس کا انجام کیا ہو۔ کیونکہ اس لڑائی نے ابھی تک کوئی فیصلہ کن شکل اختیار نہیں کی۔ اور نہ ہی ابھی ایسا ہونے کی امید بھی جاسکتی ہے تو پھر سوال پیدا ہوگا کہ ہمارے دشمن کی ترقی کسی قدر پیچھے پڑ جائے گی اور ہمارے پلان بھی کسی قدر اوجھڑے رہ جائیں گے۔ اس کے ساتھ ہی یہ بھی ضروری ہے کہ دشمن میں کچھ خیزوں کی کمی بھی محسوس کیجائے تو ان تمام حالات کا سامنا کرنے کے لئے ہمیں تیار رہنا چاہیے۔ لیکن آج ہمارے دشمن کے نیتاؤں کے سامنے سوال یہ ہے کہ ہمیں جنگ کا سامان وغیرہ خریدنے کے لئے کافی دھن دکان ہے کیونکہ جب تک اسلحہ نہ ہوگا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ ہمیں شک نہیں کہ دوسرے ملکوں سے کافی اسلحہ آنا شروع ہو گیا ہے لیکن ہم کسی سے یہ اتنی سی شرط پر خریدنا نہیں چاہیے۔ بلکہ ہم اس کی قیمت دیں گے ہو سکتا ہے وہ ملک لینے سے انکار کر دیں لیکن اس وقت جو حالات ہیں اس کے لئے ہمیں کدی تیاری کی ضرورت ہے اسلحہ کے علاوہ ہماری فوجوں کو کھڑے رکھنے اور ان کی بھی ضرورت ہے ان حالات میں روپیہ اور سونا وغیرہ اکٹھا کر کے گورنمنٹ کو بھیجیں تاکہ ہمارے جوانوں کے حوصلے بلند ہو سکیں اور وہ اتنی جوشی

یدھ کی گھوشنا

(سمپاد کیلئے لکھ)

چینی درندوں نے منہ میں رام رام اور نعل میں پھری کے مصداق بھارت کے نیتاؤں کو دھوکا دیکر۔ اور ظاہر ہندو چینی بھائی بھائی کا نعرہ لگا کر پہلے بھرت کو ہڑپ لیا۔ پھر بہالیہ کی لمبی سرحد پر لاکھوں کی تعداد میں فوجیں جمع کر لیں اور پوری طاقت کے ساتھ لداخ اور نیفا *Neeffa* پر نہایت شدت سے دھاوا بول دیا۔ چینیوں کی نیت شروع سے ہی بدتمیزی اور وہ ہندوستان پر حملہ کرنے کے لئے تقریباً دس سال سے تیاری کر رہے تھے لیکن ہمارے لیڈر ایسا پر مودھما اور بیخ شیل کے آدرش پر کار بند رہے۔ اُن کو یہ گمان تک نہ تھا کہ چین اُن کے ساتھ اپنی بہت غذائی کرے گا۔ بہر حال ہماری قوم ہر قربانی دینے کے لئے تیار ہے اور اُن ہلاکو اور چنگیز کے نام لیوا وحشی درندوں کی زبردست فوج کا مقابلہ کرنے کے لئے کمر بستہ ہو گئی ہے۔ ہمارے رہنما ہندو بواہر لال جی نہیں دئے اب **جنگ کا بگل** بجا دیا ہے۔ اس لئے دیش۔ اپنی جاتی اور اپنے دھرم کی رکشا کے لئے ہر ایک شخص کو تن میں اور دھن سے اپنی گورنمنٹ کی ہر ممکن مدد کرنی چاہیے۔ نوجوانوں کو فوج میں بھرتی ہونا چاہیے۔ اور دھنوں کو دل کھول کر دھن دینا چاہیے۔ اور جن کے پاس سونا ہے انھیں گولڈ بانڈ خرید کر ۶ فیصدی سود اور دیگر رعایت حاصل کرنی چاہیے۔ آج دیش پر بے اٹھوئے اور بے ایمان دشمن نے جو حملہ کر دیا ہے اس کو پسپا کرنے کے لئے ہمیں ہر ممکن قربانی کرنی پڑے گی۔ اس میں شک نہیں کہ ہمارا بہت سا علاقہ چینیوں کے قبضہ میں چلا گیا ہے لیکن ہمارے نوجوان اپنی اس پوتر بھارت بھومی کے ایک ایک انچ کے لئے بہادرانہ لڑائی لڑ رہے ہیں۔ اور ہمارے ایک ایک سپاہی نے جب تک میں میں چینیوں کا صفایا نہیں کر لیا وہ سچے نہیں بٹا۔ ہمارے نوجوانوں کا حوصلہ اور دلیری دیکھ کر دشمن کو دہشت آتی لیکن دشوار گزار پہاڑیوں میں جہاں ہماری طرف سے بڑی بڑی توپیں اور ٹینک اور دیگر لڑائی کا ضروری سامان نہیں پہنچ سکتا تھا۔ وہاں اگر ہمیں چند بولکھ دیں بھی بڑی ہیں تو اس میں گھبرانے کی کوئی بات نہیں۔ ہم سچائی پر ہیں اور ہمارا آدرش بہت بلند ہے۔ ہم چینیوں کی ان اخلاق سوز کاروائیوں کا دلیری اور جوا نمرہ ہی سے جواب دیں گے اور ہمارا یقین واثق ہے کہ **آخر فتح ہماری ہوگی** اتنا سنا ہے کہ ہمیشہ سچائی کی فتح ہوتی رہی ہے۔۔۔۔۔ اور ہوتی رہے گی۔ ست یگ کے زمانہ میں دیوتاؤں نے اسروں پر فتح پائی۔ بھگوان رام نے راو کو فتح کیا۔ پانڈوؤں نے گوروؤں کو جیتا۔ گوروؤں کو بند سنگھ۔ شیواجی۔ ہمارا نہ پرتاپ۔ جو کہ دھرم کے اوتار تھے انہوں نے تکلیفات اٹھا کر آخر پندی کو جیتا۔ اور اپنا نام امر کر گئے۔ اسی طرح اب بھی ہم لوگ دھرم کے انویائی ہیں۔ ہماری کسی کے ساتھ دشمنی نہیں۔ ہم "جیو" اور "جیو" دو کے اصول کو پسند کرتے ہیں۔ ہمارے گوروؤں نے جنگ میں گھائل اور مرتے مرتے دشمنوں کو بھی پانی پلانے کی تلقین کی ہے ہم تمام سنا کر کو شکھی دیکھنا چاہتے ہیں۔ ہم لوگ ایشور کو ماننے والے ہیں اور اس کو نائے کاری سمجھتے ہیں اس لئے ہم دتوک سے کبھی نہیں کہ چینیوں نے رحمانہ حملہ کر کے اپنی موت کے وارنٹ حاصل کئے ہیں۔ ان کی ظاہری فتح اُن کی شکست کی پیش گوئی ہے۔ منظر نے اپنی طاقت کے زعم میں انگلینڈ فرانس۔ روس۔ سب کو لٹا کر۔ اور رہوں کا بہت سا علاقہ فتح کر کے آخر میں

تک جاپہنچا۔ لیکن وہاں پہنچ کر اُس کی فتح شکست میں تبدیل ہو گئی۔ ظالم کو اپنی طاقت کا ابھیان ہو گیا ہے اور مظلوم کو ایشور کا بھروسہ ہوتا ہے۔ ظالم ایشور کی غیبی طاقت سے نا آشنا ہوتا ہے لیکن وہی غیبی طاقت وقت پا کر اُس کا سروں کا کر دیتی ہے جیسے ہرنیہ کش اور راون کو آہنکار ہو گیا تھا کہ دنیا کی کوئی طاقت اُن کو زیر نہیں کر سکتی اور انھوں نے ظلم و ستم شروع کر دیا تھا لیکن وہ دونوں اسی غیبی طاقت (ایشور کی شکست) سے مارے گئے۔ وہی حال اب ہمیںوں کا ہونے والا ہے۔ اگر کچھ عرصہ کیلئے ہم فتح یاب نہ بھی ہوں تو کچھ مضائقہ نہیں چونکہ ہم بھی تو دھرم کرم کو تلا بخلی دیکھ اور عقلیت کی چادر اٹھ کر عیش و عشرت میں پڑ گئے تھے۔ اس لئے اُس کی سزا ہمیں مل رہی ہے۔ یہ جنگ وجدل قدرت کی طرف سے ہمیں جگانے کے لئے آتی ہیں۔ اور یہ مبارک ہیں۔ اب ہمارا آئندہ جیون دھرم پور وک ہوگا۔ ہمارا بارہو بل بڑھیکگا۔ دلش اور دھرم کے دشمنوں کا صفایا ہوگا اور یہاں رام راجیہ تھا پت ہوگا جس کی کہ ہماری کاندھی جی نے چیتا ونی دی تھی۔

ہمارے دھرم شاستر مچھار مچھار کہہ رہے ہیں کہ تم دھرم کی رکھشا کرو۔ ”دھرم ہمارا رکھشا کرے گا“ اور گورو صاحب نے بھی فرمایا ہے۔ ”پریشور توں بھلیاں ویاں پن سبھے روگ لیکن جیسے دیوتاؤں کو راجیہ ملا تھا اور وہ عیش پرست ہو گئے تھے۔ اسی طرح ہمیں سو راجیہ ملا اور ہم عیش پرست ہو کر دھرم کرم کو تلا بخلی دے بیٹھے۔ رشتہ خوری۔ غریبوں کی داد فریاد کو بہرے کاؤں سننا۔ عدالتوں میں جا کر جھوٹی گواہی دینا۔ ٹوٹ کھسٹ ڈاکہ زنی۔ دوسرے کے مال کو ہڑپ کرنا۔ زیادہ منافع خوری۔ کھانے پینے والی چیزوں میں ملاوٹ۔ شہوچ اور پوترتا کا خاتمہ۔ سندھیا کا سیرتی۔ جب تپا۔ اور ایشور ارادہ ہنا سے لاپرواہی۔ دھار مک گرہتوں کا نہ پڑھنا بلکہ فلمی اور خوش لڑچیکر کا شوق۔ ریڈیو پر فلمی گانوں میں لچھی اور دھار مک بھن بھن سے نفرت۔ اپنے اس ناشوان شری کو ہر شطائشٹ کرنے کے لئے انڈے اور انس کا استعمال۔ مچھلی مرغ اور بکرے اور دیگر حیوان کی ہتیا۔ بیل چھوڑاؤنٹ وغیرہ جانوروں پر ظلم۔ اُن کے نازک حصا پر چوٹوں کی بھرمار۔ اُن سے کام زیادہ لینا اور خوراک کم دینی اُن کے بیمار ہو جانے پر بھی رحم نہ کرنا۔ وغیرہ۔ سب عیب ہمارے اندر جاگزین ہو چکے تھے۔ اس لئے ہمیں قدرت نے جگا دیا ہے۔ اے بھارت نو اسیو! آپ کا جنم اس دھار مک دلش میں ہوا ہے۔ اس لئے اگر آپ قانون قدرت سے لاپرواہی کریں گے تو قدرت آپ کو دیگر مغربی دلشوں سے زیادہ سزا دیگی۔ جیسے قانون کو جاننے والا وکیل اگر کوئی جرم کرے تو وہ بہ نسبت دوسروں کے سزا کا زیادہ مستحق سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح اس دھار مک دلش میں جیسے مینہ کا پھل اُدھک ہے۔ اسی طرح پاپ کا پھل بھی اُدھک ہے۔ اس لئے ہمارے رشتوں کی بات کو مانو۔ اور دھرم کو اپناؤ۔ تاکہ قدرت آپ کی حمایت کرے اور آپ پر پھر بھی کوئی مصیبت نہ آوے جس دھرم مارگ پر ہمارے بزرگ چلنے آئے ہیں۔ ہمیں اسی مارگ کو اپنا نا چاہیے۔

دھرم سے بن اور بدھی۔ ملتی ہے۔ جس سے نش کا کلیان ہوتا ہے۔ اوم شرم۔

دھرم کی جے ہو۔ اودھرم کا ناش ہو۔

سب پرانیوں میں سد بھانا ہو۔

گورکھ ناٹھ نندہ

وشو کا کلیان ہو۔

کوئی لوگناختہ دل سبھاش نگر دہلی

بھارت مال اودھ

تیری شہرت کو پھیلائیں گے جابجا، تیری عظمت کا ڈنک بجا دیں گے ہم
 تخت ہو گا ہمالہ سے آدھیا، تیرے قدموں پہ دنیا جھکا دیں گے ہم
 تاج ذریعے سر پہ جو پہنائیں گے، اس کو شمس و قمر جو منے آئیں گے!
 تیری خاک مقدس کے ہر ذرے کو، جگمگا تا ستارا بنا دیں گے ہم!
 تیرے کھیتوں سے تل کرے جو، تیری آب و ہوا سے بنے جسم و جہاں!
 تیرے نظروں سے دیکھے گا جو بھی تجھے، سب کی نظروں سے اس کو گرا دیں گے ہم
 تجھ کو گھرانے کی کیا پڑی پیاری ماں، ہم جو جاگ اٹھتے ہیں دیش کے نوجواں!
 گر اترے پیسے کا قطرہ جہاں، وہاں ندیاں لہو کی بہا دیں گے ہم
 موت آئی مقابل تو ٹکرائیں گے! موت سے ہم بھل ہو گے لوٹ آئیں گے
 تیری ہستی نہ بھائے گی جس ہستی کو! اس کی ہستی سے ہستی مٹا دیں گے ہم
 کون کہتا ہے سبکس ہیں کمزور ہیں! ہم جواں مرد ہیں اور شہزاد ہیں!!
 تیرے سر کی قسم تیرے دشمن کا سر، تیرے قدموں میں لاکر سجا دیں گے ہم
 گولی کھا کے بھی گولی چلا سکتے ہیں، ہنس کے برہمنوں کے پھل ہم چا سکتے ہیں
 جس نے زخمی ہمالہ کا سینہ کیا، اس کا دل آج پھلنی بنا دیں گے ہم

دھرم پتھر اور نثری گورو گوبند سنگھ جی کا آدرش

(ان کے اپنے سر کی مکھ ڈاک)

(۱) دیویشوا بر مو اسے شمشہ کر من لے کہیوں نہ ٹروں

(۲) نہ ڈروں آد سے جب جائے پھروں۔ شمشہ کر اپنی جیت کروں

(۳) ہوں سیکھ ہوں۔ اپنے ہی من کو۔ یہ لالچ ہے گن تو آچروں!

(۴) جب آلوہ کی اودھ زندان بنے آت ہی رن میں تب جو جھ مروں

ارتھ۔! لے کلیان کا جھلنا بھی نیا دردان دیکھ کر میں تجھ کرم کرنے سے بھی صبر نہ ہٹوں۔ یعنی پران آت تک نیک کام کرتا رہوں (۲) دھرم

کی خاطر دشمن کے سامنے نہ بھوکے لڑوں۔ اور جیت کا ہمیشہ بھیت رکھوں دس میں اپنی صبر کا پیر ہو کر زندہ رہوں میرے من میں تیری جوشنا

گانے کی سونگ لا سائی ہے (۳) ہے جہاں لاجب میرے پرائوں سے تلے کا سے کے توین دھرم پتھر کو تا ہوا میدان جنگ میں آت پورہ دیکھ جانی دیکھ

گورو گوبند سنگھ جی کے کارہائے نمایاں !

(نسکی ہمیشہ بدی پر فتح پاتی ہے)

گورو تیغ بہادر کی شہادت کے بعد کچھ اہلس میں ایک نیا دور آیا۔ اب گورو گوبند سنگھ کی رہنمائی میں اورنگ زیب کی بوجی طاقت سے صحیح معنوں میں لوہا لیا جانے لگا۔ اس عہد کے طرزِ نظام میں ہزاروں برائیوں میں سب سے بڑی اور بنیادی برائی یہ تھی کہ اورنگ زیب بدترین قسم کا ڈکٹیٹر اور حد درجے کا متعصب شخص تھا۔ ہندو رعایا کو کسی قسم کا حق حاصل نہ تھا اور انہیں سرکاری ملازمت میں نہ لیا جاتا تھا۔ ہندوؤں پر جزیہ لگا ہوا تھا۔ ہندوؤں کو اس وقت نہ تو پالکیوں میں جانے کی اجازت تھی نہ ہمدرد عربی گھوڑوں کی سواری کر سکتے تھے۔ مندر رسالہ کئے جا رہے تھے۔ لاکھوں ہندوؤں کو اس وقت نہ تو پالکیوں میں جانے کی اجازت تھی اور ہندوؤں کو جبراً مسلمان بنایا جا رہا تھا۔ نتیجے کے طور پر ہندو قوم میں زبردست بے چینی پھیل گئی اور وہ اس بدترین ڈکٹیٹر شپ کو ختم کرنے کے بارے میں سنجیدگی سے سوچنے لگے اور پھر اس وقت کی حکومت بھی کوئی ایسی کٹھن حکومت نہ تھی۔ اورنگ زیب ہر ایک شخص پر شک کرتا تھا اور اس کی یہ شکی طبیعت جلد ہی یہ رنگ پکڑ چکی تھی کہ محض جنوں کے ہاتھوں مجبور ہو کر اس نے اپنے بیٹے کو ہی جیل میں بند کر دیا تھا۔

جب کوئی بھی حکومت اس غیر یقینی کا شکار ہو جائے کہ ہر شخص دوسرے پر شک کرتا ہو تو صاف ظاہر ہے کہ اس کا زیادہ دیر تک قائم رہنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اورنگ زیب کا عہد آنے تک مغل سلطنت کا سورج اپنے نقطہ سروج پر پہنچ کر اب ڈھلنے کی منزلوں پر آگیا تھا۔ نہ صرف ہندو بلکہ کئی مسلم سردار بھی بغاوت پر آمادہ رہتے تھے اور انہیں بڑے دشمنی تھی تاہم میں کیا جا رہا تھا۔ لیکن یہ بھی اس بات کی علامت تھی کہ اب مغل سلطنت کی بنیادیں ہل رہی تھیں۔

گورو گوبند سنگھ کے حق میں ایک بات اور بھی فائدہ مند ثابت ہوئی وہ یہ کہ اس وقت اورنگ زیب دکن کی آزادی میں کو زیر کرنے میں اٹھ رہا تھا۔ اور اُدھر مرہٹوں کی ابھرتی ہوئی طاقت کو دبانے کی کوشش میں تھا۔ پھر اسے اپنے کسی جنرل پر اعتبار نہ تھا۔ اور اس قدر بظن ہو چکا تھا کہ اسے پورا پورا یقین ہو چلا تھا کہ اگر وہ ذاتی طور پر خود نگرانی نہ کرے تو کوئی کام طے نہیں پاسکتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بعض اوقات وہ کئی کئی برسوں تک راجدھانی سے باہر ہا کر رہا تھا اور اس لحاظ سے پنجاب کو ایک طرح سے اپنی کسی بھی سرگرمی کو کامیاب بنانے کا پورا پورا موقع مل گیا۔

۱۶۷۵ء میں جب مغل گورنمنٹ نے دہلی میں گورو تیغ بہادر کو موت کے گھاٹ اتار دیا تو پنجاب کو بچانے کی تمام تر ذمہ داری گورو گوبند سنگھ کے کندھوں پر آ پڑی۔ گورو گوبند سنگھ اس وقت بھنگ سنگھ کی بیوی کے قتل کا بدلہ لینے کا سوال ہی ان کے لئے اس وقت تک پیدا نہ ہوتا تھا۔ شہید گورو تیغ بہادر دہلی روانہ ہونے سے پہلے بالک گوبند کو گورو گدی پر بٹھا گئے تھے اور چاہے اس وقت گورو تیغ بہادر کی موت کا بدلہ لینے کا لوگوں کے دلوں میں لاکھ جلد بڑی تاہم پندرہ برس کے بالک گوبند کے لئے دنیا کی سب سے بڑی سلطنت کے خلاف اعلان جنگ کر دینا سیاسی اور تاریخی نقطہ نگاہ سے خود کشی ہی کے مترادف تھا۔ اس میں کوئی شک کی بات نہیں کہ بالک گوبند کے باپ اور دادا نے قریب قریب سات ہزار جوانوں پر مشتمل ایک فوج جمع

کر لی تھی لیکن یہ فوج منظم اور باقاعدہ نہ تھی۔ اور حالانکہ اس فوج نے تین بار شاہی فوجوں کو شکست دی تھی لیکن اب یہی کامیابیاں گوبند سنگھ کی راہ میں رکاوٹ ثابت ہو رہی تھیں کیونکہ جو محل حکومت اس وقت اچانک تین بار شکست کھا چکی تھی اب پوری طرح تیار اور چوکس تھی نرم مزاج شاہجہاں کی جگہ اب سنگدل اور ننگ زیب نے تخت سنبھال لیا تھا۔ سکھوں کی یہ باقاعدہ فوج زیادہ تر رضا کاروں اور باغیوں پر مشتمل تھی اور گورو گوبند سنگھ سے پہلے جو صلح اور معاہدہ کی پالیسی اپنائی گئی تھی اس سے سکھ فوج کا رہا سہا جنگی جذبہ بھی ختم ہو گیا تھا۔

ظاہر ہے کہ ہر ایک کام نئے سرے سے شروع کیا جانا تھا۔ بالک گوبند کا حال ایک عجب بے بسی کا تھا اور ننگ زیب کی تانا شاہی کی بنا پر تمام پنجاب میں دہشت کا دور دورہ تھا ایسے عالم میں یوں نظر آتا تھا کہ اگر بالک گوبند میدان میں آکر قیام بھی کرنے کا ارادہ کرے تو اس کا انجام قطعی طور پر موت ہوگا۔ اس وقت ایک بہاؤی علاقے ہی ایسے بچ گئے تھے جہاں محل طاقت کی زیادہ دخلی تھی اس کی سب سے بڑی وجہ یہ تھی کہ محل فوج دشوار ترین بہاؤی راستوں کے پرج ختم سے فطری ناواقف تھی۔ لہذا یہ علاقے ایک طرح سے قدرت کی طرف سے بنائے ہوئے تحفظی قلعوں کا کام دے رہے تھے۔

گورو گوبند سنگھ نے یہی مناسب سمجھا کہ اب فی الحال اپنی قدرتی قلعوں میں بسیرا کیا جائے اور مناسب وقت آنے پر نہ صرف اپنے والد کی موت کا انتقام لیا جائے بلکہ کچلے ہوئے عوام کا بھی کلیان کیا جائے۔ بھارت ویش کی ان تمام عظیم ہیتوں نے جنگلات اور پہاڑوں ہی کی شرن لبے جہنوں نے تاریخ میں اپنا نام امر بنا دیا ہے ان عظیم ہیتوں نے پہاڑوں میں برسوں تک گھورتپسیا کی ہے خود آہنی کی منزل کو پائے کے لئے کھن ریاض کیا ہے اور اس طرح اپنے آپ کو جیت کر ساری دنیا کو جیتا ہے۔

بہالیہ کے پہاڑوں کے سکون میں بالک گوبند نے سب سے پہلے اپنے سدھار کا کام شروع کیا۔ بالک گوبند نے پڑھ اور بننا سے عظیم ہندوؤں کو بگایا۔ اور پنجاب سے فارسی کے عظیم لسانیوں کو بلایا۔ اور ان سے علم حاصل کرنا شروع کیا۔ تاریخ اس بات کی شاہد ہے کہ بالک گوبند کو ۲۵ سکالروں ہندوؤں، عالموں اور شاعروں نے عظیم دی شاعر کا فن بالک گوبند کو روئے میں ملا تھا۔ اب اس نے تمام تر سنسکرت ادب کھنگال دیا۔ اور اپنے اظہار کے لئے ہندی شاعری کا سٹائل اپنایا۔

بالک گوبند نے ہماچلیت اور پیران ذہن نشین کر لئے تھے پڑاؤں نے بالک گوبند کو از حد متاثر کیا تھا۔ خاص کر گجراتوں کی اس تعلیم نے بالک گوبند کے دل و دماغ کو بہت زیادہ متاثر کیا تھا کہ نبی ہمیشہ بدی پر فتح پاتی ہے۔ اس نے بالک گوبند کو نکال کے راؤن پر ہمارے رام کی فتح بھگوان کرشن کے ہاتھوں کنس کا انت۔ درگاما کے ہاتھوں راکھش ہتھاسر کا بد، کی مثالیں بہت سبق آموز تھیں۔ ان کہانیوں نے بالک گوبند کے دل و دماغ میں یہ بات اچھی طرح بٹھا دی تھی کہ اب وہ وقت آگیا ہے جب بھگوان کرشن کو اپنے وعدے کے مطابق پاپیوں کا ناس کر لئے گئے لئے آنا ہوگا۔

اس طرح گورو گوبند سنگھ نے میں برسوں تک بہالیہ کے دامن میں گھورتپسیا کی۔ اور بالآخر وہ میدان عمل میں کود پڑے لیکن اس وقت پنجاب کی حالت ایسی تھی کہ محل سلطنت سے ٹکر لینے کے لئے ہندوؤں کی کوئی منظم طاقت موجود نہ تھی لہذا گورو گوبند سنگھ کو شیواجی جہاراج کی طرح بزرگ مشیر سب کام کرنا تھا۔

انگ پال کے زوال کے بعد پنجاب میں کوئی طاقتور رہنما نہ پیدا ہوا تھا حالانکہ کچھ زمیندار ابھی کچے کچے تھے۔ اور وہ اپنے آپ کو راجہ بھی کہلاتے تھے۔ تاہم ان کی طاقت کوئی خاص قابل ذکر نہ تھی۔ لہذا گورو گوبند سنگھ

کو پہلا کام یہ کرنا تھا کہ پہاڑی ریاستوں کے چھوٹے چھوٹے راجاؤں کو متحد کرنا اور انہیں مغل سلطنت سے طعنے لگنے پر آمادہ کرنا۔ اس مقصد کے پیش نظر گورونے ستلج اور جہنا کے درمیانی پہاڑی علاقوں میں تین اہم مقامات پر قلعے تعمیر کرائے۔ ان میں ایک قلعہ تو ناہن کے قریب بنوایا دوسرا آند پور میں۔ اور تیسرا قلعہ روپڑ کے قریب چکور صاحب میں بنوایا۔

برطانوی شکل سے آخر گورو گوہند سنگھ نے پہاڑی راجاؤں کو رام کیا۔ اور آخر جب وہ ان کے جھنڈے تلے جمع ہو گئے۔ تو ان سب نے فیصلہ کیا کہ وہ اورنگ زیب کو مزید سالانہ خراج ادا نہیں کریں گے۔ اس وقت اہلکاشی دکن کی ہم میں مصروف تھا۔ لہذا اُنکی برسوں تک ان راجاؤں کے خلاف کوئی کارروائی نہ ہو سکی۔ لیکن جیسے ہی اورنگ زیب واپس آیا تو اس نے ان راجاؤں کے خلاف مہیاں خان کی رہنمائی میں ایک زبردست فوجی مہم روانہ کی۔ مذکورہ کے مقام پر ایک خونریز جنگ ہوئی اور شاہی فوجوں کو شکست فاش اٹھانا پڑی۔ اس شکست سے گورو کے گورنر دلاور خان کی رگ حمیت بھر پور اٹھی اور اس نے اپنی پوری طاقت سے ان راجاؤں پر دھماوا بول دیا۔ اور ادھر اس نے اپنے بیٹے رستم خاں کو ایک زبردست فوجی کمک کے ساتھ گورو گوہند سنگھ کے خلاف روانہ کیا۔ رستم خاں نے آند پور پہنچ کر خیمہ ڈال دیے اور ایک رات جب وہ خیمے کے باہر سو رہا تھا تو اتنی بھیاں لگ بارش ہوئی کہ ایک پہاڑی نالے میں طغیانی آگئی اور اس کے خروج کا کافی حصہ اس طغیانی میں بہہ گیا اس سے رستم خاں کی فوج میں آخر تقریری پھیل گئی اور رستم خاں کو ناکام واپس لوٹنا پڑا۔ آج تک اس پہاڑی نالے کو حامی کا کہا جاتا ہے۔ گورو گوہند سنگھ جی نے اصول کے لئے تلوار اٹھائی تھی اور جو لوگ اصول کے لئے لڑتے ہیں وہ اپنی جہاد کے انجام کی پرواہ نہیں کرتے۔

اگر گورو گوہند سنگھ جی مغل فوج کے سامنے ہتھیار ڈال دیتے تو اس کا مطلب ہوتا اصول پر ظلم کی فتح۔ لہذا گورو گوہند سنگھ نے اصول کا پرچم بلند رکھنے کے لئے مغل فوج سے طعنے لینا قبول کیا تھا۔

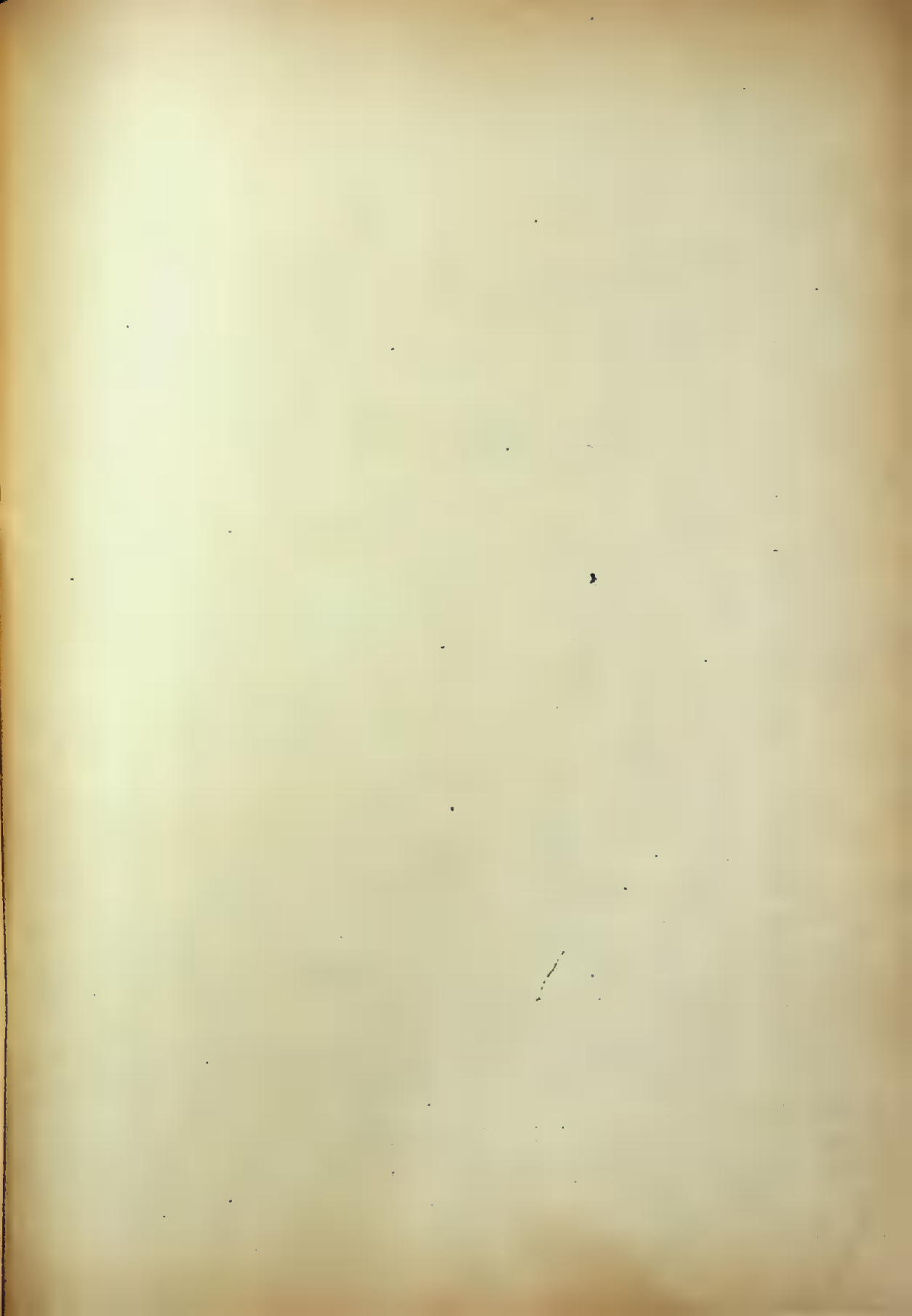
گورو گوہند سنگھ! شری نوال چنڈی

دیکھی نہ گئی تجھ سے غلاموں کی تباہی!۔ اے سنت سیاہی
تاریخ وطن کی یہی دیتی ہے گو اہی!۔ اے سنت سیاہی
بے جان سی چڑیلوں سے عقابوں کو ہرایا۔ کیا سحر کھایا
دشمن نے بھی تیری یہ کرامات سراہی!۔ اے سنت سیاہی
کی تو نے عطا قوم کو وہ ہمت مرداں۔ شکل ہوئی آسا
منزل پہ پہنچ ہی گئے جیسے ہوئے راہی!۔ اے سنت سیاہی
غیروں سے بھی کی تو نے بہر حال مروت۔ اے سحر گفت
یہی تیری فطرت میں نہ تھی تنگ نگاہی!۔ اے سنت سیاہی

تفریق من و تو سے الگ تھا تیرا دربار۔ کیا فوج بھی سرکار
بیکساں تھی نگاہوں میں تقریری ہو کر شاہی!۔ اے سنت سیاہی
تیرا دل روشن تھا وہ عرفان کا مینار۔ ایمان کا مینار
دنیا سے مٹا دے جو گناہوں کی سیاہی!۔ اے سنت سیاہی
کر دیتی ہے سرشار تری پریم کھانی!۔ ستی کی ہے باقی
ہر شے ہے اک میکہ عشق الہی!۔ اے سنت سیاہی
گنہگارے بسیم اب تیرے اوٹھا کھال تنگ۔ قاصر ہے زبان تنگ
خود تو نے بھی دنیا سے بھی داد نہ چاہی!۔ اے سنت سیاہی



SHRI GURU GOBIND SINGH



شری کاشی رام چاولہ لدھیانہ

اس سنگت کا دل میں رافض

اے صوبہ حب قومی اس خواب سے جگانے
مردہ طبیعتوں کی افسردگی میں ڈال دے
بھولا ہوا انسانہ کانوں کو بھر سنا دے
اٹھٹھے دھیس شرارے اس خاک سڑکھا دے

چین نے دوستی کا دم بھر کر پختہ پختہ کے معاہدے کر کے ہمارے ساتھ دغا کیا۔ مہتر گھات کیا۔ حد بندی کے جھگڑے کو بات چیت سے لچھائے گا چکر دیکر نہیں بے خبر کھا کھلے آدمی کو سب بھلے دکھائی دیتے ہیں۔ ہمارے دل میں کوئی کھوٹ نہیں تھا۔ چین کے ساتھ ہمارے ریلنے تعلقات تھے نہیں خواب و خیال تک نہ تھا کہ چین ایسے حالات میں اس قدر زور اور سفاکانہ حملہ ہم پر کر دے گا۔ ہمیں بات چیت سے حدود کی کھینچ لی جانے کے بھانسنے دیتا رہا اور خود جنگ عظیم کی تیاری میں لگا رہا۔ ہم تو ساری دنیا کو امن چین سے خود چھو اور دوسروں کو جیسے دو کے اصول پر رہ کر اپنے اپنے ملک اقتصادی اور صنعتی ترقی کرنے کے مشورے دے رہے تھے امید ہم نے ساری اپنی تو چھپی اپنے ملک سے بھوک۔ بیماری۔ قحط سالی۔ خشک سالی اور غریبی کو دور کرنے میں لگائی ہوئی تھی۔ پھر ہم نے کسی کا برا نہیں کیا تھا سب کے ساتھ بھلائی کرنے کی کوشش کی تھی کسی کے ملک کا ایک انجمنک زمین لینے کا خیال بھی نہ کیا تھا ہمیں یہی یقین تھا کہ جب ہم نہ کسی کا کچھ ہتھیانا چاہتے ہیں نہ کسی سے ہیں دشمنی یا نفرت ہے نہ ہم کسی کی بڑائی کرنے کے درپے ہیں تو ہمیں بالکل بے فکری سے اپنے ملک کی بہبود اور خوشحالی کے کاموں میں مصروف رہنا چاہیے ہیں وہم و گمان بھی نہیں تھا کہ بھائی بھائی کی رٹ لگانے والے اور کر بھلا ہو بھلا کے اصول کے ماننے والے دونوں ملکوں کے آباد اجداد کے لئے ایسا موقع بھی آئے گا کہ وہ ایک دوسرے کے گلے کاٹنے شروع کر دیں گے اور شمشیر کے زور سے ملک گیری کی دیوس میں پر طر بھائی بھائی کا ناٹہ بتلانے ایک ملک دوسرے ملک پر اس طرح کا سفاکانہ اور غاصبانہ حملہ بالکل بے خبری میں کر دے گا پتہ کہا ہے کہ سانپ کو حملہ کرنا ہوتا ہے تو وہ پہلے پھنکار لگا کر خبردار کرتا ہے شیر بھی غرا کر چیتاؤنی دیتا ہے۔ ماں کتا ایک ایسا جانور ہے جو خاموشی سے انسان کی لٹانگوں پر بیک پڑتا ہے۔ یا وہ کہتے کی نوکا ان ان سے ہوا اس طرح بے خبری سے دوسرے پر ٹوٹ پڑتا ہے۔

ہمیں کچھ اندیشہ تھا تو پاکستان سے تھا کیونکہ وہ علی الاعلان ہم کو دشمن نمبر ایک کہتا تھا ہمارے ساتھ جنگ نہ کرنے کا وعدہ کرنے کو بھی تیار نہ تھا۔ سرحد پر فوجوں کا اجتماع کرتا رہتا تھا غیر ملکوں سے فوجی سامان کی بے اندازہ امداد لیتا رہتا تھا اور پاکستان کے لیڈر اور ان کا پریس جنگ کی دھمکیاں بھی دیتے رہتے تھے لیکن چین کی طرف سے تو اس قسم کی بے حیائی بے شرمی اور کمینہ حرکت کا خیال تک بھی ہمارے دماغ میں نہ آیا تھا۔

مگر خیر اب ان باتوں کے کہنے سے تو کوئی خاص لا بھ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ ہی ان باتوں کے کہنے سے کچھ فائدہ ہو سکتا ہے کہ ہماری سرکار بہت غافل رہی اس لئے کوئی تیاری نہیں کی۔ سابق وزیر دفاع نیک بینت نہیں تھا اس نے بجٹ میں روپیہ لکھے جانے پر بھی سامان جنگ نہیں بنایا شناسنی شناسنی کا پاٹھ پڑھتے رہے۔ ان کا محکمہ سرانوسانی کمزور تھا کچھ حد تک تو میں نے ان باتوں کا جواب اوپر دے دیا ہے اور یہی بات ہمارے وزیر اعظم شری ہر وجی اور پردھان ڈاکٹر رادھا کرشن جی کہہ

چکے ہیں کہ ہم دھوکے آگے لیکن اگر یہ بات بغرض حال تسلیم بھی کر لی جائے کہ گورنمنٹ نے غفلت اور لاپرواہی سے کام لیا ہے تو بھی ان باتوں کو دہرائے سے اور الزام تراشی سے تو یہ باطل نہیں سکتی ایک کتے نے اچانک حملہ کر دیا ہے اور ہمیں زخمی کر ڈالا ہے ہمیں تو اب یہ سوچنا ہے کہ جس علاقہ پر اس نے ناجائز قبضہ کر لیا ہے وہ اس سے کس طرح سے واپس لیا جائے اور پھر اپنے ملک کو کس طرح سے ایسا مضبوط بنایا جائے کہ پھر کسی کو ادھر آنکھ اٹھا کر دیکھنے کا حوصلہ نہ ہو۔ صلح صفائی کرانے کے لئے کئی دوست مالک کرشن کر دیے ہیں ممکن ہے کچھ عارضی طور پر جنگ بندی کا بھی وہ انتظام کر دیں یا کچھ غصہ شدہ علاقہ بھی چھوڑ دیں تاہم یہ سمجھ لینا چاہیے کہ کتنا اپنی خصلت اور خو نہیں چھوڑ سکتا اس لئے اب ہمیں غافل کسی صورت میں بھی نہ رہنا چاہیے۔

ہمارا ملک امن پسند ہے۔ ہماری سرکاری امن پسندی کی ہے۔ ہمارا گاندھی نے امن کو قائم رکھتے ہوئے اور امن پسندی کی نیت پر عمل کرتے ہوئے ہی صدیوں سے غلامی کی زنجیروں میں جکڑے ہوئے بھارت کو آزاد کر لیا۔ لیکن ہمارا گاندھی کا اپنا فرمان تھا کہ امن پسندی اور امن کے اصول پر بذل اور کمزوری کا غافل ہونا تو قدرتی بات ہے لیکن ایسا آدمی ان اصولوں پر عمل کر کے بھی محفوظ نہیں رہ سکتا۔ یہ نیت اسی صورت میں مفید اور کامیاب ہو سکتی ہے کہ جب انسان طاقتور ہو اور دلیروں اور اپنی حفاظت کرنے کے قابل ہو ظلم کا مقابلہ اور سامنا کر سکا ہو۔ اسی انسان کو یہ نیت شویبھا بھی دیتی ہے اس کی شان کو بھی بڑھا دیتی ہے اور اس کے لئے یہ بھی چاہیے ہو سکتی ہے۔ ہمارا بھارت کا اتنا ہی ہم کو یہ بات سکھاتا ہے۔ شری کرشن کو اپنی طاقت پر پورا بھروسہ تھا پھر بھی وہ صلح کیلئے بھائیوں، بھائیوں کا جھگڑا نہٹانا چاہتے تھے۔ وہ خود بھی دوست بن کر گئے لیکن جب دریو دھن نے کہا کہ وہ شری کرشن کے ناکے کے برابر بھی زمین دینے کو تیار نہیں تب شری کرشن جی نے کہا کہ اب ساری زمین چھڑاٹی جائیگی۔ حقدار کو اس کا حق ضرور ملے گا چنانچہ بے شک اور بے اندازہ مالی اور جانی نقصان ہوا لیکن ظلم اور بدینتی کو پر دست نہیں کیا گیا اور انجام کا ظلم کی جڑ کو اکھاڑ دیا گیا۔ بالکل نہیں بھی ویسا ہی کرنا ہوگا اب غور کرے والی یہ بات ہے کہ یہ ہو کیسے۔

ایسے حالات کا مقابلہ کرنے کے لئے جہاں فوج کی اور ہتھیاروں کی ضرورت ہوتی ہے وہاں لوگوں کی ایک جہتی اور فرض شناسی بھی اتنی ہی لازمی ہوتی ہے جہاں تک فوج اور ہتھیاروں کا تعلق ہے ہماری سرکار اس کے متعلق اپنی پوری کوشش کر رہی ہے۔ پارلیمنٹ کے لوگ سرکار کو اس کے متعلق ضروری سنجھاؤ اور مشورے دے رہے ہیں ہم نے تو ملک کے اندرونی حالات کو درست دیکھا ہے۔ چین کو حکمرانوں نے وقت اغفل بھی خیال تھا کہ چونکہ بھارتی لوگ اپنی پھوپھ کے لئے تو مشہور ہیں ہی۔ اب بھی دل بندیا اور کئی قسم کے زبان اور صوبائی جھگڑے چل رہے ہیں ادھر حملہ ہوگا ادھر لوگ بگڑا اٹھیں گے۔ اندرونی کھلبلی ہو جانے پر اسے جنگ کی منقریس مارتے دیر نہ لے گی۔ لیکن چین حیران رہ گیا کہ آن کی آن میں بھارتی لوگوں نے اپنے سب تفرقات ختم کر دیے۔ سب جھگڑے بند کر دیے اور ایک جہان ہو کر غاصب کے حملہ کو ناکام بنانے کے لئے ہر ایک قربانی کرنے کے لئے تیار ہو گئے چین کی لڑائی بند کرنے کی بہت سی وجوہات خیال کی گئی ہیں لیکن ایک یہ بھی ضرور ہے کہ ملک کی اندرونی یکجہتی کو دیکھ کر اس کے ناپاک ارادوں پر پانی پھر گیا۔ اب ملک کی ضرورت یہ ہے کہ۔

۱۔ جو یک جہتی بنی ہے وہ قائم رہے۔ تفرقہ ڈالنے والی کوئی بات نہ اٹھنے دی جائے۔
۲۔ جو فرد یا جو فرقہ تفرقہ اندازی کی کسی بھی طرح اور کسی بھی شکل میں کوشش کرے اسے اول پیار سے اور پھر برادرانہ زور سے باز رکھا جائے۔

۳۔ ہر ایک شخص یہ ہتھیار کرے کہ میں پوری نیک نیتی سے اپنا فرض نبھاؤں گا اور ادائیگی فرض میں کوئی کوتاہی نہیں کروں گا۔

۴۔ ہر ایک شخص اپنے دل میں صدقہ دلی سے یہ وشواس رکھے کہ جمیت ہماری ہوگی اور اس پاک رشتی بھولی پر

کوئی غلیظ پیر نہیں رکھ سکیگا۔

- ۵۔ ہر ایک شخص ملک کے فائدہ کو اپنی ذاتی غرض پر ترجیح دے۔ خود غرضی کو نزدیک نہ کہے دے۔
- ۶۔ جس قدر بھی زیادہ سے زیادہ روپیہ اور سونا سے روٹی چائے کی جائے۔
- ۷۔ ناجائز منافع خوری اور چور یا زاری نہ کرنے کا عہد لیا جائے۔ اور ایسا کرنے والوں کو دشمن ملک سمجھا جائے۔
- ۸۔ غلط افواہیں بالکل نہ پھیلائی جائیں۔ اگر کوئی افواہ سنی جائے تو اس کی تردید کی جائے۔
- ۹۔ نیکیوں کے دینے میں نہ چوری کی جائے نہ دیر۔ جس جس کی طرف جو بقایا ٹپکس ہے وہ فوراً ادا کیا جائے۔
- ۱۰۔ سرکاری ملازمان رشوت خوری سے پرہیز کریں۔ لوگوں کی خدمت کرنا اپنا فرض سمجھیں۔
- ۱۱۔ قیمتوں میں جہاں سرکار اضافہ نہ ہونے دے وہاں لوگ خود بھی اس بارہ میں محتاط رہیں۔
- ۱۲۔ شرارت پسند عنصر کا خیال رکھا جائے۔ غداروں کی اطلاع مقامی حاکمان کو دی جائے۔
- ۱۳۔ باہمی میل ملاپ اور رفاقت قائم رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی جائے۔
- ۱۴۔ سرکار کو طعنہ زدگی یا ان کے سابقہ رویہ کے متعلق نقطہ چینی سے گریز کیا جائے۔
- ۱۵۔ کوئی ٹھوس تجاویز دشمن کو پسپا کرنے اور ملک کو اوپر اٹھانے کی ایسی سوچیں تو وہ ضرور گرفت کو پہنچائی جائیں۔
- ۱۶۔ جو نوجوان فوج کے جس بھی حصہ میں خدمت کرنے کے قابل ہوں اس میں بھرتی ہو جائیں۔ والدین اور باقی رشتہ دار ان کو ہر طرح کا حوصلہ دیں۔
- ۱۷۔ جو جوان فوج میں گئے ہوئے ہیں ان کے پرپوراؤں کا ہر طرح سے خیال رکھا جائے انھیں کسی قسم کی تکلیف نہ ہونے دی جائے۔ بے شک سرکار بھی اس کے متعلق مناسب انتظامات کر رہی ہے لیکن ہم لوگوں کا فرض اس سے بھی زیادہ ہے اور ان کی حقیقی خدمت ہم لوگ ہی کر سکتے ہیں۔
- ۱۸۔ شادیوں اور دیگر رسوم میں فضول خرچی نہ کی جائے۔
- ۱۹۔ افسر بگٹی باریٹی اور ڈنر وغیرہ لینے سے انکار کریں اور وہی روپیہ امدادی فنڈ میں دے دیا جائے۔
- ۲۰۔ جہاں بھی کچھ لوگ مل کر بٹھیں یہی سوچیں کہ ہم اپنی آزادی کو کس طرح سے برقرار رکھ سکتے ہیں۔
- ۲۱۔ سرکار کی غیر ملکی نیکی پر بلاسوچے سمجھے کوئی لفظ چینی نہ کی جائے۔
- ۲۲۔ اخبارات اور رسائل لوگوں میں بوش اور حوصلہ بھرنے والے مضامین چھاپیں بھنٹ لوگ بھی ایسی کتابیں لکھیں اور شاخ لوگ ایسی نظمیں تیار کریں جو عوام میں بہت اور دلیری بڑھانے والی ہوں۔
- ۲۳۔ تمام گھریلو اخراجات میں بھی کفایت سے کام لیا جائے اور جو کچھ بچا جاسکے وہ امدادی فنڈ میں دیا جائے۔
- ۲۴۔ ہر مرد وزن جہاں خود اپنے ملک کی فتح کا یقین رکھے وہاں دوسروں کو بھی دلائے اور اپنی پوجا۔ نازیبا رکھنا میں بھگوان سے بھی سچائی کی فتح اور باطل کی شکست کی دعا پوری صدقلی اور عقیدت سے کی جائے۔ میں خود جیوتنشی تو نہیں لیکن مجھے اپنے ملک کی فتح کے متعلق ایک فی صدی بھی شک نہیں۔ اس دعا فریب اور مترکبات کی وجہ سے چین کا منہ کالا ہوگا وہ لازمی طور پر ہمارے دیکھتے دیکھتے ذلیل و خوار ہوگا۔ آخر میں پھر یہی عرض کرتا ہوں کہ پریشور اسی کی مدد کرتے ہیں جو خود اپنی مدد کرتے ہیں۔ نکما آدمی ہو یا قوم اس کی بربادی ایک لازمی امر ہے۔ اسی لئے کہتا ہوں بھگوان اور خبردار رہتے ہوئے آگے قدم بڑھاتے جاؤ۔ بھگوان ہمارے ساتھ ہیں۔

از قلم۔ لوکنا تھہ دل سہاش نگر دہلی۔

ہندی جوان سے !

ایک مدت سے ہمارا پاساں ! اس کے دم سے ہی ہے قائم عظمت ہندوستان
اس کے سینے پر بھی دشمن نے چلائیں گولیاں ! اب تو جاگ اے خواب میں سوئے ہوئے ہندی جوان

تیرے شانوں پہ ہے سراور میں ہے عظمت ہند
تیرے سینے میں ہے دل اور دل میں ہے غیرت ہند
بکلیوں کی چھاؤں میں بھی مسکرا سکتا ہے تو
موت کی دیوی سے بھی پنجہ لڑا سکتا ہے تو
تیرے شاخروں کے ساز پر بھی گیت گا سکتا ہے تو
دشمنوں کی چھاؤنی پہ جا کے چھا سکتا ہے تو

ٹوٹ سکتا ہے لچک لیکن تو کھاسکتا نہیں
سُر کٹا سکتا ہے تو آسروں کو جھکا سکتا نہیں
یاد کرو وہ عہد ماضی کی سنہری داستان
سریہ تیرے خود سجتا ہاتھ میں تیغ و سناں
یاد کرو وہ آگ کے طوفان اور وہ بجلیاں
قویب دیتا تھا بدن پہ ذرہ بکتر صفو فشاں

نشہ آجاتا تھا اکثر کھانڈ ماری میں تجھے
دوبد آجاتا تھا اکثر کوتاہ ماری میں تجھے
گوخ اٹھتے تھے تیرے نعروں سے سالوں پہاں
گرتیرا پس کے رکھ دیتا تھا کوہ گراں
تیرے پاؤں کے دھماکوں سے لرزتا تھا پہاں
رعد کی مانند کڑکٹی تھی تیری بانگی کہاں

تیری تیگوں کی زباں میں آگ تھی شعلہ فشاں
تیرے بھالوں کے دھن میں موت تھی خود کھلاں
یاد کرو وہ دھن اور وہ بان راجہ رام کا
یاد کرو چلنا سدرشن چکر سندرشیاں کا
یاد کرو وہ کوئی تھی سسی تیغ کی جھنکار کو
یاد کرو کور و کیشتر کی صبح کارنگ اور شام کا

یاد کرو وہ بھر آگ برساتے ہوئے شوفار کو
یاد کرو وہ دبدبہ آرجن کے بھے پیر کا !!
یاد کرو وہ گرج رچلتا بھیم سے من ویر کا
یاد کرو چلنا نکل مسہد یو سی شمشیر کا
یاد کرو وہ جوش ثقتی کے قابلیہ شیر کا
یاد کرو بھیم کی درونا چاریہ کی تلوار کو

یاد کرو اچھینو کے یو دھاکن کے تھلا کو
یاد کرو بھیم کی درونا چاریہ کی تلوار کو

یاد کر پرتاپ کے بھالے کی تنگی دھار کو یاد کر پھر ستو آجی کی تیغ جو ہر دار کو
 یاد کر چو پان کے پھر تیز آتش بار کو یاد کر گوشت سنگھ کی خونخشاں تلوار کو
 یاد کر بندے کا کھنڈا سا لگا وہ سنگم کا
 یاد کر وہ دبدبہ اور رعب انکے نام کا
 چومتے تھے جو کبھی ہنس ہنس کے شمشیروں کا منہ دیکھتے تھے صبح سے جو شام تک تیروں کے منہ
 جلوہ بار ہوتے تھے بجلی کی طرح ویرں کے منہ پھر دیتے تھے جو خود ہمت سے تقدیروں کے منہ
 انکی تو اولاد ہے اب آج گردن تان کر
 زندہ رہنے کیلئے پیدا ہے یہاں کر
 بجلیوں کی آب پنیاں تھی تری شمشیر میں موت کی دیوی تھی جلوہ بار تیرے تیر میں
 معجزے پنیاں تھے حق صورت تدبیر میں کیا شجاعت تھی پلائی ماں نے تجھ کو شمشیر میں
 موت بن کر صفوں پہ سایہ فگن ہو یا بہا!
 گرمی برق تیاں پہ خندہ زن ہو یا بہا!
 کھیلتا تھا شاد ہو کر سرخ انگاروں میں تو! کھیلتا تھا دشمنوں کے خون کی دھاووں میں تو
 جیت پاتا تھا چمکتی تیز تلواروں میں تو! جیت پاتا تھا برستے تیز سوناروں میں تو
 آج بھی تو جھوم ایدل آلوں کی جھاو میں
 تو میں گے لاکھوں سر مغرور تیرے پاؤں میں!
 ہند کی آغوش میں ہی ہوش آیا ہے تجھے!! ہند کے پیڑوں نے ہی جھولا جھلایا ہے تجھے
 ہند کی ہر شام نے آکر سٹلایا ہے تجھے!! ہند کی ہر صبح نے گاکر جگایا ہے تجھے
 ہند کے بھٹوں نے خوشبوئیں بسایا ہے تجھے
 سر زمین ہند نے اس بنا یا ہے تجھے
 مادہ ہندی کا دامن چاک اب ہونے نہ دے غیر کے قدموں سے یہ ناپاک اب ہونے نہ دے
 چشم مادر اے جواں! غناک اب ہونے نہ دے دل مادر اے جواں! غناک اب ہونے نہ دے
 پیدا ہے بانوؤں میں قوتِ فولاد کر
 جو میٹا نا چاہیں تجھ کو آنکو تو برباد کر
 نوجواں تو وقت پہ کچھ کمرے دکھلائے بھی ہیں آگ بیتے ہی نہیں ہیں۔ آگ برساتے بھی ہیں!
 ہنستے ہنستے موت کو چھاتی سے لپٹاتے بھی ہیں موت بن کر دشمنوں کی صف پر چھالتے بھی ہیں!
 پاؤں سے سرِ حوادث چور کر دیتے ہیں
 ہر بن کر تیر کی کو دور کر دیتے ہیں
 اس لئے اب تجھ کو زہری مار ہونا چاہیے لو ہا لینے کے لئے تیار ہونا چاہیے کو کو
 شیر ہے تو! خواب سے بیدار ہونا چاہیے چینیوں کے دار سے ہشیار ہونا چاہیے
 اب تجھے اک آہنی دیوار ہونا چاہیے
 ڈھال ہونا چاہیے تلوار ہونا چاہیے

گلوں سے جی بھر کے کھیلا۔ آج کچھ خانوں کھیل
برہمیوں سے بھالوں سے تیروں سے تلواروں کھیل
شمنوں کے خون کی بہتی ہوئی دھاروں کھیل
رائفوں سے۔ توپوں سے ٹینکوں سے طیاروں کھیل
زندگی جدوجہد و کشمکش کا نام ہے
آگے آگے بڑھتے جانا و جواں کا کام ہے

گولیاں ختم ہوئیں پھر بھی لڑنا رہا۔ کئی چینی ہلاک اور زخمی کر دیے !!

لڑنے لڑنے پر کڑا گیا مگر دشمن کے قبضہ سے بچ نکلا۔ ہندوستانی سپاہی کی لامتناہی بہادری کو
نئی دہلی ۱۲ اکتوبر۔ لڑائی میں ہندوستانی فوج کے شاہد نے ۱۲ اکتوبر کو جھیل پان گانگ کے علاقہ میں ہندوستانی چوکی چینیوں کے اچانک حملہ کے بعد
ایک ہندوستانی نسائی تلسی رام تھاپا کی گرفتاری اور چینیوں کے قبضہ سے بچکر دودن کے بعد اپنے فوجی دستہ سے آٹنے کی پرستشاعت کہانی ارسال کیا
ہے واقعات یوں بیان کئے جاتے ہیں کہ ۱۲ اکتوبر کو صبح سویرے چینیوں نے توپ خانہ اور مارٹر توپوں کے ساتھ ہندوستانی چوکی پر حملہ کیا مگر اس چوکی
پر قبضہ نہ کر سکے چینی ٹینک لے آئے اور انھوں نے چوکی کو تہ و بالا کرنا چاہتے تھے مگر جاری رہا۔ رائل میں تھاپا مورچے پر ڈھارہا۔ اس کی گولیاں
ختم ہو گئیں تو اس نے دست بردست لڑائی شروع کر دی کئی چینیوں کو ہلاک اور زخمی کرنے کے بعد وہ بچ کر ہلا گیا۔ چھ چینی اسے ہتھ کر کے اپنے ہیڈ کوارٹر کی
طرف لے گئے پہاڑی پر چڑھائی کے وقت تھاپا چینیوں کو جل دے کر بچ نکلا۔ اس نے رات ایک ٹائے میں بسری اور پھر رینگ کر پہاڑی پر چڑھنے لگا۔
دن کو وہ چٹانوں کے نیچے چھپا رہتا۔ پانی اور خوراک کے بغیر دو دن کی طویل مسافت کے بعد اسے ایک ہندوستانی فوجی دستہ نظر آیا۔ اور
اپنے دونوں ہاتھ چلاتا ہوا اساتھیوں سے نکلا۔

از شری دین دیال کامل بلند شہری

نہ دارو اسونا دو! نہ دارو

نہ مندر میں نہ گرجا میں نہ گوردواروں کے سایہ میں
تمہاری عمر تو آرام سے کٹتی ہے بنگلوں میں
تھیں معلوم کیا وہ کس طرح سے کاٹتے ہیں دن
نہ ان کو کچھ خبر گھر کی نہ اپنے بال بچوں کی
یہ پر والے ہیں جو شمع وطن پر جان دیتے ہیں
تمہارا فرض کچھ ان کے لئے ہے اور وہ کیا ہے
وطن کا کیرتن ہے آج ہمساروں کے سایہ میں
سپاہی دلش کے جیتے ہیں تلواروں کے سایہ میں
بنوں میں جنگلوں میں اور کھساروں کے سایہ میں
لگائے بیٹھے ہیں ڈیرا بواں نگاروں کے سایہ میں
بہاتے ہیں لہو چینی ستمگروں کے سایہ میں
کبھی سوچا ہے یہ کوٹھی کی دیواروں کے سایہ میں

شہیدوں کے لہو سے ہڈیوں سے تول دو سونا

وطن والو وطن کی آبرو پر رول دو سونا

ہوائی حملوں سے بچاؤ!

موت سے بھونک رہا ہے۔

(۱) اپنے مکان کے دروازوں اور کھڑکیوں میں سے باہر مت چھٹانے۔ ورنہ دشمن کے گرائے ہوئے بم کے ٹکڑے جو فضا میں اڑ رہے ہوں گے آپ پر پڑنے کا احتمال رہے گا۔

(۲) اپنے ہاں بجلی کا بین بند کر دیں کیونکہ ہو سکتا ہے کہ آپ کا مکان گر پڑنے کی صورت میں بجلی کی کارآمد تاریں آپ کے لئے نقص کا باعث بن جائیں۔ (۳) اگر گم ہوائی حملہ کا الارم رات کو ملے تو اپنے گھر میں بجلی کے تمام بلب بی الفور بجھا دیں اور ہر جگہ کی آگ بھی بجھا دیں۔ کیونکہ گرائے گئے بم کے ٹکڑے اس آگ کو پھیلانے کا کاربن بن سکتے ہیں اور آپ کی معمولی سی لاپرواہی آپ کے لئے شدید نقصان کا باعث ہو سکتی ہے

بازار میں ہوں تو (۴) کسی بازار یا سڑک پر اکٹھے نہ ہوں۔ ہو سکتا ہے کہ دشمن آپ کو ایسی مشین گن کا نشانہ بنائے (۵) بی افواہ کسی نزدیکی عمارت میں گھس جائیں کیونکہ تجربہ شاہد ہے کہ آدھے لوگ ہوائی حملہ ہونے پر سڑکیں اور بازاروں میں گئے ہوئے کسی ایک مقام پر جمع تھے۔ (۶) اپنے آپ کو اس بات کا عادی بناؤ کہ جب بھی ہوائی حملہ کا الارم ہو تو بی الفور کہیں چھپ جائیں اور یہ کام دو منٹ بلکہ دو سیکنڈ میں ہو سکتا ہے

جب آپ کار میں بیٹھے ہوں:- فرض کیجئے کہ آپ کسی کار میں سواری ہیں۔ آپ جہاں کہیں بھی ہیں جتنی جلدی ہو سیکے گھر پہنچ جائیں اور اپنی کار کو گیرے میں بند کر دیں اگر اس جگہ یا اس بم گرے تو آپ کی کار میں جو بیٹروں سے وہ بھاری خطرات کا باعث ہو سکتا ہے۔ اگر آپ گھر نہیں پہنچ سکتے تو اپنی کار بیٹری کے قریب سے کر دیں۔ یا اپنے بائیں ہاتھ کسی درخت کے نیچے ہمارے تمام شیشے بند کر دیں۔ مگر کار کو کسی فٹ ایڈجی کے قریب کھڑا نہ

ہوائی حملے سے بچاؤ کے لئے ہدایات کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ سرکار اعلان میں کہا گیا ہے کہ ہوائی حملہ کے بارے میں اطلاع بھونپوؤں کے ذریعے دی جائے گی۔

جب لوگ کسی کھلی جگہ پر ہوں اور وہ کسی پناہ گاہ میں نہیں نہ ہو سکیں تو انھیں چاہیئے کہ وہ کسی دیوار کے پیچھے لیٹ جائیں یا گھر کے گڑھے میں اتر جائیں۔ (۲) جب آپ زمین کی طرف منہ کر کے لیٹیں تو اپنے جبرٹوں کے درمیان کوئی پین، سنیل یا تکیا ہوا رو مال کھانا نہ بٹھالیں تاکہ آپ کی زبان پر کوئی زخم نہ ہوئے پچائے۔ نہ ہی آپ کے جبرٹوں کی یاد آنتوں کو کوئی پوٹ پنچے پائے۔ (۳) اپنی ہاتھوں کے بل لیٹ جائیں۔ اپنی چھاتی کو زمین سے نہ چھو لے دیں۔ ورنہ آپ کے جسم کے نازک اعضا اور پسلیوں کے لئے خطرہ ہوگا۔ (۴) اپنی آنکھوں کی حفاظت کے بارے میں یقین کرنے کے لئے آسمان کی طرف نہ دیکھیں۔ (۵) اپنے کانوں میں دلی۔ آؤں یا انگلیاں نہ لیں ورنہ بے مقصد گھبرا کر ادھر ادھر نہ دھرتے پھر کسی نالے میں یا کسی جھاڑی کے پیچھے پناہ لیں اور اپنا منہ نیچے کر رکھیں۔ (۶) کسی گھاس کے گٹھے یا خشک فصل والے کھیت میں پناہ نہ لیں۔ وہاں دشمن کے بم گرنے کا احتمال ہوگا۔

(۷) گھر پر:- اگر آپ اپنے مکان کی پہلی یا دوسری منزل پر ہیں تو نیچے زخمی پر آجائیے کیونکہ وہاں سے آپ زیادہ محفوظ ہو کر آسمان تر طور پر اپنا بچاؤ کر سکیں گے (۸) اگر آپ کا مکان کافی مضبوط نہیں تو خدقین کو دلیں جو آپ کے مکان کی اونچائی سے نصف کے فاصلہ پر ہوں۔ وہاں پناہ لے لیں (۹) مکان کے نیچے کی منزل کے دروازے بند نہیں رکھتے چاہئیں۔ کیونکہ ہو سکتا ہے کہ کوئی شخص جسے پناہ لینے کی ضرورت ہے آپ کے مکان پر آئے مگر آپ کے دروازے بند ہونے کے کارن اسے پناہ نہ مل سکے۔ اور وہ ہوائی حملہ کے کار

سیلوں کے نیچے چھپ جائیں اور گاڑی ہدایت کو عمل میں لائیں۔
 تانگو یا رکشہ میں سوار ہونے کی حالت میں آپ تانگے کھڑا
 کو سڑک سے پرے کھڑا کر دیں۔ اسے ہرگز ہرگز کسی لے۔ آرہی
 چوکی کے پاس ٹھہر نہ کریں۔ گھوڑے کو کھول دیں اور اسے کستی
 درخت سے باندھ دیں۔ ورنہ کھلا رہنے کے کارن وہ ادھر
 ادھر دوڑتا پھرے گا اور لوگوں میں ہراس پھیلاے گا۔ آپ اپنے آپ کو کہیں
 چھپائیں۔ حیوانات کا بچاؤ حیوانات کو اس سیلوں میں باندھا جائے نہ کسی
 مریخی خانہ میں۔

کریں یہ کسی فائر مشین کے پاس۔ اس کے علاوہ اے۔ آر۔
 پی ڈی۔ وارڈن پوسٹ یا پانی کے نل کے قریب بھی گاڑی کو کھڑا
 نہ کریں۔ چابیاں کار کے اندر ہی چھوڑ دیں۔ ہنگامی صور حال
 میں یہ بہت مفید رہے گا۔ آپ صرف اپنے آپ کو چھپا لیں
 رات کو اپنی گاڑی تمام بتیاں گل کر دیں جب آپ سینا مال میں ہو
 تو سینا مال سے باہر نہ جائیں اس وقت آپ منتظر سینا کی ہدایا
 پر عمل کریں۔ جب آپ ریل گاڑی میں ہوں تو کھڑکیوں کے نشتر
 چڑھا دیں۔ رات کو تمام بتیاں گل کر دیں۔ ریل کے ڈبے کی

کیا چین نے سمجھا ہے

از قلم: شری ہری چند خوشدل ایم اے بی ٹی

کیا چین نے سمجھا ہے کیا چین نے جانا ہے
 اولاد ہیں شیروں کی ستان ہیں دیروں کی !
 لداخ سے تبت سے کتوں کو بھیگا دینگے
 ایوب کی بھیگی کی پرواہ نہیں ہم کو
 بھارت کے علاقوں سے لمبھوں کو نکالیں گے
 تلواریں چھاؤں میں کھیلانے کے برسوں
 ناپاک ارادے ہیں ان چینی درندوں کے
 سر پھوڑیگا پتھر سے ٹکرایا جو بھارت سے

بھارت کے جوانوں کی ٹھوکر میں زمانہ ہے
 یہ چینی درندوں کو اب ہم نے بتانا ہے
 چھٹی کا اٹھیں دودھ اب یاد دلانا ہے
 کشمیر کا قصہ تو۔ ایک قصہ پرانا ہے
 ان چینی درندوں کا جہنم میں ٹھکانا ہے
 اب قوت بازو سے دشمن کو مٹانا ہے
 شیطان کے ارادوں کو مٹی میں ملا دینا ہے
 دشمن کو فنا کرنا ہی قومی ترانا ہے

خوشدل ہے قسم ہم کو بھارت کے شہیدوں کی
 بھارت کے ترنگے کے گورو کو بڑھانا ہے



Maharani DURGA VATI

رانی درگاوتی

دھرم اور کرم کی قربانگاہ پر شمار ہونے والی نیرنگن

وہ سندر۔ بڑی ہی سندر تھی۔ اس کی سندر تا۔ خوبصورتی میں ایشوری تیج اور علوی رعب و جلال تھا۔ وہ پاکبازی میں سستی ساویری میں اور جھگوتی سینٹا کی اوتار جہان پڑتی تھی وہ رانی تھی۔ ایک بیوہ رانی۔ جب راج سنگھاسن پر مسلط تھی تو شری لکشمی اور سرسوتی دیوی کا ہی سروپ معلوم دیتی تھی سلطنت کے نظام و دیگر کاروبار میں اتنی قابل تھی کہ اسے راج نیتی کی جسم تصویر کہنا بیجا نہیں۔ رعایا کے دکھوں کو دور کرنے اور غریبوں کی امداد اور غمگساری کرنے میں وہ ہر و کرم یاد دیا کا جھنڈا رکھتی۔ آزادی کی پٹی اور کرم پرتا کی سجدہ مورتی تھی جب وہ اپنے پھر تیلے اور برقی رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر دونوں ہاتھوں میں بجلی کی مانند جیتی اور تربیتی ہی تلواریں لئے ہوئے میدان جنگ میں نکھنی کی طرح گر جاتی تھی تو ساکشات رن چندری سنگھ داہنی، دھشت دہلی درگاوتی کے پڑتی تھی۔ غرضیکہ بدھی بل و دیگر تمام اخلاقی طاقتیں اور جسمانی شکستیاں جس انسانی سانچے میں چل کر اس کا روپ اختیار کئے ہوئے تھیں۔ اس کا نام تھا درگاوتی۔

درگاوتی جہرا اجیہ کے ایک کشتری راجہ چندن کی سپتیری تھی۔ وہ بڑی نیک بناد تجسوی اور مستقل مزاج لڑکی تھی۔ راجکار دی درگاوتی جب جوان ہوئی تو اس کے پتا راجہ چندن کو اس کے بیاہ کرنے کا فکر ہوا۔ انہوں نے سوئمیر کا اہتمام کیا۔ ایک مقررہ دن تک شہر کے باہر ایک وسیع میدان میں عالیشان خیمہ نصب کیا گیا۔ اور دیگر سوئمیر کے تمام انتظامات بھی مکمل ہو گئے۔ ہندوستان کی تمام ریاستوں کے راجہ ہمارا جے جو مدعو کئے گئے تھے آگئے۔ سوئمیر کے پٹال میں اپنی اپنی نشست پر براجمان ہو گئے۔ لیکن گڑھ مٹھ لاکے بہادر راجہ دلپ رائے سے راجہ چندن کی دلی کدورت تھی۔ اس لئے اسے بلانا نہیں گیا تھا۔ یہاں اس بات کا ذکر کر دینا ضروری معلوم ہوتا ہے کہ راجکار دی درگاوتی سوئمیر سے کچھ عرصہ پیشتر راجہ دلپ رائے کی بہادری۔ دلش بھگتی اور دھرم بیرتا کے قصے ہی سن چکی تھی۔ بلکہ ایک دفعہ اسے اپنی آنکھوں سے بھی دیکھ چکی تھی۔ جبکہ وہ ان کے شاہی باغ میں چند گھنٹے آرام کی غرض سے ٹھہرا تھا۔ چنانچہ درگاوتی اسی دن سے منسلک ہو کر اسے اپنا بیتی بنا چکی تھی۔ اب وہ سوئمیر میں بھی اسی کے گلے میں جے مالا ڈال کر دیش اور کشتری دھرم کے مطابق اپنا بیتی مقرر کرنا چاہتی تھی مگر اس کو معلوم نہ تھا کہ اس کے پتا راجہ دلپ رائے نے دیش لکھتے ہیں اور اسی لئے اسے سوئمیر میں مدعو نہیں کیا گیا۔ جب تمام راجہ ہمارا جے مٹھ لاکے ساتھ جلوہ افروز ہو گئے تو راجکار دی درگاوتی کو بلایا گیا۔ راجکار دی جے مالا لے کر سارے پٹال میں گھوم گئی۔ جہاں لالچکان دی شان اپنی اپنی کرسیوں پر بیٹھے دھڑکتے ہوئے دلوں سے انتظار کر رہے تھے کہ دیکھیں جس کی شہزادی درگاوتی کس خوش نصیب کو منتخب کرتی ہے۔ مگر راجکار دی درگاوتی بغیر کسی راجہ کے گلے مالا ڈالے ہی گھوم کر واپس لوٹ گئی۔ اسے اپنے بھادوی بیتی دلپ رائے کہیں دکھائی نہیں دیتے تھے جنہیں اس نے مالا پہنائی تھی۔

راجہ چندن نے سمجھا کہ لڑکی گھبرا گئی ہے۔ اس لئے اسے حکم دیا۔ کہ خادمہ اسے واپس لائے تاکہ دوبارہ طہنیا کے ساتھ کسی ایک راجہ کے گلے جے مالا ڈالے۔ اسی اثنا میں ایک نوجوان سوار جس کا گھوڑا پسینہ سے تر رہتا تھا جس کے چہرے

کر چکے ہیں جس نے درگاوتی کو سوکھ میں جیتا تھا۔ وہ بڑا تجسوی بہادر اور دھرم پر گھڑی تھا۔ آزادی کا جذبہ اس کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا یہی وجہ تھی کہ مسلمانوں کے زمانے میں بھی اس نے اپنی ریاست کو آزاد رکھنے میں کوئی دقیقہ فرو گزاشت نہیں کر رکھا تھا۔ درگاوتی سے شادی کرنے کے چار سال بعد ناران نامی فرزند کو چھوڑ کر دیپ پائے پر لوک سر ہار گیا۔

اس وقت دیر ناران کی عمر صرف تین سال کی تھی بیوہ درگاوتی نابالغ بیٹے کے نام پر امور سلطنت کو خود سر انجام دیتی تھی۔ ادھر نامی ایک مشہور اور عقلمند شخص اس کا وزیر تھا۔ درگاوتی سلطنت کے تمام کاموں میں اس کا مشورہ لے لیا کرتی تھی۔ اس کے حسن انتظام سلطنت سے گڑھ منڈ لادن دوئی رات جوگنی ترتی کرنے لگا۔ رعایا خوشحال اور خوش تھی ہر جگہ کاروبار میں ترقی تھی۔ رانی درگاوتی نے پر و پکار کے کام کئے۔ مثال کے طور پر رفتار عام کیے لئے اس نے جبل پور کے نزدیک ایک بڑا بھاری تالاب بنوایا۔ اسی تالاب کے ساتھ ہی اس نے ایک اور چھوٹا سا تالاب اپنی نوکرانی کے لئے بھی کھدوایا۔ اس کے علاوہ اور بھی کئی مقامات پر دیگر قسم کے رفاہی کام کئے۔ گڑھ منڈل میں رانی درگاوتی نے ایک بھائی ماتھی شالابھی تعمیر کرائی۔ اس میں چودہ سو باغیچوں کے رکھے جانے کا انتظام تھا۔ درگاوتی کے حکم سے عوام کی بہبودی کیلئے رعایا کی خوشحالی و خوشنودی کی خاطر نئے کام کئے جاتے تھے رعایا اسکی حکومت میں اتنی مطمئن اور خوش تھی کہ اسے مانا دیو کی عینی تھی۔

ان دنوں شہنشاہ اکبر نے چھوٹے راجاؤں اور زمینداروں کو اپنا حلقہ بگوش بنانے کے لئے ایک فوج مقرر کر رکھی تھی مشہور سردار آصف خاں نرید کے ساحلی علاقہ پر شہنشاہ اکبر کی حکومت قائم کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ آصف خاں گڑھ منڈ لاکو خوشحالی اور اسکی کے متعلق سن چکا تھا چنانچہ وہ اس کو فتح کرنے کی کوشش کرنے لگا۔ اکبر کو اپنی سلطنت کو فروغ دینے کی دھن لگی رہتی تھی اس نے گڑھ منڈ لاکو پر تصرف حاصل کرنے کی غرض سے آصف خاں کو زبردست کمک بھیج دی۔ گڑھ منڈ لاکا وزیر دہلی گیا۔ اداس نے اس بلا وجہ خونریزی کو روکنے کی بڑی کوشش کی مگر کچھ حاصل نہ ہوا شہنشاہ ان کی آزادی کو غصہ کرنے پر تیار نہ ہوا۔ آخر آصف خاں نے لشکر اے میں چھ ہزار گھوڑ سوار بارہ ہزار پیدل فوج اور تین غیرہ بہت سا سامان جنگ لے کر گڑھ منڈ لاکو طرف کوچ کیا۔

ادھر گڑھ منڈ لاکو بھی خبر پڑ گئی سلطنت کے بوڑھوں سے لیکر بچوں تک تمام رعایا کے لوگ گھبرائے گئے۔ کیونکہ ان دنوں مسلمان فوج کی کمرزہ خیز ہنگامہ آرائیوں کی دھوم تھی۔ یہ چھوٹی سی ریاست بھلا شہنشاہ کی زبردست طاقت کے سامنے کیا حیثیت رکھ سکتی تھی مگر تجسوی رانی درگاوتی ذرا بھی نہ گھبرائی وہ بڑی سرگرمی مستقل مزاجی اور اولوالعزمی کے ساتھ جنگ کے لئے تیار ہو گئی تھوڑی ہی دیر میں اس کی تمام فوج جمع ہوئی۔ درگاوتی کے زیر ناران کی عمر اس وقت اٹھارہ سال کی تھی۔ یہ فوجیہ بادشاہی پتھیاروں سے مسلح ہو کر فوج میں مل گیا۔

رانی درگاوتی بھی زور بکتر ہیں کر دیگر پتھیاروں سے مسلح ہو گئی۔ اس کے سر پر راج مکٹ تھا۔ ہاتھ میں چمکا ہوا برچھا اور دوسرے میں تیز دم شمشیر۔ وہ ایک برق رفتار گھوڑے پر سوار تھی۔ اس کے نازک دل میں حب الوطنی اور رگ رگ میں آزادی کا جوش موجزن تھا۔ وہ اپنی ولولہ انگیز لٹکار کے ساتھ اپنے فوجیوں میں جیون اور بلیدان کی برق دوڑا دیتی تھی۔ بہادر راجپوت دھرم کے نعرے مار کر میدان کارزار میں کھڑے ہوئے۔ بیکر شترانی درگاوتی نے فوج کی کمان خود اپنے ہاتھ میں لی۔ درگاوتی جس وقت اٹھ ہزار گھوڑ سوار ڈیڑھ ہزار پادھتھی۔ بہت سی پیدل سپاہ لے کر سکے گڑھ کے نزدیک شمنوں کے سامنے آڈٹی۔ اس وقت اس کے خوفناک جیڑی سر دیپ کو دیکھ کر عدو کی روح فنا ہوئے لگی۔ ان کا دل خوف سے کانپنے لگا اور کامیابی کی امیدوں پر پانی پھرتا دکھائی دینے لگا پھر دونوں طرف سے جنگ کا جھلجھلک گیا۔ دونوں فوجیں آپس میں بھڑنے لگیں۔ بجلی کی طرح تلواریں چلینے لگیں۔ اور تباہی مچانی کی طرح سر دھڑوں سے جھٹا ہو ہو کر لڑھکے لگے۔ درگاوتی نے دوبارہ آصف خاں پر حملہ کیا احد آسے دونوں بانجھ نصیب

ہوئی۔ دوسری بار جب آصف خاں کی فوج پسپا ہو کر بھاگ نکلی تو رائی نے تعاقب کیا۔ بیرکشرانی کی چلتی تلوار کے سامنے کسی بہادر کو بٹھرنے کی ہمت نہ پڑتی تھی۔ عدو کی فوج دم زدن میں منتشر ہو گئی۔ ایک راجپوت عورت کی غیر معمولی شجاعت اور بہادری نے آرمائی کے سامنے شہنشاہ کی فوج کو شکست منائی بڑی شاہی فوج کے جن بہادروں نے شہنشاہ کے کئی مقامات پر فتح حاصل کی تھی۔ آج اس بیرکشرانی سے آگے ان کی پیش نہ چل سکی۔ وہ بڑے جوش کے ساتھ بغیر لمحہ آرام کے عدو کی فوج پر یورش کرتی ہوئی قیامت ڈھا رہی تھی۔ سارا دن وہ شاہی فوج کا تعاقب کرتی رہی۔ یہ دیکھ کر منسل سہالا حیران رہ گیا۔ اس خوفناک ہبا سکتی کے نتیجے سے اس کا حوصلہ اور دلیری کو فتح کر گئے اور اسے چاروں طرف مایوسی کی تاریکی نظر آنے لگی۔ گرگڑھ منڈلا کے میدان جنگ میں درگاوتی نے جس بیرتا کا ثبوت پیش کیا۔ اس کی مثال شاذ ہی ملتی ہے۔ اس کے نازک جسم میں خدا جانے کہاں سے اتنی طاقت اور سختی آگئی تھی۔ کہ اس نے دشمنوں کو ایک دم بھی سانس لینے دیا۔ سارا دن انہیں مارتی بھگاتی اور تعاقب کرتی رہی۔ آخر سورج غروب ہونے پر درگاوتی نے اپنے فوجیوں کو آرام کرنے کا حکم دیا۔ ان کا آرام درحقیقت نقصان دہ ثابت ہوا۔ گرگڑھ منڈلا کے فوجیوں نے رات بھر آرام کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ اس سے درگاوتی کو کچھ اندیشہ سا ہوا۔ اس کی خواہش تھی کہ بھڑی دیر آرام کرنے کے بعد رات میں ہی عدو پر حملہ کیا جائے۔ اس کی اس خواہش کے مطابق کام ہوتا۔ تو یقیناً درگاوتی کو مکمل فتح نصیب ہوتی مگر تھکے ماندے فوجیوں کی پرہیزگاری اور محکمہ کرناہوئی نے مناسب نہ سمجھا اور انہیں ساری رات آرام کرنے پر رضامندی ظاہر کر دی۔ ادھر آصف خاں نے موقع کو ہاتھ سے نہ جانے دیا جنگ میں دو فہم پانہوئی کی حالت سے وہ بہت چڑا گیا تھا۔ یہ سن کر رائی کی فوج رات بھر آرام کی گئی بہت خوش ہوا اور رات کو توپوں کے ساتھ حملہ کر دیا۔ پوچھتے ہی آصف خاں بوزہ مقام پر پہنچ گیا۔ درگاوتی کی فوج گرگڑھ منڈلا سے باہر کچھ میلوں کی دوری پر تھی۔ آصف خاں نے راتوں رات ہی اس جگہ پر چڑھائی کی مگر اس وقت تک اس کی توپیں نہیں پہنچی تھیں۔ پہلے دن تو آصف خاں ہار گیا۔ اور اس کا بہت نقصان ہوا مگر دوسرے دن توپوں کے پہنچنے پر حملہ آوروں نے پھر بھی حملہ کیا درگاوتی فوجیوں کی انگلی صاف میں ہاتھی پر گولہ باری کے سامنے قدم جمائے مشکل ہو گئے۔ توپوں نے گولے آتش فشاں پہاڑ کی طرح پھٹ کر بہرائی کے فوجیوں کو تباہ کئے دیئے تھے کمار دیر نارائن نے اس موقع پر غیر معمولی پراگم دکھایا۔ اٹھارہ سال کے نوخیز راجپوت بہادر نے بے شمار دشمنوں کو خاک پر سلا دیا۔ مگر یکدم کثیر التعداد دشمنوں کے زرعہ میں آکر وہ گھاس ہو کر گرے لگا۔ درگاوتی نے اس خوفناک موقع پر بھی اپنے تخت جگر کو نازک حالت میں دیکھ کر حوصلہ نہیں ہارا۔ اور نہ ہی اپنے بیٹے کو میدان جنگ چھوڑنے کے لئے کہا۔ بلکہ اس نے اس کی جگہ خود لے لی اور اسے دوسری جگہ لڑنے کا حکم دیا۔ اب کی بار دیر نارائن نے اور قیامت ڈھا دی۔ عدو کی فوج اس بھارتی بہادر پر پل بڑی۔ نارائن کا جسم حلوں سے چھلنی چھلنی ہو گیا مگر وہ بیرانی مال کی امتا سے بالا تر رہ کر کم پتہ میں اسی ہشتاشت اور دلیری سے ساتھ ڈٹی رہی۔

میدان جنگ کے پاس ایک چھوٹی سی ندی تھی رات میں تو وہ ٹوٹتی تھی مگر اب اس میں کافی پانی لہریں مار رہا تھا۔ درگاوتی نے سمجھا کہ اب فوجی ندی پار کر کے لڑ نہیں سکیں گے۔ دشمنوں کی توپوں کے سامنے رہ کر ہی انہیں اپنی بہادری کے جوہر دکھانے ہوں گے۔ گولہ باری سے اس کے پیشوا سپاہی تباہ ہو رہے تھے کشتوں کے پٹے لگ گئے اور میدان جنگ خوفناک نظر آنے لگا۔ چاروں طرف سے منسل فوج نے اسے گھیر لیا۔ اس وقت بیرانی درگاوتی صرف تین سو سپاہیوں کے ساتھ دشمن کی بھاری سپاہ کا مقابلہ کر رہی تھی۔ حد کا ایک تیزبان درگاوتی کی آنکھ میں آکر لگا۔ بیرکشرانی نے وہ تیر کھینچ کر نکال دیا۔ مگر کامیاب نہ ہوئی۔ بان گل نہ سکا۔ آنکھ میں ہی ٹھسارہا۔ اس پر بھی درگاوتی گھرائی نہیں۔ بڑی ہوشیاری اور شجاعت کے ساتھ فوج کی حفاظت کرتی رہی۔ دانتوں میں گھوڑے کی عنان پکڑی ہوئی تھی۔ اور دونوں ہاتھوں میں تلواریں لے کر بجلی کی طرح عدو کی فوج

میں پھلا رہی تھی جس طرح لپکی تھی صفیں کی صفیں اڑ جاتی تھیں لیکن کب تک بے شمار فوج کے چو طرنی حملوں میں محفوظ رہ سکتی تھی۔ آخر ایک تیرا کر اس کے گلے میں لگا۔ اس طرح بار بار کے حملوں سے مضروب ہو کر ہارانی درگاوتی بہت ٹڈھال ہونے لگی۔ اس کو چاروں طرف اندھیرا نظر آنے لگا جس میں آدش کی سیدھی کے لئے وہ جان سے غریب فرزند کی نازک حالت دیکھ کر بھی وہ بہادر کشرانی دلیری اور جرات کے ساتھ لڑتی رہی۔ اس مقصد کی کامیابی کی امید باقی نظر نہیں آتی تھی مگر بھگوان نے وہ لگے تھے۔ وہ خود زخموں سے ٹڈھال ہو چکی تھی۔ مگر صد آفریں اس کے بلند حوصلہ کے میدان جنگ سے بھاگ کر اس پر بھی نے بزدلی کا ثبوت نہیں دیا۔ کشا تر دھرم کو بھول کر اس نے دشمن کی اطاعت قبول نہیں کی۔ مہابت نے بار بار ہاتھی کو نڈکے کے اس پار لے جانے کی اجازت مانگی مگر ہارانی درگاوتی نے انکار کر دیا۔ دیر اٹھانے ویر دھرم کی رکشا کے لئے میدان جنگ میں ہی کٹ مرنا بہتر سمجھا جس وقت اس کے ہاتھ سے ہتھیار چھٹ پٹے تھے جسم کے زخموں سے خون کے فوارے نکل رہے تھے۔ اور زندگی کی طاقت کو بالکل سلب ہوتی چلی جا رہی تھی۔ اس وقت بیرکشرانی کی رگ جیت نے پھر ایک بار جوش مارا۔ اس نے بڑی تیزی سے کب ساتھ جہالت سے تلوار چھین لی اور اپنے جسم میں بھونک لی۔ ایک دم میں اس کا نازک اور خوبصورت جسم خاک پر پوٹ گیا اور وہ اپنے کرم مارگ پر شمار ہو گئی۔ چھ سپاہی درگاوتی کے سامنے لڑ رہے تھے۔ رانی کی یہ حالت دیکھ کر وہ لوگ بھی اس وقت تک میدان جنگ میں لڑتے رہے جب تک کہ ان کے جسم میں ایک بھی قطرہ خون باقی رہا۔ درگاوتی نے جس جگہ شری تیگ کیا تھا۔ اگر کوئی راہ گیر آج بھی اس راستہ سے گزرتا ہے تو اس جگہ عزت و عقیدت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ اس کا خون کھولنے لگتا ہے جوش و ہمت کی سپرٹ شریالوں میں موجزن ہو جاتی ہے۔ وہاں پر دو گول شکل کے پتھر پڑے ہیں۔ لوگوں کا یقین ہے کہ رانی درگاوتی کے جی ڈنکے پتھر ہو گئے ہیں۔ ان ڈنکوں کا اس کی حادثہ سے تعلق ہے۔ اس لئے آج ان کو دیکھ کر تو اریخ دانوں اور شاعروں کے دل میں ہل چل سی مچ جاتی ہے ۛ

روحانی کہانیاں

چہل درویش کی (دوسری جلد)
 دہشت کا نام ہندو فلسفہ اور ویدانت کی دنیا میں چاند سا چمکتا ہے جس کے نور اور شعلوں میں ہن کی شائنتی کا پیام ہے۔ اس کتاب میں ہنوں نے کام کردہ وغیرہ پر چیزوں سے محبت حاصل کرنے کے عمل طریقے بتائے ہیں جو نہایت ہی مفید اور کارآمد ثابت ہوئے ہیں۔ اتنی دلچسپ اور عام فہم کہانیاں اور اس سلسلے اور بکرا انداز بیان وادھینے کے قابل ہے۔ قیمت جلد ۵/۵۰ فیصد صفحہ ۳۵۶ موصوفہ مصنف منشی مولج برائن مہر دہلی ۛ

بے کاپتہ۔ رسالہ "اوم" جیسری گیت و قلم

کونٹی نینٹل

Continental motor cycle

Manufacturers

موٹر سائیکل مارٹ مینوفیکچرنگلی شاہ تالاشین محل

۴۵۹۳ دھلی ۶

ہندوستان میں رہنے والی اسیٹم کل موٹر سائیکلوں کا سامان بنانوالہ۔

پر وپارٹر۔ ناہلہ سین

شادی و واہ۔ کومی دربار۔ دھارمک کانفرنسوں۔ سیاسی جلسوں۔ کی رونق بڑھانے کے لئے "نچابی کے پسیدہ کوی پٹالال کیشل" کی خدمات حاصل کریں

خط و کتابت: معرفت منیر رسالہ "اوم" اجمیری گیت پٹی کریں

اگر کوئی لوگنا تھے دل سہاش محمد دہلی

تلواریں دو!

جب بھارت کی ناری پوڑوں کریموں سے نہیں بلکہ سرسوں کے تیل اور اکھاڑے کی مٹی سے پیادہ کرتی تھی جب اس کے ہاتھ کی شو بھا سونے کی چوڑیوں اور گھڑی سے نہیں بلکہ تلواروں اور ٹو محالوں سے ہوتی تھی جب یہ گھر کی لاج تھی اور رن بھومی کی شو بھا۔ تب کی ایک تصویر

جب گھنٹی رن میں آئی تھی۔ بل کھاتی تھیں تلواریں دو

یو دھالیوں کے سینوں کو۔ کیا تھی تھیں تلواریں دو

بارے کی طرح چلتی تھیں۔ آندھی کی طرح نکلتی تھیں!

اس نکلتی سے رن بھومی میں۔ طحراتی تھیں تلواریں دو!

دھرتی یہ بھوکھ آتے تھے۔ پروت من میں بھجے کھاتے تھے

گھوٹ گھٹ اتار کر میالوں کے۔ جب آتی تھیں تلواریں دو

سرجہ کی لہر اچھلتی تھی۔ گنگا کی دھار ابلتی تھی

سرجہ کی آگ بھری آگ لگیں۔ چندھیاتی تھیں تلواریں دو

آکاش کی کانپتی تھی چھاتی۔ وایو کی گتی رک رک جاتی

دہنی کی طرح گھٹاؤں میں۔ لہراتی تھیں تلواریں دو

دشمنوں میں بھاڑ چڑھ جاتی۔ پھٹ جاتی دشمن کی چھاتی

بس انگالے ہی انگارے۔ برساتی تھیں تلواریں دو

میدان گئے لاشوں سے آٹے۔ گاجر کی طرح سر دھڑکے

جب گھومتی تھیں مر گھٹ کا سما۔ دکھلاتی تھیں تلواریں دو

دانتوں میں کھینچتی جب یاگیں طوفاں کی طرح گھولے بھا۔

جب پڑتی چوڑنگارے پر۔ چھا جاتی تھیں تلواریں دو

بلہار میں ہن کھترانی کے۔ اس درکار واتی بہارانی کے

اے دل! اس طرح نہیں بھا۔ جو پاتی تھیں تلواریں دو!

ایک راجپوت سپاہی کی بہادری

ریٹھ میں ایک بھارتی فوجی مشاہد کا بیان ہے کہ راجپوت رجمنٹ کے کپتانی حوالدار سحر سوداگر سنگھ کو اس بات پر بجا طور پر فخر ہے کہ اس نے دو بد و لڑائی میں ایک چینی سپاہی سے اس کی خود کار گن چھین لی اور اسی سے اس کا خاتمہ کر دیا۔

اعظم گڑھ کا رہنے والا سوداگر سنگھ اکبر کے بدن کا ایک پھر تیرا اور چاق، پو بند جواں ہے راجپوتی طرز کی موچھیں اس کے رعب میں اور بھی اضافہ کرتی ہیں۔ بیس اکتوبر کی صبح 'منہ اندھیرے' وہ نام کا بوندی پر کیے پل کے اوپر ایک فاعی ہو کی پر متعین تھا۔ چینیوں نے بلا کسی اشتعال دلائے جانے کے بھارتی دفاعی ٹھکانوں پر اچانک حملہ کر دیا اور اس کے بعد وہ ڈی دل کی مانند اُٹھ آئے۔ اس نے کوئی ڈھائی سو آدمیوں کو اپنی چوکی کی طرف بڑھتے دیکھا۔ چینی سپاہی خاکی کوٹ پہنے ہوئے تھے جن میں دوئی بھری ہوئی تھی۔ ان کی نوکدار سوتی ٹوپیاں اور تیلوئیں بھی خاکی رنگ کی تھیں۔ وہ منظم طور پر آگے نہیں بڑھے بلکہ ایک جھنڈ کی شکل میں چلے آئے جیسے کوئی غیر منظم سامیلہ ہو۔ آتے ہوئے انھوں نے بہت قتل چایا یا شاید ان کے جتنی نعرے تھے۔ تین تین کی ٹکڑیاں تھیں۔ ایک کے ہاتھ میں خود کار رائفلی ہوئی اور دوسرے دو لڑی سپاہیوں کے پاس دستی بم اور گولہ بارود۔ یہ دو لڑی پلے آدمی کے پیچھے پیچھے آتے تھے۔ اگر وہ رائفلیں مارا جاتا تو پیچھے کے دونوں سپاہیوں سے کوئی ایک فوراً اس کی جگہ لے لیتا اور اگر یہ بھی مارا جاتا تو تیسرا آگے بڑھتا۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ ان کے تین تین آدمیوں کے پاس ایک ایک رائفلی تھی۔ اس سے یہ بھی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ ان کا کتنا بھاری جانی نقصان ہوا ہوگا۔

حوالدار سوداگر سنگھ اور اس کے دو ساتھیوں نے کوئی ایک درجن چینیوں کو ہلاک کیا۔ جب اس کے دونوں ساتھی ہلاک ہو گئے تو وہ ایک چٹان کی آڑ میں جم گیا۔ چینی اس سے ۲۵ گز کے فاصلے تک چلے آئے۔ اس نے موقع ہاتھ کر رائفلیں کو ڈھیر کر دیا۔ اس کے ڈھیر ہونے ہی دوسرا چینی آگے بڑھا سوداگر سنگھ نے اس کے سینے میں بھی گولی پیوست کر دی۔ اس کے بعد تیسرا چینی اس کے پانچ قدم کے فاصلے پر رہ گیا۔ عین اس وقت اس کا سارا گولہ بارود ختم ہو گیا تھا۔ سوداگر سنگھ کے کہنے کے مطابق "کسی روحانی قوت نے اس میں ہمت کا طوفان پیدا کر دیا" اور جب کسی کی مانند اپنی جگہ سے لپک کر اس نے چینی کے پیٹ میں اپنی سنگین گھونب دی اور اس نے اس کی خود کار بند وق چھین کر اپنے ٹھکانے پر آڈٹا اور چینی بندوق سے ہی کوئی آدھے درجن چینیوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا۔ اتنے میں اس کے کہنے کی مانند نے اسے پیچھے ہٹ جانے کا حکم دیا۔

درختوں کی آڑ میں آچکنا پھلنا تھا وہ صبح سلامت بریگیڈ ہیڈ کو رٹروا پس پہنچ گیا۔ اس کے ساتھ اس کی شجاعت کا نشان چینیوں سے چھینی ہوئی بندوق بھی تھی۔

ویراں نوں پرنام میرا ویراں نوں پرنام

از قلم گوی پنا لال گیشل
ویراں نوں پرنام میرا ویراں نوں پرنام
چینی راو دا اگے ڈٹ گئے۔ بن لچھ پرام

ہندی سینک نوں پرنام
پنپانے لداخ دی سیما چینی فوج دا کر کے قیما
دہنیاں دہنیاں نال اک اک لڑکے گیا سوڑگی دھام
ہندی سینک نوں پرنام

کلنی دھڑے پریم پیارے دیکھ وچ جو کدی نہ ہارے
شواجی دے رانج دلاڑے۔ کر گئے روشن نام !!

ہندی سینک نوں پرنام
شیرنیاں ماٹواں دے جائے۔ کم دلش دے اولو آئے
چینی تھو کر مارا اڑاے۔ اسراں دے سنگھاری شام

ہندی سینک نوں پرنام
ایہ بھارت دے شک دے ہیرے۔ ایناں دے سرکسری چرے
ایہ رانا پر تاپ دے ویرے۔ جت لیندے سنگھرام

ہندی سینک نوں پرنام
شری تیغ بہادر سداسہائی۔ گورو گوبند سنگھ سھاپی لائی !!
میری پیری تیغ پھڑائی۔ نرمل دے بل رام کو کو

ہندی سینک نوں پرنام
بھارت دے راکھ جروانے۔ درگاہاں دے نہیں با لے
ہنومان نے انگد بن کے۔ دیری نوں ایہ کرن متام

ہندی سینک نوں پرنام
سری سنگھ نلوے دی چھایا۔ دیپ سنگھ دی مایا !!
میری چپار دنا دی کایا۔ کشل دلش دے آوے کام
ہندی سینک نوں پرنام

پارلمینٹ میں پردھان منتری کا اعلان

(چین نے پنچ شیل دوستی اور جذبہ خیر سگالی سے غداری کی ہے حال آبل کو ملک سے باہر لے گا ہم)

..... (.....)

۹ نومبر ۱۹۶۲ء پردھان منتری نے لوک سمبھا میں حسب ذیل قرار دے پیش کیے:-

۱۔ دستور ہند کی آرٹیکل ۳۵۲ کی کلاز نمبر ۱ کے تحت ۲۶ اکتوبر ۱۹۶۲ء کو راشٹری کونگریس نے سنگھی حالات کے اعلان کی یہ ایوان تو شیق کرتا ہے۔
۲۔ یہ ایوان نہایت افسوس کیساتھ اس بات کا اظہار کرتا ہے کہ غلامی جمہوریہ چین کیلئے پرامن باہمی بقا ایک دوسرے کی مدد کرنے اور ایک دوسرے کے اندرونی معاملات میں مداخلت نہ کرنے اور ایک دوسرے کی آزادی کو تسلیم کرنے اور اس کا احترام کرنے کے اصولوں کی بنیاد پر بھارت نے دوستی و خیر سگالی کا جو یکساں رویہ اختیار کیا اس کے باوجود چین نے پنچ شیل دوستی اور جذبہ خیر سگالی کے ساتھ دفاع کی ہے یہ وہی اصول ہیں جسے دہلی حکومتوں نے باہمی دوستی کی بنیاد کے طور پر ان لیا تھا چین نے بھارت پر جارحانہ اقدام کرتے ہوئے بھاری توڑ دین اپنی مسلح افواج کے ذریعہ بھارت پر یورش کر دی ہے۔

”یہ ایوان ہماری مسلح افواج کے ان بہادر جوانوں اور افسروں کی شجاعت و دلیری کی داد دیتا ہے جو ہماری سرحدوں کی حفاظت کیلئے سینہ سپر ہیں اور ان شہیدوں کو خراج عقیدت پیش کرتا ہے جنہوں نے مادر وطن کی ناموس اور سالمیت کی حفاظت کی خاطر اپنی جان کا بلیدا دیئے۔“ یہ ایوان چین کے بھارت پر حملے کے جواب میں بھارت کے عوام کے شاندار اور فوری طرہ پر اس بحران کے مقابلے کے لئے کمر بستہ ہونے کو تحسین کی نظروں سے دیکھتا ہے۔ اس شدید قوی سنگھی صورت حال کے مقابلے کے لئے تمام ذرائع کو مجتمع کر کے استعمال کرنے کے لئے ملک کی آبادی کے سارے طبقوں میں جو سرگرمی پیدا ہو گئی ہے اس پر اپنے شکریے کا اظہار کرتا ہے۔ آزادی دہرائی کی مشعل روشن ہو چکی ہے اور بھارت کی خود مختاری اور سالمیت کے لئے اپنے آپ کو دوبارہ وقف کرنے کا عہد ہو چکا ہے۔

جارحانہ اقدام اور حملے کے خلاف ہماری اس جدوجہد کے نازک لمحے میں کسی ایک دوست ملکوں کی طرف سے ہماری جواخلاقی و مادی حمایت و ہمدردی کی گئی ہے اس کو ایوان شکریے کے ساتھ تسلیم کرتا ہے۔

”اور یہ ایوان اُمید اور یقین کے ساتھ عوام کے اس عزم کی تصدیق کرتا ہے کہ بھارت کی مقدس سرزمین سے حملہ آور کو مدد کیلئے باہر کر دیا جائے گا کچا ہے اس کے لئے کتنی ہی لمبی اور مشکل جدوجہد کرنی پڑے۔“

بھارت جارحانہ اقدام کی زد میں | پچھلے پانچ سالوں سے ہماری شمالی سرحدوں پر چینی حملہ ہوتا رہا ہے جو بھی تیز کرنا تھا تو کبھی مست رفتار کبھی کبھار کچھ واقعات اور کچھ جھڑپیں ہو جاتی تھیں

لیکن اب ایک بھاری فوج نے ہاقا عہدہ طور پر ہم پر ایک مہیب حملہ شروع کیا ہے۔

نیکی کا بدلہ | یہ افسوس کی بات ہے کہ بھارت نے ساری دنیا میں اس کی مانگ کی، چین کی دوستی کے لئے ہاتھ پھیلائے یا اس کے ساتھ ہر مائی و ہمدردی کا برتاؤ کیا اور دنیا کی برادری کے آگے اس کے لئے دکالت کی افواج ہم ہی ایک نئے مراجع کے وسیع پیمانے کا شکار ہوئے ہیں جو ایک ایسے ملک نے کیا ہے جو اپنے آپ کو مراجع کا مخالف بتاتا

گستاخ چین

از قلم: ڈاکٹر طراز جہاد دروازہ لاری

بھارت کے جاں نثارو! آگے قدم بڑھاؤ
 ہر جوہر شجاعت میں راں میں آزماؤ
 حفظ وطن کی خاطر جانوں پہ کھیل جاؤ
 چڑھ کر ہمالیہ کی وسعت میں پھیل جاؤ
 پیچھے کھدیڑ پھینکو فوجوں کو چینیوں کی
 جب تک ہے آخری دم ان چینیوں کو ہرگز
 بدلہ لو سرکشی کا گستاخ چینیوں سے
 یہ بے شعور ظالم بھارت کی سرزمین کو!
 ہو گی فتح تمہاری ان چینیوں پہ بیشک
 بل کر دغا کیا ہے چاؤ نے یہ ستم ہے!

دشمن کو زد کنا ہے۔ دشمن پہ ٹوٹ جاؤ!
 پیروں کی نسل سے ہو۔ کچھ دیر تا دکھاؤ
 بام فلک پہ چمکو دنیا میں جگمگاؤ!
 آتا ہو جو مقابل نیچا اُسے دکھاؤ!
 اے نوجوانو! بڑھ کر پھر مورچہ جماؤ
 جنہ کہیں نہ دینگے سو گند اس کی کھاؤ
 انھیں مار کے بھگاؤ۔ انھیں ٹوپ سے اڑاؤ
 تاراج کرنے آئے۔ انھیں حناک میں ملاؤ
 سب باہمی تفرقے تم دل سے بھول جاؤ
 مٹی پلید کر دو بد ذات کو سٹاؤ

ہو گی فتح تمہاری یہ راز کو یقین ہے

قوت ہر ایک اپنی دشمن پہ آزماؤ!

~~~~~

یہ ہے وقت دھرتی میں سونا آگاہ  
 جوانوں کی طاقت کو یوں ہی بڑھاؤ

# قومی دفاع اور ہمارا پلان

(از: آنر سبیل شری گلزاری لال نندہ، ڈپٹی چیئرمین پلاننگ کمیشن !!)

اٹھارہ مہینے ہی ہوئے جبکہ ہم نے اپنا تیسرا پانچ سالہ پلان شروع کرتے ہوئے بجا طور پر یہ اُمید کی تھی کہ تمام قوموں کے ساتھ امن و خیر سگالی اور دوستی کی بھارتی پالیسی عالمی امن کو مضبوط کرے گی اور ساتھ ہی ہمیں اپنے معاشی و سماجی ترقی کے نصب العین کو چاہل کرنے میں مدد دے گی لیکن اب ہماری امیدوں پر پانی پھر گیا ہے اور ہم ایک قومی ہنگامی صورت حال سے دوچار ہیں جس کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اپنی ساری توانائی اور ذرائع ترقی اور دفاع کے بھاری بوجھ سنبھالنے کے لئے وقف کر دیں۔

اس ماہ کے اوائل میں قومی دفاعی کونسل کا اجلاس ہوا جس میں موجودہ صورت حال پر غور کیا گیا۔ کونسل نے واضح کیا کہ ہمارا پانچ سالہ پلان بھارت کی قومی دفاع کا ایک لازمی جز ہے اور اس پر کامیاب و تیز تر عمل پیرائی موجودہ حالات کی دوسری نہایت ضروری ہے۔

ہماری یہ جدوجہد ایک ایسے حریف کے مقابل ہے جس نے شہری آزادی اور احترام آدم کے تمام اُصولوں کو کھینچے ہوئے کئی برس سے اپنے سارے مادی و انسانی ذرائع ایک جنگی مشین بنانے کے لئے وقف کر دیئے تھے اور جس نے اپنی ساری معیشت کو جنگی حالات اور تقاضوں کے تابع کر دیا تھا۔

لیکن ہماری آزاد اور جمہوری سوسائٹی سب کے لئے مساوات و انصاف چاہتی ہے۔ اسی سبب وہ اندرونی طور پر اتنی طاقتور ہے کہ بھارت کی آزادی و سالمیت کے لئے مخصوص زمین خطے کا بھی مقابلہ کر سکتی ہے۔

آزادی کے بعد سے بھارت نے اپنی معیشت کو مضبوط بنیادوں پر قائم کر لیا ہے اور کافی سماجی و معیشتی مضبوط بنیادیں

ترقیات کی ہیں۔ یہ بات لائق غور ہے کہ ان تمام سالوں میں بھارت کی یہ ترقی ہموار اور پرسپرنس ہی ہے اور اس میں عوام کی مرضی اور ارادے کو پورا پورا دخل حاصل رہا ہے۔ تاہم ہمیں دشمن کی قوت کو کم نہیں سمجھنا چاہیئے اور نئے حالات کے مطابق اپنے ارادوں و کوششوں اور بعض پروگراموں کو ڈھالنا چاہیئے۔

**اولین ضرورت — زراعت** | لاکھوں کسانوں اور کاشتکاروں کو قومی دفاع کی اولین ضرورت زراعت کی مضبوط بنیادیں ہیں۔ ہمارے کرنے کے قابل بنانے کے لئے یہ ضروری ہے کہ قومی پیائے پر پیداوار میں اضافے کی ہمیں چلائی جائیں۔

اسی طرح صنعتوں کو بھی دفاعی ضرورتوں کے مطابق بنایا جا رہا ہے۔ فولاد کی صنعتوں کے میدان میں صنعت کو زیادہ سے زیادہ پیداوار اور ایسی مخصوص ضروریات کی اشیاء مثلاً اخاص قسم کا فولاد پیدا کرنے کے قابل بنایا جا رہا ہے جن کی دفاعی مقاصد کے لئے خاص طور پر ضرورت ہوتی ہے۔ اسی طرح زیادہ سے زیادہ کونسل کے ذخائر اکٹھا کئے جا رہے ہیں۔



آٹوموبائل انڈسٹری کے ضمن میں بھی فالتو چیزوں کی سپلائی بڑھادی گئی ہے اور اسمبلی لائنوں میں توسیع کی گئی ہے۔ اس بحران کے وقت فرض کی لٹکار پر قوم کے ورکروں نے نہایت عظیم الشان طریقے پر ایسے آپ کو پیش کر دیا ہے۔ مجھے بھروسہ ہے کہ وہ اس قومی جدوجہد میں اپنا پورا پورا حصہ ادا کریں گے لہذا ورکروں اور منتظمین کے درمیان ہر مرحلے پر بہترین مفاہمت اور اتفاق کی ضرورت ہے۔ جلد ہی ایک نیشنل لیبر کور (این۔ ایل۔ سی) قائم کی جائے گی۔ جو دفاعی ضروریات سے متعلق کاموں کے لئے متحرک عملہ فراہم کرے گی۔

وزارت لیبر و روزگار نے ساٹھ ہزار افراد کو ٹیکنیکل تربیت دینے کے لئے ایک مختصر مدتی پروگرام کے شروع کرنے کا اعلان کیا ہے۔

**نوجوانوں کی تربیت** چھٹی ساتویں اور آٹھویں جماعتوں کے تمام طالب علموں کے لئے نیشنل ڈسپلن سکیم لازمی کر دی جا رہی ہے۔ اونچی جماعتوں کے طالب علموں کے لئے جماعتی تربیت کے کورس بڑھائے جا رہے ہیں۔ این۔ سی۔ سی رائفلز کی توسیع کی جا رہی ہے تاکہ ملک بھر کے چھ لاکھ کالج کے طالب علموں کو اس میں شریک کر لیا جاسکے۔

**قیمتوں کو مستحکم رکھنے کے اقدامات** قیمتوں کو مستحکم رکھنے کے لئے سرکار نے حال ہی میں چند اقدامات کا اعلان کیا ہے۔ اب یہ تجارت اور صنعت کے ارباب کی ذمہ داری ہے کہ وہ انہیں موثر طور پر رو بہ عمل لائیں اور یہ دیکھیں کہ غیر سماجی عناصر ہنگامی حالات سے ناجائز فائدہ نہ اٹھانے پائیں اور منافع خوری کی رو نہ چلے۔ خلاف ورزی کرنے والوں کی سماج اور پریکٹس کی طرف سے خوب مذمت کی جانی چاہیے۔ اسی خطرناک وقت میں دوست ملکوں نے ہمیں امداد بہم پہنچائی ہے۔ ہم ان دوست ملکوں کی فراخ دلانہ امداد کے لئے ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں کہ وہ ہمارے نظریات کے شریک بھی ہیں اور اس آزمائش میں ہمارے ساتھ کھڑے ہیں۔

**کفایت کیجیے** ہمارے محدود مادی ذرائع کا پورا اوریج استعمال کرنے اور قومی بچتوں کو بڑھانے کے لئے ہمیں اپنے اوپر چند تحدیدات نافذ کر لینی ہوں گی۔ کمیاب اشیاء مثلاً فولاد سمیت عمارتی لکڑی وغیرہ آئینی دھاتیں، مٹی، کاتیل، اخباری کاغذ، بجلی اور ذرائع نقل و حمل وغیرہ کے گھریلو استعمال کو حتی الامکان کم کرنا ہوگا۔ ریل اور سڑک کے راستے سفر کو بھی صرف شدید ضرورت کے لئے اٹھارکھئے۔

جب ہم بھارت کی مقدس سرزمین کو حملہ آور سے پاک کرنے اور حملے کی دھمکی سے آزاد کرنے کی تیاری کرتے ہیں تو ساتھ ہی ہم اپنے سماجی و معاشی انقلاب کو مکمل کرنے کا عزم بھی کرتے ہیں۔ جب عوام ملک کی آزادی کی طاقت کے لئے اپنا سب کچھ قربان کرنے کے لئے تیار ہیں تو انہیں ساتھ ہی یہ بھی علم ہونا چاہیے کہ ان کی فلاح و بہبود قوم کی پہلی اور اولین کوشش ہوگی۔

شکریہ پریس انفارمیشن بورڈ۔

**نوٹ**۔ رسالہ "اوم" کا اگلے پرچہ "شکریہ منبر" کے نام سے منسوب ہوگا۔ اور یکم مارچ ۱۹۶۳ء کو شائع ہوگا۔

"منبر"

# بھارت کے نوجوانوں کا لغزہ

ہم مرد تو انا ہیں کوئی ہمیز نہیں ہیں ! دنیا میں گئی گزری ہوئی چیز نہیں ہیں  
 آزاد ہیں پابستہ و ہلیز نہیں ہیں ! سل بٹ سے پس جائیں وہ کشنیز نہیں ہیں  
 کیوں بحر حقیقت نہ بہت بوش میں آئے  
 جب ہمت مردانہ خود آغوش میں آئے  
 ہم مرد ہیں غیروں کا سہارا نہیں لیتے تیراک ہیں دریا کا کنارہ نہیں لیتے  
 بوشیر ہیں صید اور کا مارا نہیں لیتے ہو آہوئے مشکین کہ چکارا نہیں لیتے  
 لالچ کی نگاہوں سے نظر تک نہیں کرتے  
 اس راہ و نارت سے گزرتک نہیں کرتے  
 ہم مرد ہیں محنت سے کبھی جی نہ چراتیں ! اوقات متعین میں ہر اک کام پہ آئیں  
 بیکار نہ بیٹھیں کبھی بیکار نہ جائیں ! ہمت یہ رہے دوسروں کا ہاتھ بٹائیں  
 مفلس ہوں تو کچھ غم نہیں ہمت ہے عالی  
 بلور سے بہتر ہے میرا جام سفالی !  
 کاہل نہیں طامع نہیں نامرد نہیں ہم بیکار نہ رہنے سے دل سرد نہیں ہم  
 دیں اوروں کو تکلیف وہ بے درد ہیں ہم ہیں مرد جفاکش کوئی شب گردہ نہیں ہم  
 محنت میں جو پابند رہے اوقات کریں گے  
 کس واسطے پھر ایسے خیالات کریں گے  
 اب کام جو کرنا ہے وہ مردانہ کریں گے ہر حال میں برتاؤ شجاعانہ کریں گے  
 محنت سے علاج دل دیو انہ کریں گے اندوہ کی تکلیف کی پروا نہ کریں گے  
 رہت انہیں اندوہ جہاں حسنِ عمل ہے  
 مردوں کی بلا دور یہ مشہورِ مشل ہے



از قلم منشی دیوی حریال وحید

# کرم سنگھ

## ”بن گیا تصویریں نے دیکھا اس تصویر کو“

گزشتہ صدی میں جبکہ پنجاب میں سلطنت انگلشیہ کا بنیاد دور دورہ تھا۔ صوبہ پشاور کے شہر مردان میں بھگت کرم سنگھ کا جنم ہوا۔ اُن کی پیدائش ایک نہایت معمولی گھرانے میں ہوئی۔ گودہ گھرانہ مالی تختہ نگاہ سے معمولی تھا۔ مگر ہری بھجن اور یادگار



کے لحاظ سے یہ گھرانہ ایک خاص اہمیت کا مالک تھا۔ مطلب یہ کہ بھگت کرم سنگھ کے ماما اور تاتا دونوں ہی مہاراج کے نام لیوا تھے۔ کہتے ہیں۔ انسان وراثت میں بہت کچھ حاصل کرتا ہے۔ چنانچہ بھگت کرم سنگھ کو بھی یہ دولت وراثت



میں ہاتھ آئی۔ اور وہ بھی بچپن سے ہی اس طرف راغب ہو گئے۔ دربار کی بانی سنا۔ کیرتن میں شامل ہونا اور علی الصبح اٹھ کر جوپ جی کا ہاتھ کرنا دس سال کی عمر میں ہی اُن کا معمول تھا۔  
اس رنگ میں نشوونما پاتے ہوئے وہ آٹھارہ سال کے ہو گئے پھر میں غریبی تھی۔ والدین چاہتے تھے کہ یہ کچھ کم لائے۔ اس لئے مانتا پنتا کی آگیا انوسارا انہوں نے مردان میں ہی فوج کی نوکری اختیار کر لی۔ اور بد مزہ سپاہیوں میں شامل ہو کر اٹھ روپے ماہوار لانے لگے۔

ظاہر اظہار پر تو کرم سنگھ جی کی سنگت لہنگے اور تلنگے سپاہیوں کے ساتھ تھی۔ جن کا شعار اور شغل نوکری دے چکنے کے بعد سولے یا داگوئی یا تاش اور چوسر وغیرہ کے کچھ نہیں تھا مگر وہ اندرونی پر بھوک یا د میں مشغول رہتے تھے۔  
کچھ دیر اسی طرح گزرتی رہی اور پر بھوکا پریم آپ کے ہر دے میں بڑھتا رہا۔ حتیٰ کہ اس مسلسل ابھیاں کا نتیجہ یہ ہوا کہ کئی کئی گھنٹے سب سداھی وارد ہونے لگی وہ کام کرتے تھے۔ مگر انھیں یہ معلوم ہی نہ ہوتا تھا کہ کیا کچھ ہو رہا ہے۔  
ایک دن رات کی ڈیوٹی تھی۔ ۹ بجے حاضر ہو کر پہرہ دینا تھا کہ حالت غیر ہو گئی۔ فقیروں کی اصطلاح میں جس حالت کو حالت استغراق یا خالی بخود کہتے ہیں اُن وارد ہوئی۔ اس عالم مدہوشی میں کیسے ڈیوٹی کی ہوش بھی اور کون پہرہ پر جاتا۔ وقت غیر حاضری میں گزر گیا۔

انسان کے من کے تین حصے کئے گئے ہیں۔ آپ جیتن من، چیتن من اور آتی جیتن من۔ جب آتی جیتن من کام کرتا ہے تب منش ہا سکل ہی عالم بالا میں پرواز کرتا ہے اور باقی دونوں من یعنی چیتن من اور آپ جیتن من خاموش سے رہتے ہیں۔ لیکن روحانیت کی گہرائیوں میں بہت نیچے جانے پر بسا اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایسے مہمان خود تو عالم بالا میں ہوتے ہیں لیکن چیتن من اور آپ جیتن من جو خواہشات کا گھر ہیں۔ اس منور حالت میں اپنا کام بند رکھتے ہیں اور جو چاہتے ہیں حاصل کرتے ہیں ایسی حالت میں فوق القدرت کا رونا ہوجانا بھی کوئی بڑی بات نہیں سمجھتے۔

ادھر بھائی کرم سنگھ حالت استغراق میں تھے اور کدھر اپنی کے آپ جیتن من کی خواہش کے مطابق بھوان خود انکی جگہ پر دے رہے تھے۔ صبح ہوئی جب بھائی جی پرستی کا زور ڈرا کم ہوا۔ تو خیال آیارات کی غیر حاضری صاحب بہادر کی سخت ناراضگی کا باعث ہو گئی۔ خیر صبح کی پریڈ میں شمولیت اختیار کی۔ لیکن بجائے اس کے صاحب بہادر ناراض ہوئے۔ صاحب بہادر نے کہا۔ کرم سنگھ! جس طرح چوکنے ہو کر تم پہرہ دیتے ہو۔ یہی سپاہی کا اصلی فرض ہے۔ میں تم پر بہت خوش ہوں۔ میں نے رات کی گشت میں نہیں اپنی جگہ مستند دیکھا ہے۔

یہ بات سن کر بھائی جی کی حالت ہی اور ہو گئی۔ ہمارے ریشوں کی کھٹاؤں میں جو سن رکھا تھا کہ بھگوتوں کے ہمارا آپ ہی رکھو لے ہوتے ہیں۔ اُس کو سا کھشات ہو گیا۔ جواب میں صاحب بہادر سے عرض کی۔ اچھا! اگر یہ بات سچ ہے تو میرا اسٹوف منظور کیجئے۔ میں اب اس کی نوکری کروں گا جس نے میری نوکری کا فکر کیا۔

صاحب بہادر نے بہتر سمجھایا۔ مگر وہاں تو بات ہی اور تھی۔ بھائی جی نے ایک نہ مانی اور ملازمت چھوڑ کر باقی عمر یاد حق میں ہی گزاری۔ مردان میں آپ کی ایک عالیشان سداھ موجود ہے جہاں ہر سال بڑا بھاری میلہ لگتا ہے۔ (ادم شرم)

انواہیں نہ سینے، افواہیں نہ پھیلائیے



شری ہند سراجیت گاندھی دہلی  
صدر سترل مجلس ادب راجستھان

# بھگوان کرشن

(۷) بھگوان کرشن کے کارنامے نمایاں

ڈرنے والوں کو تھما کر بنایا اور گڑھ کس کے ظلموں کو بھٹا دھایا اور  
اسرار نہال کو نیکوئی کے گھوٹے عرفاں پر نیارنگ چڑھایا کرتے

(۸) بھگوان کرشن سے فریاد

اے مائشودہا کے دلہائے آجا اک بار تو پھر بند کے پہلے آجا  
پھر پاپ کا دنیا میں رہے غلبہ ہر فرد و بشر بھگوان پکارے آجا

(۹) بھگوان کرشن سے التماس

پھر اپنی مدد صر بنی جائے آجا دکھیا روں کے دکھ درد مٹا جائے  
دنیا سے مذمت جائے اور گیتا پھر گیتا کا پیش سنائے آجا

(۱۰) بھگوان کرشن کے انیکا وقت

دنیا کے سبھلے کے ہیں غائب آفت کے دہانے پر کھڑا ہے سنسار  
بھگوان نے آئے کا اپنا وہ وقت جس وقت کا گیتا میں کیا تھا اظہار

(۱۱) اعتقاد !

راہ نیکو بد وہ بتا سکتے ہیں بگڑی ہوئی ہر بات بتا سکتے ہیں  
دل سے کہیں یاد اگر ہم کا گیتا کرشن بھگوان یہاں تکا سکتے ہیں

”اوم مسم“

(۱) ”اعتراف“

ہر ذرے میں تیر تری دیکھی ہے ہر پھول میں تصویر تیری بھی ہے  
بھکتی ہے ترے نام کے آگے دنیا وہ عزت و توقیر تری بھی ہے

(۲) بھگوان کرشن کی عظمت

بات ایک پل کی دوپل کی نہیں کہتی ذکر تیرا صبح ہر شام رہتا ہے  
دل میں رہتی ہے تری یاد بھگوان میرے لب پہ ترا ہی نام رہتا ہے

(۳) بھگوان کرشن ایک شکتی

تو نے دنیا کو دیا ہے وہ پیغام کہ دنیا اس کو بھلا نہیں سکتی  
جس میں تو آپ اگر بس گیا مومن کو شکتی اس کو مٹا نہیں سکتی

(۴) بھگوان کرشن کی تعلیم

مقبول زمانہ تری تعلیم ہوئی آفاق میں عظمت تری تعلیم ہوئی  
بھارت تری تعلیم کو بھولا افسوس بگڑی ہوئی حالت کو نہ تعلیم ہوئی

(۵) بھگوان کرشن کا ایلین

کرشن نے یہ کہا تھا رجن سے میں ہوں بنتی اگر تو تم بل ہو  
نیتی اور بل اگر کٹھے چلیں سامنے آئی پھر ہوئے ہمت کی

(۶) بھگوان کرشن اور رجن

براہ دلی ہے جو تم نے سچا ہے یہ تو اپنا ہے اپنا سایا ہے  
سیتی کہتی ہے مدھ کی بھومی میں ایک سا اپنا اور پر ایسا ہے